سلسلۂ تصانیف وا بطۂ تالیف نمبر ۱۵

القواعد العربية

الجزء الثالث

20131/12

کتب خانہ انجمن حمایت اسلام لاہور ذخیرہ

تالیف

محمد حسن الاعظمی (من علماء الأزہر)

الأمین العام للجمعیۃ العربیۃ وعمید کلیۃ اللغۃ العربیۃ

سکرٹیر مؤتمر العالم الاسلامی

ورابطۃ التألیف والترجمہ پاکستان

ناشر

المکتبۃ الأعظمیۃ - لارنس روڈ کراچی

محتویات

الجزء الثالث

60045

سبق	صفحہ	موضوعات
۷۴	۴۲۹	مجرد اور مزید فیہ
"	۴۳۰	(۱) مجرد کے ابواب
"	۴۳۱	(۲) ثلاثی کے ابواب مزید فیہ
"	۴۳۴	(۳) رباعی مزید فیہ
۷۵	۴۳۷	فعل ثلاثی کی بعض خصوصیتیں
۷۶	۴۴۱	ابدال و تعلیل
"		(۱) الف اور یا کا واؤ میں
"		بدلنا۔
"	۴۴۴	(۲) واؤ کا یا میں بدلنا
۷۷	۴۴۸	(۳) واؤ اور یا کا ہمزہ میں بدلنا
"	۴۵۳	(۴) واؤ اور الف کا یا میں بدلنا
۷۸	۴۵۶	(۵) واؤ اور یا کا تا میں بدلنا
۷۹	۴۵۸	ابدال
۸۰	۴۶۱	تعلیل بذریعۂ سکون
۸۱	۴۶۴	(۱) صرفی میزان
۸۲	۴۶۷	(۲) میزان صرفی

سبق	صفحہ	موضوعات
۸۳	۴۷۶	اسماء افعال
۸۴	۴۸۰	فعل متعدی اور اسکے قواعد
"	"	(۱) متعدی
۸۵	۴۸۲	(۲) لازم
۸۶	۴۸۴	(۳) ناقص
۸۷	۴۸۹	(۱)
۸۸	۴۹۳	(۲)
۸۹	۴۹۸	تعجب
۹۰	۵۰۳	تعجب کے افعال
۹۱	۵۰۷	فاعل کی تائیث
۹۲	۵۱۱	نائب فاعل
۹۳	۵۱۶	(۱)
۹۴	۵۲۰	(۲)
"	"	تعجب
۹۵	۵۲۵	تعجب کے افعال
"	"	فاعل کی تائیث
"	"	نائب فاعل
"	"	(۱)
"	"	(۲)

Marfat.com

	صفحہ	موضوعات	سبق	صفحہ	موضوعات
۹	۵۳۱	(۴) مبتدا کی لازمی تقدیم خبر پر	۱۰۸	۶۰۱	(۳) وہ کلمات جن کا جملہ کی
۹	۵۳۷	(۵) خبر کی لازمی تقدیم کے مواضع			طرف مضاف کیا جانا ضروری
۹	۵۴۲	(۶) فاعل یا نائب فاعل کا			ہے یا جائز۔
		خبر کی جگہ پر کرنا۔	۱۰۹	۶۰۹	افعال و اسمائے معرب و مبنی
۹۹	۵۴۷	اِنْ، مَا، لَا اور لَاتَ جو			(۱) افعال مبنی
		لَیْسَ کے شابہ ہوں۔	//	۶۱۳	(۲) افعال معرب
۱۰۰	۵۵۳	لَیْسَ اور مَا کی خبر پر باء	۱۱۰	۶۱۶	(۳) اسمائے مبنیہ
		کی زیادتی۔	۱۱۱	۶۲۳	(۴) اسمائے معرب
۱۰۱	۵۵۷	افعالِ مقاربہ، رجاء اور	۱۱۲	۶۲۷	جزاء کا فاء سے الحاق
		شروع۔	۱۱۳	۶۳۲	شرطیہ جملوں پر عطف اور انکے
۱۰۲	۵۶۵	اِنَّ، اَنَّ، کَأَنَّ اور لٰکِنَّ			جزائیہ جملوں پر واؤ یا فاء
		کی تخفیف۔			کا آنا۔
۱۰۳	۵۷۱	اِنْ اور اس کے ہمراہیوں کو	۱۱۴	۶۳۷	شرط و قسم کا اجتماع
		عمل سے روکنا۔	۱۱۵	۶۴۴	شرط یا جزاء کا حذف ہونا
۱۰۴	۵۷۷	لائے نفی جنس	۱۱۶	۶۴۸	فعل مضارع کا طلب
۱۰۵	۵۸۴	لَاسِیَّما			کے جواب میں مجزوم ہونا۔
۱۰۶	۵۸۹	مفعول مطلق کا قائم مقام مصدر	۱۱۷	۶۵۴	کلماتِ شرط جازمہ اور
۱۰۷	۵۹۴	اضافت			ان کے اعراب۔
//		(۱) اضافت لفظی اور معنوی	۱۱۸	۶۶۰	وہ کلمات شرط جو جازم
	۵۹۹	(۲) یائے متکلم کی طرف اضافت			نہیں ہیں۔

Marfat.com

سبق	صفحہ	موضوعات	سبق	صفحہ	
۱۱۹	۶۶۷	اسم کی دو قسمیں جامد و مشتق	۱۲۳	۶۸۲	مصدر کا عمل کرنا
۱۲۰	۶۷۱	(۱) افعال ثلاثی کے مصادر	۱۲۴	۶۸۸	مصدر
۱۲۱	۶۷۵	چار حرفی افعال کے مصادر	۱۲۵	۶۹۳	اسم
۱۲۲	۶۷۸	پانچ حرفی اور چھ حرفی افعال کے مصادر		۶۹۸	اس حصہ کا مجموعہ

انتہی فہرس الجزء الثالث ویلیہ الجزء الرابع

Marfat.com

القواعد العربية

الجزء الثالث

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۷۴)
الدرس الرابع والسبعون

المُجَرَّدُ والمَزِیْد

مجرد اور مزید فیہ

(۱) مجرد کے ابواب

مثالیں

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ (۳) فَتَحَ یَفْتَحُ (۵) کَرُمَ یَکْرُمُ

(۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ (۴) فَرِحَ یَفْرَحُ (۶) یَکْرُمُ

(۷) طَمْاَنَ یُطَمْئِنُ

تشریحات

مندرجہ ذیل چھ مثالوں میں پہلے افعال ثلاثی مجرد کے ہیں، اور ان کا (ف) کلمہ مفتوح ہے، لیکن دوسرا (ع) کلمہ مفتوح ہے یا مکسور یا مضموم۔ مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ماضی میں دوسرا (ع) حرف مفتوح ہو تو وہ مضارع میں مضموم یا مکسور یا مفتوح ہوگا۔ اور اگر ماضی کا دوسرا حرف مکسور ہو تو مضارع میں مفتوح ہوگا یا مکسور۔ لیکن مضموم نہ ہوگا۔ اور اگر اس کا دوسرا

Marfat.com

حرف معضوم ہو تو وہ مضارع میں بھی معضوم ہی رہے گا۔

اوپر کی مثالوں میں افعال کی ترتیب اُن کی کثرت کے لحاظ سے ہے یعنی باب نَصَرَ کے افعال سے تعداد میں زیادہ آتے ہیں۔ اس لئے باب نَصَرَ کو باب اوّل اور باب ضَرَبَ کو باب دوم کہا جاتا ہے۔ اور اسی طرح باب سوم و چہارم کہلاتے ہیں۔

اب ساتویں مثال رباعی مجرد کی ہے اور اُس کے مضارع میں اِس سوا کوئی دوسری صورت نہیں کہ حرف مضارع (ی یا ت یا الف یا نون) معضوم اور ماقبل آخر (ع کلمہ) مکسور ہوتا ہے۔

قواعد

(۲۶۲) فعل مجرد کی دو قسمیں ہیں: ثلاثی اور رباعی، اور ثلاثی کے مع لئے مضارع کے چھ ابواب ہیں، جو حسب ذیل ہیں:-

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ (۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ (۳) فَتَحَ یَفْتَحُ

(۴) فَرِحَ یَفْرَحُ (۵) کَرُمَ یَکْرُمُ (۶) حَسِبَ یَحْسِبُ

رباعی مجرد کا ایک ہی وزن ہے اور اس کے مضارع میں حرف مضارع معضوم اور ماقبل آخر مکسور ہوتا ہے۔

مشق

(۱) مندرجہ ذیل افعال میں سے ہر ایک کا باب تحریر کرو:-

جَمَعَ۔ یَجْمَعُ ، صَرَفَ۔ یَصْرِفُ ، قَبِلَ۔ یَقْبَلُ

حَکَمَ یَحْکُمُ ، نَشَرَ۔ یَنْشُرُ ، حَرَصَ۔ یَحْرِصُ

Marfat.com

هَرَبَ - يَهْرُبُ ، سَهِلَ - يَسْهَلُ ، ذَهَبَ - يَذْهَبُ
صَعُبَ - يَصْعُبُ ، غَضِبَ - يَغْضَبُ ، لَقِيَ - يَلْقَى

II- (الف) مندرجہ ذیل افعال مضارع کو ماضی میں تبدیل کرو اور ان کا باب بتاؤ، اور ان میں سے چار افعال کو جملوں میں استعمال کرو۔

يَرْسُمُ يَكْتُبُ يَسْأَلُ يَمْشِي
يَشْكُرُ يَغْفِرُ يَعْظُمُ يَنْزِلُ

(ب) مندرجہ ذیل افعال ماضی کو مضارع میں تبدیل کرو، نیز انھیں جملوں میں استعمال کرو:-

تَرْجَمَ خَرَجَ شَرِبَ نَصَحَ دَخَلَ

III اگر مضارع مضموم العین ہو تو ماضی کا اعراب کتنی صورتوں میں آئیگا، اور اگر مضارع مفتوح العین سے مکسور العین ہو تو اس وقت ماضی کی کتنی صورتیں ہونگی:-

IV- پانچ پانچ جملے ایسے بناؤ جو علی الترتیب نصر۔ ضرب۔ فتح۔ فرح اور کرُم کے افعال مضارع پر مشتمل ہوں۔

---

(۲) مزید الثلاثی

ثلاثی کے ابواب مزید فیہ

مثالیں

أَحْسَنَ الصَّانِعُ عَمَلَهُ کاریگر نے اپنا کام اچھا کیا۔

Marfat.com

۱	كَرُمَتِ الشُّعُوبُ نَابِعَيْهَا حَاسَبَ السَّيِّدُ الْخَادِمَ	عوام نے اپنے قائدین کی عزت کی آقا نے اپنے خادم کا حساب کیا
۲	اِنْصَرَفْنَا إِلَى أَعْمَالِنَا اِشْتَمَلَ الْكِتَابُ عَلَى فَوَائِدَ اِصْفَرَّ وَجْهُ الْمُذْنِبِ تَبَارَى الطَّلَبَةُ فِي الْعَدْوِ تَقَدَّمَ مَرَنُ الطَّيَرَانِ	ہم اپنے اعمال کی طرف لوٹ گئے کتاب فوائد پر مشتمل ہے گناہ گار کا چہرہ زرد پڑ گیا طلبہ نے دوڑ میں مقابلہ کیا فن پرواز ترقی کر گیا
۳	اِسْتَعْلَمَ النَّاسُ الْخَبَرَ اِحْلَوْلَى الْعِنَبُ اِحْبَوْذَى الْحِصَانُ اِخْضَارَّ الزَّرْعُ	لوگوں نے خبر معلوم کی انگور میٹھے ہو گئے گھوڑا تیز دوڑا کھیتی سرسبز ہو گئی

تشریحات

مندرجہ بالا مثالوں میں افعال کے اصلی حروف تہجی پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان میں ایک (یا دو یا تین) حروف زائد ہیں۔ اس طرح ہر فعل میں حرفِ اصلی کے دو چند ہونے کا امکان ہے یا حروف اصلی کے زوائد میں سے کچھ حروف کا اضافہ ہوا ہے۔ ان حروف زائد کا مجموعہ "سَأَلْتُمُونِيهَا" ہے۔

اگر تم قسم اول کی مثالوں کے افعال پر غور کرو تو ان کے تین حروفِ اصلی پر ایک حرف زائد ہے۔

Marfat.com

حرف اصلی کی تکرار یا الف تلاثی مزید بیک حرف کی کوئی صورت ان تین صورتوں
کے علاوہ نہیں نکل سکتی۔

اب قسم دوم کی مثالوں کے افعال کو دیکھو۔ ان میں ثلاثی (مجرد) پر دو
حروف زائد ہیں۔ اگر تم ان کے ثلاثی مجرد پر غور کرو تو تم کو دونوں حروف
زوائد کا پتہ چل جائے گا۔ ثلاثی مزید بدو حرف کی کوئی دوسری صورت اِن
پانچ صورتوں کے علاوہ نہیں ہو سکتی

تیسری قسم کے افعال پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ وہ ثلاثی مزید سہ حروف
ہے یعنی ثلاثی مجرد پر تین حروف کا اضافہ کیا گیا ہے اور ثلاثی مزید سہ حروف
کی یہی چار صورتیں ہو سکتی ہیں:-

قواعد:-

(۲۱۳) ثلاثی مزید کی تین قسمیں ہیں:-

(الف) مزید فیہ بیک حرف یہ زائد حرف ہمزہ یا تضعیف (حرف اصلی)
کی تکرار یا الف سے بنتا ہے۔

(ب) مزید فیہ بدو حروف۔ یہ دو زائد حروف ہمزہ و نون یا ہمزہ و تا یا
ہمزہ و تضعیف یا تا و الف یا تا و تضعیف ہوتے ہیں۔

(ج) مزید فیہ بہ سہ حروف۔ یہ تین زائد حروف ہمزہ و سین اور تا و ہمزہ
و واؤ اور تضعیف یا ہمزہ اور واؤ مکررہ یا ہمزہ و الف اور تضعیف میں

Marfat.com

(۳) مزید الرباعی

رباعی مزید فیہ

۱ { تَبَعْثَرَ الْوَرَقُ — پتے بکھر گئے
قَدْ هَوَرَ سِعْرُ الْقُطْنِ — روئی کی قیمت گر گئی۔

{ اِحْرَنْجَمَ التَّلَامِيْذُ فِيْ فِنَاءِ الْمَدْرَسَةِ
مدرسہ کے صحن میں طلبہ جمع ہو گئے۔
اِقْرَنْقَعَ الْمُزْدَحِمُوْنَ — بھیڑ کرنے والے متفرق ہو گئے

{ اِشْمَعَلَّ الْعُمَّالُ فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ
مزدوروں نے طلبِ رزق میں پھرتی کی۔
اِقْشَعَرَّ الْحَارِسُ مِنَ الْبَرْدِ
سردی سے محافظ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے

تشریحات:-

مندرجہ بالا مثالوں میں بَعْثَرَ و دَهْوَرَ مجرد کے افعال ہیں۔ اسی طرح حَرْجَمَ و قَرْقَعَ اور شَمْعَلَ و قَشْعَرَ بھی۔ یہ سب رباعی کے افعال ہیں۔ ان میں سے پہلے دو افعال پر (مثالوں میں) حرفِ زائد ہے۔ اور رباعی مزید بیک حرف کی اس کے سوا کوئی دوسری صورت نہیں۔ اور افعالِ اِحْرَنْجَمَ اور اِقْرَنْقَعَ پر دو دو حروف زائد ہیں جو ہمزہ وصل ہیں۔ اور اِشْمَعَلَّ و اِقْشَعَرَّ میں ہمزہ اور حرفِ اصلی کی تکرار

Marfat.com

مزید بدو حرف کی بس یہی دو صورتیں ہیں۔

قواعد:

(۳۴۴) رباعی مزید کی دو قسمیں ہیں:

(الف) مزید فیہ بیک حرف۔ یہ حرف زائد تاء ہے جو اس کے شروع میں ہوتا ہے۔

(ب) مزید فیہ بدو حرف۔ یہ دو حروف زائد ہمزہ و نون یا ہمزہ و حرف اصلی مکررہ ہوتے ہیں۔

مشق

I۔ مندرجہ ذیل حکایت میں افعال مجرد اور مزید فیہ کا انتخاب کرو، اور ہر ایک فعل کے زائد حروف بتاؤ۔ بعد ازاں انھیں ایسی عبارت میں لکھو جن کے الفاظ مختلف ہوں، مگر معانی یکساں ہوں۔

حَكَىٰ يحيىٰ بنُ أكثمَ قالَ: بتُّ عند المامون فانتبه فى بعض الليل، فتَوَهَّمْتُ أنى نائمٌ، وقد عَطِشَ فلم يستدع الغلامَ لئلا استيقظَ، وقام يتمشّى هادئًا فى خطاه فلمّا شَرِبَ رَجَعَ وهو يُخْفِى صوته، وأخذه سُعالٌ فوأيتُهُ يَجْمَعُ كُمَّهُ فى فمِهِ؛ كى لا أَسْمَعَ سُعالَه، وانبثقَ الفجرُ وقد تناومتُ، فتمهّل قليلاً۔ ثمّ حرّكنى، فقال: الله أكبر يا غلامُ، نبِّه أبا محمّدٍ؛

Marfat.com

نَصِحتُ يا أميرالمؤمنين، شاهدتُ بَيتَ
كان الليلة، وبذلك جعلكم الله عليّاً شاهداً

II. مندرجہ ذیل افعال کے حروف زائدہ بتاؤ، اور ان سے بنے ہوئے
افعال کو جملوں میں استعمال کرو۔

اِستطال انتظَمَ اِنتَقَلَ أجازَ تَقَرَّبَ
اِزدَدتَ تقاضَى قاسَمَ حَزَّمَ تَغَشوشَبَ

III مندرجہ ذیل افعال میں ایک حرف زائد بڑھاؤ پھر ان افعال
مزیدہ کو جملوں میں استعمال کرو۔

حَضَرَ سَمِعَ شَهِدَ فَرِحَ حَسُنَ

IV مندرجہ ذیل افعال میں دو حروف زائد کر کے استعمال کرو۔

رَفَعَ قَتَلَ طَوَى غَضَبَ

V مندرجہ ذیل افعال کو مشہور ثلاثی مزید فیہ کے اوزان میں
تبدیل کرو۔

شَغَلَ رَضِيَ ضَرَبَ فَتَحَ كَرُمَ

VI مندرجہ ذیل افعال میں زائد حروف بتاؤ اور ان سے
تین افعال کو جملوں میں استعمال

اِحمَرَّ وَدَبَ تَدَحرَجَ تَزَلزَلَ
اِشمَأَزَّ اِلتَقَ

VII تین جملے ایسے لکھو جن میں ایک فعل پر تنوین
بعد ازاں تشریح کرو۔

Marfat.com

الدرس الخامس والسبعون (۷۵)

بعض خصائص الفعل الثلاثی

فعل ثلاثی کی بعض خصوصیتیں

مثالیں

(۱)

قَضَی	یَقْضِی (فیصلہ کرنا)	(۳)	مَدَّ	یَمُدُّ	(پھیلانا)
مَضَی	یَمْضِی (گزرنا)		شَقَّ	یَشُقُّ	(پھاڑنا)
دَعَا	یَدْعُو (بلانا)		عَفَّ	یَعِفُّ	(رکنا بچنا)
دَنَا	یَدْنُو (قریب ہونا)		خَفَّ	یَخِفُّ	(ہلکا ہونا)

(۲)

سَارَ	یَسِیْرُ (چلنا)	(۴)	وَعَدَ	یَعِدُ	(وعدہ کرنا)
بَاعَ	یَبِیْعُ (بیچنا)		وَجَدَ	یَجِدُ	(پانا)
جَارَ	یَجُوْرُ (ظلم کرنا)		وَصَفَ	یَصِفُ	(بیان کرنا)
صَاغَ	یَصُوْغُ (ڈھالنا)				

Marfat.com

تشریحات

قسم اول کے افعال ماضی افعالِ ناقص ہیں جن کا دوسرا حرف (ع) مفتوح ہے۔ ان میں جو الف ہے وہ اصل میں یاء یا واؤ ہے اور یہ اصلیت مضارع یا مصدر سے پہچانی جاتی ہے، مثلاً یَقْضِی میں جو یاء ہے، وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قَضٰی میں جو الف ہے اُس کی اصل یاء ہے۔ ہر ماضی مضارع کو ملا کر دیکھا جاتا ہے کہ اگر الف کی اصل یاء ہو تو وہ باب ضرب سے ہوتا ہے، اور اگر اس کے الف کی اصل واؤ ہو تو باب نَصَرَ سے ہوتا ہے۔ اس طرح اگر تم کئی افعال ناقص کو دیکھو جن کا دوسرا کلمہ مفتوح ہو تو تم کو ضرور اکثر ایسا ہی نظر آئے گا۔

قسم ثانی کے افعالِ ماضی اجوف (مثل العین) ہیں۔ جن کا دوسرا کلمہ مفتوح ہے، کیونکہ سَارَ دراصل سَیَرَ ہے۔ بقیہ افعال بھی اسی طرح پر ہیں۔ اگر تم تمام افعالِ اجوف پر غور کرو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ ان میں الف واؤ یا یاء کی بدلی ہوئی شکل ہے، اور اس کا مشاہدہ ہر ماضی اور اس کے مضارع کے مقابلہ سے کیا جا سکتا ہے۔ اجوف جس کا دوسرا کلمہ مفتوح ہو، اگر اس کا الف، یاء سے بدلا ہوا ہو تو وہ باب ضرب سے ہوگا۔ اور اگر اس کا الف واؤ سے بدلا ہوا ہو تو وہ (فعل) باب نَصَرَ سے ہوگا۔ اور ایسا ہی بالعموم ہوتا ہے۔

قسم سوم کی مثالوں میں افعالِ ماضی مضعف ہیں جن کا دوسرا کلمہ مفتوح ہے، کیونکہ مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔ اسی طرح بقیہ

Marfat.com

بھی ہیں ان کے معنی پر غور کرنے سے تم کو معلوم ہوگا کہ ان میں سے بعض متعدی ہیں، جیسا کہ پہلے دو افعال ہیں اور بعض لازم ہیں، جیسا کہ دوسرے دو افعال ہیں۔ ہر ماضی کو اُس کے مضارع کے ساتھ ملا کر دیکھنے سے یہ قاعدہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر فعل ماضی مضعف جس کا دوسرا کلمہ مفتوح ہو، اور وہ متعدی ہو تو وہ باب نَصَرَ سے ہوگا اور اگر لازم ہو تو باب ضَرَبَ سے۔ یہ بھی قاعدہ اکثریت پر واقع ہے

قسم آخر کے افعالِ ماضی مثالِ واوی کے اقسام سے ہیں، جن کا دوسرا کلمہ مفتوح ہے۔ اُس کے مضارع اور اُس کے مشابہ دیگر افعال پر غور کرنے سے تم کو معلوم ہوگا کہ یہ اکثر بابِ ضرب سے ہوتے ہیں۔

قواعد

(۲۶۵) ماضی جس کا دوسرا کلمہ مفتوح ہو:-

(الف) اگر وہ ناقص یائی یا اجوف یائی ہو تو وہ باب ضَرَبَ سے ہوگا۔

اور اگر وہ ناقص واوی یا اجوفِ واوی ہو تو وہ بابِ نَصَرَ سے ہوگا۔

(ب) اور اگر وہ مضعف ہو اور متعدی ہو تو عام طور پر باب نَصَرَ سے ہوگا، اور اگر لازم ہو تو بالعموم باب ضَرَبَ سے ہوگا۔

(ج) اور اگر مثالِ واوی ہو تو عموماً باب ضَرَبَ سے ہوگا۔

مشق

۱۔ مندرجۂ ذیل افعال کے ابواب مع وجہ تحریر کرو، نیز ان میں

Marfat.com

سے تین کو جملوں میں استعمال کرو:-

وَرَدَ شَدَّ هَدَی شَنَّ قَوِیَ

قَسَا شَاعَ دَنَا رَشَمَ فَارَ

II مندرجہ ذیل افعال میں لازم اور متعدی بناؤ۔ نیز ان کے ابواب تحریر کرکے ان میں سے تین کو مکمل جملوں میں استعمال کرو:-

هَدَّ قَلَّ قَرَّ ضَمَّ رَقَّ قَصَّ شَحَّ

III مندرجہ ذیل افعال کے مضارع تحریر کرو، اور ہر ایک کا باب مع وجہ بیان کرو:-

قَادَ قَضَی غَزَا شَادَ عَفَا

IV مندرجہ ذیل اقسام کے افعال کو مکمل جملوں میں استعمال کرو:

(۱) مضارع مضعف متعدی

(۲) باب نَصَرَ کا ماضی ناقص

(۳) باب ضرب کا ماضی اجوف

(۴) باب ضرب کا فعل مثال۔

Marfat.com

الدرس السادس والسبعون (۷۶)

الابدال والتعلیل

(۱) الف اور یاء کا واؤ میں بدلنا

مثالیں

(ملحوظہ: غور کرو کہ گروہ اول کے ماضی معروف کو کس طرح ماضی مجہول میں بدلا گیا۔)

(۱)

شَاهَدَ السائحون کراشی	شُوهِدَ کراشی
سیاحوں نے کراچی دیکھا	کراچی دیکھا گیا۔
حَاكَمَ القاضِي المُتَّهَمَ	حُوكِمَ المُتَّهَمُ
جج نے ملزم کو فیصلہ سنایا	ملزم کو فیصلہ سنایا گیا
سَامَحَ الحَلِيمُ المُذْنِبَ	سُومِحَ المُذْنِبُ
بردبار نے گنہگار کو معاف کیا	گناہگار معاف کر دیا گیا۔

گروہ اول کے ماضی معروف سے اسمائے فاعل کس طرح بنائے گئے:-

(۲)

أَينَعَ الثَّمَرُ پھل پختہ ہو گئے۔	فالثَّمَرُ مُوْنِعٌ پھل پختہ ہے
أَيسَرَ التَّاجِرُ سوداگر مالدار ہو گئے	فالتَّاجِرُ مُوْسِرٌ سوداگر دولتمند ہے
أَيقَنْتُ بِالخَبَرِ مجھے خبر کا یقین ہو گیا	فَأَنَا مُوْقِنٌ بِهٖ پس مجھے اسکا یقین ہے

Marfat.com

تشریحات

قسم اول کے افعال مبنی معروف ہیں جن میں ایک الف زائد ہے اور مقابل کے گروہ میں تم انہی افعال کو مبنی مجہول کی صورت میں دیکھو گے۔ چنانچہ ان کے پہلے حروف کے مضموم ہونے کی وجہ یہی ہے اِن افعال میں تم کو وہ الف بھی نظر نہیں آئے گا جو قسم اول کے افعال میں ہے، بلکہ اس کی جگہ تم واؤ کو دیکھو گے۔ اگر اس تغیر کے سبب کو تلاش کیا جائے تو یہی معلوم ہوگا کہ الف کے ماقبل پہ ضمہ آیا ہے۔ اور ہر الف کا، جو ضمہ سے پہلے ہو یہی حال ہوتا ہے یعنی وہ واؤ میں بدل دیا جاتا ہے۔

قسم دوم کے افعال میں یار ماقبل مفتوح ہے۔ قسم دوم کی مثالوں کے مقابل کی مثالوں میں دیکھنے پر یہ افعال نہیں ملیں گے بلکہ اس کے بجائے ہر ایک کے اسم فاعل نظر آئیں گے، اور تم کو وہ یار بھی نہیں ملے گی جو ان کے افعال میں ہے، بلکہ اس کی جگہ ایک واؤ ہوگا۔ اگر تم اس کا سبب پوچھو تو سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ یار فعل میں ساکن تھی، اور زبر (فتحہ) کے بعد واقع تھی۔ مگر فاعل میں ضمہ کے بعد ساکن ہو گئی، اس لیے اس کو واؤ سے بدل دیا گیا۔ اس طرح ان مثالوں کے سوا دوسری یائیں جو ضمہ کے بعد ساکن واقع ہوں بدلی جائیں گی۔

تم سابقہ مثالوں میں دیکھ رہے ہو کہ ایک حرف کے بدلے دوسرا حرف رکھا گیا ہے۔ پہلی مثالوں میں الف کے بدلے واؤ رکھا گیا۔ اور دوسری

Marfat.com

ال میں یاء واؤ میں تبدیل ہوگئی ہے اور اسی کو "ابدال" کہا جاتا ہے
بدل جانے والا حرف حرف علت ہو تو پھر تعلیل کہنا زیادہ صحیح ہے'

قواعد:

(۲۶۶) ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف رکھنا "ابدال" کہلاتا ہے، اور اگر
نے والا حرف حرف علت ہو تو اس کو تعلیل بھی کہا جاتا ہے۔ (۱)
، اگر الف ضمہ کے بعد واقع ہو تو واؤ میں بدل دیا جاتا ہے۔
(ب) اگر یاء ساکنہ ضمہ کے بعد واقع ہو تو واؤ میں بدل دیجاتی ہے

مشق

(۱) مندرجہ ذیل کے افعال مجہول تحریر کرو اور جو تفصیلات ہوں
انھیں مع وجوہ تحریر کرو:-
رَاحَمَ قَابَلَ نَافَسَ صَادَرَ صَاحَبَ بَادَرَ جَاهَدَ
II مندرجہ ذیل فعلوں کے مضارع اور اسم فاعل تحریر کرو
اور ان میں جو تبدیلی پیدا ہو اُسے بیان کرو:-
أَيْبَسَ أَيْتَمَ

ہمزہ کا حرف علت سے بدلنے کا نام بھی تعلیل ہے، جیسے کہ اگر دو ہمزہ
جا ہوں اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو تو اس کو مد سے بدل دیا جاتا ہے۔
ءَآمَنَ أُومِنُ إِيمَانًا۔

Marfat.com

(۲) قلبُ الواو یاءً ا

(۲) واؤ کا یاء میں بدلنا

مثالیں:-

۱ { یَسُوْدُ الْمَرْءُ بِأَدَبِهٖ — انسان اپنے ادب کی وجہ سے سردار بنتا ہے — فَکُنْ سَیِّدًا — پس تم سردار بنو
{ لِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی — ہر آدمی کو وہی ملتا ہے جس کا ارادہ کرے — فَالْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ: کاموں کا دارومدار
{ یَهُوْنُ الْعَمَلُ — کام آسان ہوگا — فَالْعَمَلُ هَیِّنٌ: کام آسان ہے

---

۲ { اَنْجَزَ حُرٌّ مَا وَعَدَ — شریف جو وعدہ کرتا ہے پورا — فَأَنْجِزِ الْمِیْعَادَ — تم وعدہ پورا کرو
{ تُوْزَنُ الْاُمُوْرُ بِالْعَقْلِ — کاموں کو عقل کے ذریعے تولے جاتے ہیں — لِاَنَّهٗ خَیْرُ مِیْزَانٍ — اسلئے کہ وہ بہتر ترازو ہے
{ اَوْرَقَ الشَّجَرُ: درخت میں پتے آگئے — فَرَانَهٗ اَوْرَاقٌ۔

---

۳ { یَعْتَدِیْ الْمَرْءُ عَلٰی اَخِیْهِ — انسان اپنے بھائی پر زیادتی کرتا ہے — وَاَنْدُبُهَا الْعَادِیْ
{ یَهْتَمُّ الْوَطَنُ بِاَبْنَائِهٖ — وطن اپنے فرزندوں کے ذریعہ ترقی کرتا ہے — اِذَا کَثُرَ فِیْهِمُ السَّامِیْ — جب ان میں بلند
{ وَیَعْلُوْ بِرِجَالِهٖ — اور اپنے مردوں کے ذریعہ — اِلٰی قِمَّةِ الشَّرَفِ الْعَالِیْ — سربلند ہوتا ہے کی چوٹی

تشریحات:

قسم اول کو دیکھنے پر تم کو تین افعال یَسُوْدُ، یَعْتَدِیْ، یَهُوْنُ اور ان میں سے ہر ایک واؤ پر مشتمل ہے لیکن اگر تم مقام میں سَیِّدٌ، نِیَّة اور هَیِّن پر نظر ڈالو تو تم کو یہ واؤ نہیں نظر آئیں گے یہ بھی ان ہی افعال کے مادہ ہیں۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ سَیِّد کی اصل سَوْیِدٌ اور نِیَّة کی اصل نَوْیَة اور هَیِّن کی اصل هَوْیِنٌ

Marfat.com

ان کلمات میں واؤ اور یا جمع ہوگئے ہیں جن میں پہلا ساکن ہے لہٰذا واؤ کو یاء میں بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ان کے مشابہ تمام کلمات میں ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ اسی طرح قَضَیٰ، رَمَیٰ کے اسم مفعول مَقْضِیٌّ اور مَرْمِیٌّ ہیں، جو دراصل مَقْضُوٌ، اور مَرْمُوٌ ہیں۔

(۲) اب دوسری قسم کو لو تو ہر مثال میں تم کو ایک فعل ملے گا لیکن مقابل کی مثالوں میں یہ واؤ کلمات میں موجود نہیں ہے۔ میعاد میزان، اور ایراق میں واؤ کی جگہ یاء ہے لہٰذا یقیناً اس یاء کی اصل واؤ ہے۔ کیونکہ اصل کلمات مِوْعاد۔ مِوْزان — اِوراق ہیں۔ لیکن جب اس میں واؤ ساکن اور ماقبل مکسور ہو تو واؤ یاء میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہر واؤ ساکن کسرہ کے بعد یاء میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

(۳) تیسرے گروہ میں تم یَعْبُدُوْ۔ یَسْمُوْ۔ یَعْلُوْ افعال کو دیکھو جو واوی ہیں، لیکن مقابل کی مثالوں العادی، السامی، اور العالی میں تم کو واؤ نظر نہیں آئے گا جس سے تم استنباط کر سکتے ہو کہ وہ دراصل العادِوُ، السامُوُ اور العالِوُ تھے اور واؤ طرف کلمہ میں (کلمہ کے آخر میں) کسرہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل گئی۔ یہی حال ہر اس واؤ کا ہوگا جس میں یہ دونوں شرطیں جمع ہو جائیں۔

قواعد (۲۶۵) واؤ یاء میں بدل جاتی ہے۔

Marfat.com

(الف) اگر وہ اور یار ایک کلمہ میں جمع ہوں، اور ان دونوں میں پہلا ساکن ہو۔

ب : اگر وہ کسرہ کے بعد ساکن واقع ہو۔

ج : اگر وہ طرف کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہو۔

مشق

I۔ مندرجہ ذیل کلمات کو افعال میں تبدیل کرکے ان کا اصل مادہ بتاؤ، نیز یہ کہ ان میں کیا تعلیلات ہوئیں۔

خِیْفَۃٌ - میراث - إیراد - الدانی - القاسی - میّت

II مندرجہ ذیل افعال باب افعال کے ہیں، لہٰذا ان کے مصادر تحریر کرو اور بتاؤ کہ ان میں کس قسم کی تعلیل ہوئی:-

أَوْلَمَ أَوْقَدَ أَوْعَرَ أَوْجَرَ

أَوْمَأَ أَوْصَلَ أَوْقَعَ أَوْفَدَ

III مندرجہ ذیل افعال کے اسم مفعول تحریر کرو اور ان کی تعلیلات کی تشریح کرو۔

رَمَی شَفَی بَرِیَ - لِیَنَ - لَقِیَ کَفَی

IV بتاؤ کہ مندرجہ ذیل مصادر میں کیا تعلیل ہوئی:-

طَیٌّ (فعلہ طوی) - غَیٌّ (فعلہ غَوَی) - لَیٌّ (فعلہ لوی)

V۔ مندرجہ ذیل افعال کے مصادر "استغفار" کے وزن پر ہیں،

Marfat.com

وزن پر مندرجہ ذیل افعال کے مصادر تحریر کرو، اور بتاؤ کہ ان میں کس قسم کی تعلیلات ہوئیں اور کیوں :-

اِسْتَوْعَبَ - اِسْتَوْقَفَ - استورد - استوحش

VI - مندرجہ ذیل افعال کا معرف باللام اسم فاعل تحریر کرو، اور ان کی تعلیلات کی تشریح کرو :-

بَدَا - رَنَا - شَكَا - طَفَا - خَلَا - عَفَا - صَفَا -

VII مندرجہ ذیل کلمات میں کونسے کلمات میں تعلیل ہوئی ہیں اور کونسے میں نہیں ہوئیں اور کیوں ؟

القاضی الدّاعی - میلاد - إِیثار

إیقاظ دَفِیٌّ بَیِّنٌ مَهْدِیٌّ

VIII تین مثالیں اسم مفعول ناقص یائی ثلاثی کی تحریر کرو، اور تین مثالیں اسم فاعل ناقص واوی ثلاثی کی تحریر کرو۔ نیز ان میں کچھ تعلیلات ہوئی ہوں تو وہ بھی تحریر کرو۔

Marfat.com

الدرس السابع والسبعون (۷۷)

قلب الواو والیاء ھمزۃً

(۳۳) واؤ اور یاء کا ہمزہ میں بدلنا

ملحوظہ: افعال ماضی کی اصلی صورتیں کیا ہونگی؟ ان میں کون سے حروفِ علت ہیں اور ان کو کس حرف سے بدلا گیا ہے؟

مثالیں

۱ إِذَا دَعَاكَ الْمُضْطَرُّ فَاسْتَجِبِ الدَّعْوَةَ

جب تمہیں کوئی بیچین بلائے تو تم اُس کا بلاوا قبول کرو۔

كَانَ عُمَرُ إِذَا قَضَى عَدَلَ فِي الْقَضَاءِ

حضرت عمر جب کوئی فیصلہ کرتے تھے، تو فیصلہ میں انصاف کرتے تھے۔

وَإِذَا وَفَى كَانَ مِثَالًا فِي الْوَفَاءِ

اور جب کوئی وعدہ پورا کرتے تھے تو وفاداری میں نمونہ بنتے تھے۔

۲ إِذَا سَادَ أَحَدٌ بِمَالِهِ؛ فَكُنْ سَائِدًا بِأَدَبِكَ

جب کوئی اپنے مال کے ذریعے سردار بننا چاہے تو تم اپنے ادب کے ذریعہ سردار بنو۔

لَا تَتَأَمْ إِذَا حَالَ حَائِلٌ دُونَ مَا تَطْلُبُ

مت پریشان ہو جب تمہارے طلب کے راستے میں کوئی چیز حائل ہو۔

Marfat.com

إِذَا حَادَ حَائِدٌ عَنِ الْحَقِّ فَأَرْشِدْهُ

جب کوئی سچائی کے راستہ سے بھٹک جائے تو اُسے صحیح راستہ بتاؤ۔

التَّارِيخُ صَحِيفَةٌ أَوْ صَحَائِفُ كُلُّهَا عِظَةٌ

تاریخ ایسی کتاب یا کتابیں ہیں جو تمام کی تمام نصیحت ہے۔

بِمُضَمَّرِ مَلْجَأٌ لِلْعَجَائِزِ لَا تَدْخُلُهُ إِلَّا

عَجُوزٌ فَقِيرَةٌ

مضمر بوڑھیوں کے لئے ٹھکانہ ہے، جہاں مفلس بوڑھی عورت کے سوا کوئی نہیں داخل ہو سکتا۔

اِجْتَهِدْ عِنْدَ كِتَابَتِكَ الرَّسَائِلَ أَنْ تَكُونَ غَرَضُ الرِّسَالَةِ جَلِيًّا.

اپنے خطوط لکھتے وقت کوشش کرو کہ خط کا مقصد واضح ہو۔

تشریحات:

(۱) قسم اول کی مثالیں افعال ناقص دعا، قضی، اور وَفَی پر مشتمل ہیں جن کا الف واؤ یا یاء کی تبدیل شدہ شکل ہے۔ لیکن ہم اس واؤ یا یاء کو کلمات دُعا، قَضَاء اور وَفَاء میں نہیں دیکھتے ہیں، حالانکہ انھیں افعال کے مادّوں سے بنے ہیں۔ لہٰذا لازمی ہے کہ دعا کی اصل دُعَاو ہو اور قضاء کی اصل قضای ہو، اور وفاء کی اصل وفای ہو لیکن جب حرفِ علت طرف کلمہ میں واقع ہو

Marfat.com

اور اس کے قبل الف زائدہ ہو تو اس کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے۔ اس تحقیق کرنے پر تم کو معلوم ہوگا کہ یہ قاعدہ عام ہے۔

(۲) قسم دوم کی مثالیں افعال اجوف سماد۔ حال اور حاد پر مشتمل ہیں جن کا الف دراصل واؤ یا یاء تھا۔ مثالوں میں ان افعال میں سے ہر ایک کا اسم فاعل بھی موجود ہے۔ اور یہ بھی دیکھا جائے گا کہ فعل میں جو واؤ یا یاء ہے وہ اپنے اسم فاعل میں باقی نہ رہے بلکہ ان کی جگہ ایک ہمزہ آیا ہوا ہے۔ کیونکہ "سائد" اصل میں "سَاوِدٌ" اور "حَائِلٌ" اصل میں "حَاوِلٌ" اور "حَائِدٌ" اصل میں "حَایِدٌ" تھا۔ اس طرح ہمزہ واؤ یا یاء سے بدل گیا ہے۔

(۳) تیسری قسم کی مثالوں میں سے ہر ایک میں ہم ایک مفرد اور اس کی جمع کو بروزن منتہی الجموع دیکھ رہے ہیں۔ اگر ہم ان مفردات کی تحقیق کریں تو ہم کو معلوم ہوگا کہ وہ مؤنث ہیں اور ان کا تیسرا حرف مد زائد ہے اور ہم دیکھیں گے کہ وہ اپنی جمع میں ہمزہ سے بدل گیا ہے۔

قواعد:-

(۲۶۸) اگر واؤ یا یاء طرف کلمہ میں الف زائدہ کے بعد واقع ہو تو وہ ہمزہ میں بدل جاتا ہے۔

(۲۶۹) اسم فاعل اجوف ثلاثی کے وسط میں اگر الف ہو تو اس کا واؤ یا یاء ہمزہ سے بدل جاتا ہے

60045

Marfat.com

(۳۷۰) مفرد مؤنث کا حرفِ مدزائد اگر جمع میں منتہی الجموع کے الف کے بعد واقع ہو تو ہمزہ سے بدل جاتا ہے۔

مشق

I۔ مندرجہ ذیل کلمات کا اصل مادہ تحریر کرو، نیز اُن میں جو تعلیلات ہوئی ہوں اُن کی تشریح مع وجوہ تحریر کرو:۔

جلائل۔ صفا۔ قائم۔ اعداء نائم عرائس
شفاء سحائب۔ نسّاء۔ انحاء۔ مائل۔ قصائد

II مندرجہ ذیل کلمات میں کہاں تعلیلات ہوئی ہیں اور کہاں نہیں؟ ان کی وجوہات بھی تحریر کرو:۔

انباء۔ شِراء۔ بائع۔ مسائل۔ فضائل
انشاء۔ وسائد أنزاء۔ عدّاء۔

III یہ ممکن ہے کہ مندرجہ ذیل کے اسماء میں تعلیلات ہوئی ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ نہ ہوئی ہوں۔ دونوں صورتوں میں ان کے افعال کس طرح آئیں گے اور ان کے کیا معنی ہیں؟

ثائر جائر مسائل زائر

IV مندرجہ ذیل اسماء کی منتہی الجموع بناؤ، اور ان میں جو تعلیلات ہوں، اُن کی مع وجوہات تشریح کرو:۔

قلادۃ۔ عِجِیبَۃ۔ غمامۃ۔ خمیلۃ۔ قلوص محاوبۃ

Marfat.com

V مندرجہ ذیل افعال کے اسم فاعل تحریر کرو اور ان کی تعلیلات مع وجوہات بیان کرو:۔

حام صاح رام زال خاب

قال صان شاق ماب اعاد

VI مندرجہ ذیل افعال کے مصادر "اکرام" کے وزن پر ہیں انھیں کیسے بناؤ گے، بناتے وقت کوئی تعلیل ہو تو اس کا قاعدہ مع وجہ تحریر کرو:۔

أَجرَى أَهدَى أَمضَى أَشفَى

أَثرَى أَعطَى أَقصَى أَغلَى

VII مندرجہ ذیل کلمات میں دو طرح کی تعلیلیں ہیں، وہ کیا ہیں اور ان کا سبب کیا ہے:۔

استیلاء (فعلہ استولی)۔ استیفاء (فعلہ استوفی)

استیصاء (فعلہ استوصی)

VIII تین جملے ایسے تحریر کرو جن میں اجوف ثلاثی کا اسم فاعل استعمال کیا گیا ہو، اور تین جملے ایسے بناؤ جن میں فاعل کے وزن پر جمع مکسر استعمال کی گئی ہو۔

Marfat.com

قلب الواؤ والیاء ألفاً

(۴) واؤ اور الف کا یاء میں بدلنا

الملحوظ:- جملی افعال ماضی کے الف کی اصل کیا ہے؟ واؤ اور یاء کس صورت میں الف سے بدل رہے ہیں؟

مثالیں

۱) کان أبوبکرٍ یقُوْلُ الحَقّ إذا قَالَ،
حضرت ابوبکر جب بولتے تھے سچ بات بولتے تھے۔

۲) ولایمیل عنه إذا الجَبَلُ مَالَ،
اور اس سے نہیں ہٹتے تھے خواہ پہاڑ ٹل جائے

۳) وَیَدْعُوْ لِلْخَیرِ إذا دَعَا،
اور جب دعا مانگتے تھے تو بھلائی کی دعا مانگتے تھے۔

۴) وَیَرْمِیْ فِی سبیل اللّٰه إذا رَمَی
اور جب تیر اندازی کرتے تھے تو خدا کی راہ میں تیر اندازی کرتے تھے

تشریحات:

پہلی مثال میں "قال" فعل اجوف ہے جس کا مضارع "یقول" ہے، اور دوسری مثال میں فعل ماضی "مال" کا مضارع "یَمِیْلُ" تو اب بتلائیے کہ پہلے ماضی کا واؤ اور دوسری ماضی کا یاء

Marfat.com

کہاں گیا؟ لہٰذا ضروری ہے کہ ان کا ایک الف واؤ کی تبدیل شدہ شکل ہو۔ اور دوسرا الف یاء کی۔ اس طرح قَالَ کی اصل "قَوَلَ" اور هَالَ کی اصل "هَيَلَ" ہے۔ پس واؤ اور یاء دونوں فتحہ کے بعد متحرک ہونے کی وجہ سے الف سے بدل گئے۔ ہر فعل اجوف میں الف کا یہی حال ہوتا ہے۔

اب آخری دو مثالوں پر نظر ڈالنے پر تم کو دو افعال دَعَا اور رَمَی نظر آئیں گے جنمیں سے پہلے کا مضارع "يَدْعُو" اور دوسرے کا مضارع يَرْمِي ہے، اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ پہلا فعل دراصل دَعَوَ اور دوسرا دراصل رَمَيَ تھا اور واؤ اور یاء دونوں فتحہ کے بعد متحرک ہونے کی بنا پر الف سے بدل گئے چنانچہ اس لئے یہ قاعدہ بن گیا کہ اگر واو اور یاء فتحہ کے بعد متحرک واقع ہوں تو الف سے بدل جاتے ہیں۔

قاعدہ:

(۱۷۱) اگر واؤ اور یاء متحرک واقع ہوں اور اُن کا ماقبل مفتوح ہو تو وہ الف سے بدل جاتے ہیں۔

مشق

I. مندرجہ ذیل کلمات کا اصل مادہ کیا ہے، اور ان میں کیا تعلیلات ہوئیں اور کیوں؟

Marfat.com

بَرَی ۔حَامَ ۔ قَضَی ۔ عَامَ ۔أَعلی ۔ سری ۔ رنا ۔ سہا ۔

II۔ مندرجہ ذیل افعال فرح کے باب سے ہیں، ان کا مضارع بتاؤ، اور اگر ان میں کچھ تعلیلات ہوں تو ان کی تشریح کرو:۔

رَدِی ۔خَشِی ۔ بَقِرَی ۔ عَدِی ۔ نَسِی ۔ حَصِی

III مندرجہ ذیل افعال سے معرف باللام اسم مفعول تحریر کرو، اور ان کی تعلیلات کی تشریح کرو:۔

یَشْتَرِی ۔ یفتری ۔ لیشتھی ۔ یکتری ۔یمتطی ۔

IV۔ مندرجہ ذیل کلمات میں الف زائدہ کونسا ہے، اور اصل حرف سے بدلا ہوا الف کونسا ہے اور کیوں ہے:۔

قَائِل ۔ مِرْقَاۃ ۔ مُجَامِل ۔اِعتدی ۔ میزاۃ

V تین ایسے افعال تحریر کرو جن کے آخر میں الف ہو، اور تین ایسے افعال لکھو جن کے درمیان میں الف ہو، نیز ہر ایک کا اصل حرف تحریر کرو اور تعلیلات کی تشریح کرو۔

Marfat.com

الدرس الثامن والسبعون (۷۸)

قلب الواو والیاء تاءً

(۵) واؤ اور یاء کا تاء میں بدل جانا

ملحوظہ: افتعال کی تاء سے قبل جو واو واقع ہو اس میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

مثالیں

(۱) وَصَلَ	اِوْتَصَلَ	اِتَّصَلَ
(۲) وَعَظَ	اِوْتَعَظَ	اِتَّعَظَ
(۳) یَسَرَ	اِیْتَسَرَ	اِتَّسَرَ

تشریحات:-

ہمارے سامنے افعال ثلاثی مثل وَصَلَ اور یَسَرَ وغیرہ کی مثالیں ہیں۔ جن کے شروع میں واو یا یاء ہے۔ اور اب ہم ان کو افتعل کے وزن پر لانا چاہتے ہیں۔ تو کیا ہم انھیں قیاساً اِوْتَصَلَ اور اِیْتَسَرَ نہیں کہیں گے؟ بیشک قیاس تو یہی ہوگا لیکن عرب اس طرح سے نہیں استعمال کرتے بلکہ وہ اِتَّصَلَ اور اِتَّسَرَ بولتے ہیں، یعنی واؤ اور یاء کو تاء سے بدل کر اس تاء کو

Marfat.com

افتعال میں ادغام کر دیتے ہیں۔ فعل کو اِفْتَعَلَ کی شکل میں لانے پر یہی تعلیل حاصل ہوتی ہے۔ اس کے مصدر و مشتقات مثلاً اِتِّصَال اور مُتَّصِلٌ وغیرہ میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

قاعدہ:

(۲۷۲) اگر افتعال کی تاء سے قبل واؤ یا یاء کلمہ واقع ہو تو واؤ یا یاء کو تاء سے بدل کر اس تاء کو تاء افتعال میں مدغم کر دیا جاتا ہے۔ اور اس باب کے تمام مشتقات میں یہی قاعدہ عام ہے۔

مشق

I۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب افتعال میں لاؤ، اور اس کی وجہ سے جو تعلیلات ہوں اُن کی تشریح کرو:۔

وَصَفَ - وَعَدَ - وَسَمَ - وَشَمَ - وَزَنَ

II۔ مندرجہ ذیل کلمات کی اصلیت تحریر کرو، اور تعلیلات کی تشریح کرو:۔

مُتَّكَل - اتَّسع - اتِّجاه - اتَّشَح - اِتِّضاع - اتِّهام

III لفظ اِتَّقٰی (جس کا مجرد وَقٰی ہے) کی تعلیلات کی توضیح کرو۔ اور مثال کے افعال باب افتعال میں تحریر کرو اور اس کے بعد مصدر اور اسم فاعل پر فعل سے بناؤ، اور ان میں جو تعلیلات ہوئی ہوں اُنکی تشریح کرو۔

Marfat.com

الدرس التّاسع والسّبعون (۷۹)

الابدال

ابدال

(ملحوظہ: افعال ثلاثی کے شروع میں کون سے حروف ہیں؟ ان افعال کو اِفْتَعَلَ کے وزن پر لانے سے اُن کی تاء میں کیا تبدیلی ہوتی ہے؟)

مثالیں

ا	دَعَا	اِدَّعٰی	ج
	ذَكَرَ	اِذْدَكَرَ	
	زَحَمَ	اِزْدَحَمَ	
ب	اِدَّعٰی		
	اِذْدَكَرَ		
	اِزْدَحَمَ		

(ملحوظہ:- اِن افعال ثلاثی کے شروع میں کون سے حروف ہیں، اور ان افعال کو اِفْتِعَال کے وزن پر لانے سے اُن کی تاء میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے؟)

صَحِبَ	اِصْتَحَبَ	اِصْطَحَبَ
ضَرَبَ	اِضْتَرَبَ	اِضْطَرَبَ
طَلَعَ	اِطْتَلَعَ	اِطَّلَعَ
ظَلَمَ	اِظْتَلَمَ	اِظْطَلَمَ

تشریحات:

قسم الف میں افعال ثلاثی ہیں جن کی ابتدا میں دال یا ذال یا

Marfat.com

اور قسم (ب) میں تم انہی افعال کو اِفْتَعَلَ کے وزن پر دیکھ رہے ہو
اگر تم قسم (ج) کے افعال پر نظر ڈالو تو تم کو اِفْتَعَلَ کی تاء نہیں
ملے گی۔ بلکہ اس کی جگہ دال نظر آئے گا، اس سے تم استنباط
کرتے ہو کہ ہر فعلِ ثلاثی جس کی ابتدا میں دال یا ذال یا زائے
ہو اس کو اِفْتَعَلَ کی شکل میں لایا جائے تو اِفْتَعَلَ کی تاء دال
میں بدل جاتی ہے۔ اسی طرح اِفْتَعَلَ کے مصدر اور مشتقات میں بھی
یہی ہو جاتی ہے۔

قسم (د) میں ایسے افعال ثلاثی ہیں جن کے شروع میں صاد یا
ضاد یا طاء یا ظاء ہے۔ اور قسم (ھ) میں تم انہی افعال کو اِفْتَعَلَ
کی شکل میں دیکھ رہے ہو۔ لیکن اگر تم اِن افعال کو قسم (و) میں دیکھو
تو اِفْتَعَلَ کی تاء نظر نہیں آئے گی۔ بلکہ اس کی جگہ طاء ہوگی
جس سے حکم لگایا جا سکتا ہے کہ ہر وہ فعل ثلاثی جس کے شروع میں صاد
یا ضاد یا طاء یا ظاء ہو اور اس کو اِفْتَعَلَ کے وزن پر ڈھالا
جائے تو اِفْتَعَلَ کی تاء طاء میں بدل جاتی ہے۔ اور اس خصوص
اِفْتَعَلَ ہی کی طرح اس کے مصادر اور مشتقات ہیں۔

قواعد:

(۱) اگر فعلِ ثلاثی کے شروع میں دال یا ذال یا زاء ہو اور اس
کو اِفْتَعَلَ کے وزن پر لایا جائے تو اِفْتَعَلَ کی تاء کو دال میں
بدلا جاتا ہے۔ اِفْتَعَلَ کے مصادر اور مشتقات میں بھی یہی قاعدہ

Marfat.com

جاری ہے۔

(۱۷۴) اگر فعلِ ثلاثی کے شروع میں صاد یا ضاد یا طاء یا ظاء ہو اس کو اِفْتَعَلَ کے وزن پر لایا جائے تو اِفْتَعَلَ کی تاء کو طا میں بدل دیا جاتا ہے؛ اور اس کے مصدر اور مشتقات میں یہی قا جاری ہے۔

مشق

I۔ مندرجہ ذیل افعال باب افتعال میں آکر کس صورت میں ہو جائیں گے:۔

زَادَ - دَانَ زَجَرَ صَلَحَ حَدَمَ - زَانَ

II۔ مندرجۂ افعال کا مجرد کیا ہیں، اور ان پر زائد حروف کونسے ہیں

اِضْطَغَنَ اِصْطَنَعَ - اِصْطَبَرَ - اِطَّرَدَ - اِضْطَجَعَ

III مندرجۂ ذیل کلمات میں ابدال اور تعلیل دونوں چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ان کی مدلل توضیح کرو۔

اِزْدِهَاء - اِصْطِلَاء - اِزْدَرَی مصطفیٰ - اِضْطَا

IV چار کلمات ایسے تحریر کرو جن میں صرف ابدال ہی موجود ہو اور ہر ایک کو جملوں میں استعمال کرو۔

Marfat.com

۴۶۱

الدرس الثمانون (۸۰)

الاعلال بالتسکین

تعلیل بذریعۂ سکون

(ملحوظہ: ذیل کے جملی کلمات کی اصلی صورتیں معلوم کرو اور پھر دیکھو کہ ان میں حرفِ علت کی حرکت کو کس طرح ان کے ماقبل حرف صحیح ساکن پر منتقل کیا گیا ہے۔)

مثالیں

(۱) یَدُوْمُ الرُّدُّ بِالْمُجَامَلَةِ
نیک سلوک سے محبت ہمیشہ قائم رہتی ہے۔

(۲) یَزِیْدُ سُکَّانُ الْبَاکِسْتَان کُلَّ عَامٍ۔
پاکستان کے باشندے ہر سال بڑھتے ہیں۔

(۳) اَلْقُطْنُ الْبَاکِسْتَانِیُّ لَهُ الْمَقَامُ الْاَوَّلُ
پاکستانی روئی اول درجے پر ہے۔

(۴) اِعْمَلِ الْوَاجِبَ رَغْبَةً لَا مَخَافَةً
تم فرض شوق سے کرو نہ ڈر سے۔

(۵) اِجْعَلْ مَالَكَ مَبْذُوْلًا وَعِرْضَكَ مَصُوْنًا
تم اپنا مال خرچ کرو اور اپنی آبرو محفوظ رکھو۔

Marfat.com

(۶) اِجْتَنِبْ مَا يَرَاهُ الْعُقَلَاءُ مَعِيْبًا۔

جس چیز کو عقلمند بُرا سمجھیں اس سے پرہیز کرو۔

تشریحات:

فعل "یَدُوْمُ" اجوف واوی بابِ نصر سے ہے، اور فعل "یَزِیْدُ" اجوف یائی باب ضرب سے ہے اس لیے ان کا اعراب لازماً اس طرح ہوگا یَدُوْمُ" اور "یَزِیْدُ"۔ اب بتاؤ ان سے کیا صورت حاصل ہوگی؟

یہ فرض کیا گیا ہے کہ حرف علت کمزور ہوتا ہے اور کسی حرکت کو برداشت نہیں کر سکتا، اور حرف صحیح اس حرکت کا زیادہ مستحق ہے، اس لئے واؤ کی حرکت کو اس کے ماقبل حرف صحیح دال پر منتقل کر دیا گیا۔ اسی طرح یاء کی حرکت کو اس کے ماقبل حرف صحیح زا پر منتقل کر دیا گیا۔ تو وہ دونوں افعال یَدُوْمُ اور یَزِیْدُ ہو گئے اور ان کے مشابہ افعال میں بھی اسی طرح تعلیل کرنی ہے۔

تیسری اور چوتھی مثال میں دو کلمات مَقَامٌ اور مَخَافَةٌ ہیں قَامَ یَقُوْمُ اور خَافَ یَخَافُ سے ہیں۔ اس لئے وہ دراصل مَقْوَمٌ اور مَخْوَفَةٌ ہیں۔ لہٰذا واؤ کی حرکت کو اُن کے ماقبل حرف ساکن پر منتقل کر دیا گیا ہے جس سے وہ مَقْوَمٌ اور مَخْوَفَةٌ ہو گئے پھر کہا جائے گا کہ چونکہ ان دونوں میں واؤ متحرک تھا اور ماقبل مفتوح ہو گیا لہٰذا وہ الف سے بدل جائے گا، جیسا کہ آ گیا۔

پانچویں مثال میں کلمہ مصوغ اسم مفعول ہے، اور

Marfat.com

ہے ہے، اس لئے وہ دراصل مصنوُوْن (بروزن مفعُوْل) تھا۔ اب حرفِ علت کی حرکت کو اس کے ماقبل حرفِ صحیح ساکن پر نقل کر دینے سے پہلا واؤ ساکن ہو گیا، اور چونکہ دوسرا واؤ بھی ساکن ہے اس لئے اس کو اجتماع ساکنین کے اندیشہ سے گرا دیا گیا۔

اور آخری مثال میں کلمہ مَعِیْب اسم مفعول عَابَ یعیب سے ہے اس لئے وہ دراصل معیوب (بروزن مفعول) ہے۔ اب یاء کی حرکت کو اس کے ماقبل حرفِ ساکن پر منتقل کر دیا گیا۔ جس سے واو اور یاء دو ساکن جمع ہو گئے۔ اس لیے اجتماع ساکنین سے بچنے کے لئے واؤ کو گرا دیا گیا تو وہ مَعْیُب ہو گیا پھر عین کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دینے سے مَعِیب بن گیا۔ یہی عمل ہر اُس کلمہ میں ہو گا جو مصون یا معیب کے مشابہ ہو۔

بیان مذکورہ سے ظاہر ہے کہ سابقہ کلمات میں تعلیل اس طرح ہوئی کہ ان میں حرف علت کی حرکت کو ان کے ماقبل حرفِ صحیح ساکن پر منتقل کر دیا گیا جس سے معتل ساکن ہو گیا، اسی کو تعلیل بذریعہ سکون کہا جاتا ہے۔

قاعدہ

(۲۷۵) اگر کسی کلمہ میں حرفِ علت متحرک ہو اور اُن کے ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہو تو نقلِ حرکت سے حرفِ علت کو ساکن کر دیا جاتا ہے، اور اس عمل کو تعلیل بذریعہ سکون کے نام سے

Marfat.com

موسوم کیا جاتا ہے۔

تعلیل کی قسموں میں سے ایک تعلیل بذریعہ حذف بھی ہے یعنی کسی صرفی سبب کی وجہ سے کلمہ میں سے حرفِ علت کا گرا دینا ہے جیسا کہ یَعِدُ اور یَزِن میں سے واؤ گر گیا ہے۔

مشق

I سندرجہ ذیل عبارت میں جن الفاظ میں ابدال یا اعلال ہوا ہو، اسی کی مدلل تشریح کرو:۔

اتفق أنّ حوكم مرّة حُمَيدٌ المطوسيُّ امام الرشيد واعتقد انه مقضيٌّ عليه، بعد ان لم يجدِ أساليبُ الاعتذار وبعد أن عَجَز عن إيجاد وسيلةٍ من الوسائل، أو حيلة تحول دون قتله: فلما اهاب الرشيدَ بالجلاد. وأقبل ذلك القاسي سائلاً سيفه كما يصول الأسد، اضطرب حميد وبكى، فقال الرشيد: لم البكاء؟ قال: والله يا امير المؤمنين، ما أنا بجانث، ولكنى حزينٌ لموتى وأنت ساخط عليّ

II سندرجہ ذیل افعال کے کیا ابواب ہیں اور ان میں کس قسم کا اعلال (تعلیل) ہوا ہے۔

یسیر۔ یصوم۔ یخور۔ یعیش۔ یسود۔ یبید

یطیر۔ یجود۔

Marfat.com

II مندرجہ ذیل کلمات کا اصل مادّہ کیا ہے؟ اور ان میں کس قسم کی تعلیلیں ہوئی ہیں؟

منامۃ۔ ملامۃ۔ مرام۔ مجال۔ منارۃ۔ مفازۃ۔ مثار۔

III مندرجہ ذیل افعال فعوج کے باب سے ہیں، ان کا مضارع تحریر کرو اور ان میں جو اعلال ہوا ہو۔ اس کی تشریح کرو:۔

خاف۔ نام۔ غار۔ حار۔ نال۔ عاف۔

V مندرجہ ذیل افعال سے اسم مفعول تحریر کرو، اور ان کی تعلیلات کی تشریح کرو:۔

باعَ۔ شانَ۔ رامَ۔ قاسَ۔ صادَ۔ قالَ۔ کالَ۔

VI مندرجہ ذیل افعال کو مجہول میں تبدیل کرکے ان کی تعلیلات کی تشریح کرو:۔

یُعیدُ۔ یفیدُ۔ یجید۔ یرید۔ یسئ۔ یطیل یخیف۔

VII مندرجہ ذیل افعال کے اسم فاعل تحریر کرو، اور ان کے اعلال کی تشریح کرو:۔

أصاب۔ اناب۔ أمال۔ أجاب۔ أبان۔ أعان۔ أشار

VIII مندرجہ ذیل افعال کے اسم مفعول تحریر کرو، اور ان کے اعلال کی تشریح کرو:۔

أقامَ أجادَ أشاعَ

أجابَ أضاعَ أغاثَ

Marfat.com

JX ایک جملہ ایسا تحریر کرو جس میں ابدال اور اعلال دونوں کا اجتماع ہو، دوسرا جملہ ایسا ہو جس میں صرف اعلال ہو، تیسرا جملہ ایسا ہو جس میں صرف ابدال ہو۔

Marfat.com

الدرس الحادی والثمانون

المیزان الصّرفی

صرفی میزان

(ملحوظہ: ثلاثی کے کلمات کو کس طرح وزن کیا جاتا ہے، اور رباعی اور خماسی کے کلمات کو کس طرح؟ اور توازن کے وقت کلمات کے حروفِ زوائد کے ساتھ کیا عمل کیا جاتا ہے؟

مثالیں

شَرُفَ	فَعُلَ (اُس نے پیا)	هَذَّبَ	فَعَّلَ اُس نے مہذب بنایا
كَرُمَ	فَعُلَ (وہ شریف ہوا)	فَهَّمَ	فَعَّلَ اُس نے سمجھایا
قَمَرٌ	فَعَلٌ (چاند)	قَسَّمَ	فَعَّلَ اُس نے تقسیم کی

دَحْرَجَ	فَعْلَلَ (اُس نے لڑھکایا)	لَاعَبَ	فَاعَلَ (وہ دوسرے کے ساتھ کھیلا
دِرْهَمٌ	فِعْلَلٌ (درہم)	اِنْصَرَفَ	اِنْفَعَلَ (وہ لوٹا)
سَفَرْجَلٌ	فَعَلَّلٌ (بہی)	اِسْتَخْبَرَ	اِسْتَفْعَلَ (اُس نے خبر معلوم کی

Marfat.com

تشریحات :-

یہ باب اس لئے تحریر کیا گیا ہے کہ طلباء کو مختصر طریقے سے کلمات کے اصول اور مادّے پہچاننے کی مشق ہو جائے نیز انھیں یہ بھی معلوم ہو جائے کہ ان کلمات میں کیا کمی بیشی اور تعلیل ہوئی ہے۔ اور چونکہ اکثر کلمات ثلاثی ہوتے ہیں اس لئے علمائے صرف نے اُن کے اوزان معلوم کرنے کے لیے تین حرف مقرر کئے ہیں، جن میں فاء کلمہ پہلے حرف کے لئے، اور عین دوسرے کے لئے اور لام تیسرے کے لئے ہے۔

گزشتہ امثلہ میں اگر ہم پہلی مثال پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ شَرِبَ کی شین کی جگہ ہم نے فاء رکھا ہے، اور سَاءَ کی جگہ عین اور بَاءَ کی جگہ لام۔ اب میزان کے حروف کو مذکورہ کے حروف کے مطابق منضبط کرنے پر وہ فَعَلَ ہو جاتا ہے اسی طرح کَرُمَ اور قَمَرَ اور اُن کے مماثل الفاظ میں کہا جائیگا۔

دوسری قسم میں ہم رباعی اور خماسی کے مجرد کلمات دیکھ رہے ہیں اب چونکہ میزان "فَعَلَ" صرف تین حرفوں پر مشتمل ہے، اس لئے رباعی کی صورت میں ہم نے اس میں ایک لام زائد کر دیا ہے، چنانچہ دَحْرَجَ کا وزن ہوگا فَعْلَلَ۔ اور خماسی میں ہم نے دو لام زائد کر دیئے ہیں چنانچہ سَفَرْجَلَ کا وزن فَعَلَّلَ ہوگا۔ رباعی اور خماسی مجرد میں اسی طرح عمل کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

تیسری قسم میں ہم پہلا کلمہ هَذَّبَ دیکھ رہے ہیں جس کا دوسرا حرف مضاعف (مشدد) ہے۔ اسی لئے میزان میں بھی اس کے مقابل کے حرف کو ہم نے مضاعف کر دیا ہے۔ اسی طرح فَصَّمَ و قَسَّمَ اور اُن کے مشابہ الفاظ میں کیا جاتا ہے۔

چوتھی قسم کو دیکھنے پر ہم کو ایسے کلمات نظر آئیں گے جو حروف اصلی اور زوائد پر مشتمل ہیں مثلاً کلمہ لاعَبَ میں لام عین اور یاء حروفِ اصلی ہیں اور الف زائدہ ہے۔ اب اس کی میزان میں دیکھو تو معلوم ہوگا کہ فاء، عین اور لام حروفِ اصلی کی جگہ بالترتیب رکھے گئے ہیں۔ اور الف زائدہ کو الف زائدہ کی جگہ پر رکھدیا گیا ہے۔ یہی عمل ان تمام کلمات میں کیا جاتا ہے جو حروفِ اصلی اور زوائد پر مشتمل ہوں۔

قواعد:-

(۲۷۶) ثلاثی مجرد کو وزن کرنے کے لئے فَعَلَ کی فاء کو پہلے حرف کی جگہ اور عین کو دوسرے حرف کی جگہ اور لام کو تیسرے حرف کی جگہ رکھ کر میزان کے حرفوں کو ہمیشہ موزون کے حرفوں کے مطابق جمایا جاتا ہے۔

(۲۷۷) رباعی مجرد کو وزن کرنے کے لئے فَعَلَلَ میں ایک لام اور خماسی مجرد کے لئے دو لام زائد کئے جاتے ہیں۔

(۲۷۸) اگر کلمہ کسی حرف کی تکرار کی وجہ سے مزید فیہ ہو تو وزن میں

Marfat.com

اس کے مقابل کے لفظ کو مکرر کر دیا جاتا ہے۔

(۲۷۹) اگر کلمہ ایک یا ایک سے زیادہ حروف زوائد پر مشتمل ہو تو اس زائد حرف کو میزان میں اپنی جگہ پر رکھ دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

الدرس الثانی والثمانون

المیزان الصّرفی

میزان صرفی
(۲)

(ملحوظہ: پہلے کلمات کی تعلیل یا ابدال سے قبل کیا صورت تھی، معلوم کرکے مقابل کے کلمات سے ان کا توازن کرو:۔

(ملحوظہ: پہنے کلمات میں محذوف شدہ حروف کیا ہیں؟ پھر اُن کے مقابل اوزان میں سے کون سے حروف حذف کئے گئے ہیں:۔

صَامَ (اُس نے روزہ رکھا)	فَعَلَ
قُمْ (تو کھڑا ہو)	فُلْ
اِصْطَبَرَ (اُس نے صبر کیا)	اِفْتَعَلَ
اِسْعَوْا (تم کوشش کرو)	اِفْعُوْا
یَقُوْمُ (وہ کھڑا ہوتا ہے)	یَفْعُلُ
یَرْمُوْنَ (وہ پھینکتے ہیں)	یَفْعُوْنَ
مَرَامٌ (مقصد)	مَفْعَلٌ
هِبَةٌ (بخشش)	عِلَةٌ
مَهْدِیٌّ (ہدایت یافتہ)	مَفْعُوْلٌ
زِنَةٌ (وزن)	عِلَةٌ

Marfat.com

تشریحات

اگر ہم قسم اول پر نظر ڈالیں تو ہم کو معلوم ہوگا کہ اس کے کلمات میں تعلیل ہوئی ہے یا ابدال. چنانچہ صام میں تعلیل قلب ہوئی ہے اور اِصْطَبَرَ میں ابدال اور یقوم میں تعلیل بالسکون اور مَرَامَ میں تعلیل بالسکون اور تعلیل بالقلب، اور مہدی میں تعلیل بالقلب۔ اب ہم ان تمام کلمات کی میزان کی طرف توجہ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ وہ تعلیل اور ابدال کی کسی قسم سے بھی متاثر نہیں ہوئے۔ بلکہ وہ اپنے تعلیل اور ابدال کے پیشتر کے اوزان کو ظاہر کر رہے ہیں، اور بعد کے تغیرات سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ اس سے ہم استنباط کر سکتے ہیں۔ کہ جب کلمہ میں ابدال یا تعلیل (بالقلب یا بالسکون) واقع ہو تو وہ اپنے ابدال اور تعلیل سے قبل کی اصلی وضع پر وزن کیا جائیگا۔

دوسری قسم پر غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ تمام کلمات میں تعلیل بالحذف واقع ہوئی ہے۔ اب ان کی میزانوں کی طرف رجوع کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ کلمہ سے جو حرف حذف ہوا ہے وزن میں بھی اس کے مقابل کا حرف حذف کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ قُمْ کا دوسرا حرف واؤ حذف ہوگیا ہے۔ تو میزان میں سے بھی اس کے مقابل کے حرف عین کو حذف کر دیا گیا، اسی طرح بقیہ کلمات میں بھی۔ اس سے ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ اگر کسی کلمہ سے ایک یا زائد حرف حذف کئے جائیں تو میزان سے بھی ان کے مقابل کے حرف حذف کر دیئے جائیں گے۔

Marfat.com

قواعد:

(۲۸۰) اگر کسی کلمہ میں ابدال یا تعلیل بالقلب یا بالسکون واقع ہو تو کلمہ کو ابدال اور تعلیل سے قبل اپنی اصل کے مطابق وزن کیا جائے گا، اور ابدال و اعلال کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائیگا۔

(۲۸۱) اگر کسی کلمہ سے بعض حروف حذف کر دیئے جائیں تو میزان میں بھی ان کے مقابل حروف کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

مشق

I مندرجہ ذیل عبارت میں اسمائے معربہ اور افعال کا وزن تحریر کرو۔

إذا وَعَدتَ عِدَةً فَأَنجِزْ؛ فَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ مَا يَضُرُّ الأَفْرَادَ وَالأُمَمَ أَنْ تَتَّخِذَ المَوَاعِيدُ ذَرِيعَةً إِلَى المُمَاطَلَةِ وَالتَّسْوِيفِ. وَكَثِيرًا مَا يُقَوِّي المِيعَادُ بِكُلِّ مُحْرِجَةٍ مِنَ الأَيْمَانِ. وَالقَائِلُ وَالمَقُولُ لَهُ يَعتَقِدَانِ أَنَّهَا كَاذِبَةٌ. فَإِذَا تَقَهْقَرَتِ التِّجَارَةُ وَالصِّنَاعَةُ فِي الشَّرْقِ فَذَلِكَ لِأَنَّهُمَا فِي حَاجَةٍ مَاسَّةٍ إِلَى الأَخْلَاقِ قَبْلَ احْتِيَاجِهِمَا إِلَى المَالِ.

II مندرجہ ذیل کلمات کو میزانی شکل میں لاکر بیان کرو:۔

شَمْسٌ - نَظَرَ - كَتِفٌ - عَلِمَ

جَعْفَرٌ - فَرَّ - بَعْثَرَ

Marfat.com

III مندرجہ ذیل میزان کے کلمات تحریر کرو:-

فُعِلَ - فُعْلٌ - فَعِلٌ - فَعِلَ - فَعَّلَ - فَعْلَلَ -

IV مندرجہ ذیل کلمات کا توازن کرو اور انھیں میزانی شکل میں تحریر کرو:-

لَيَسُوْدُ - لِيَسْبِلْ - مَقَامٌ - قَائِدٌ

اِسْتَدْلَفَ - مَرْمِيٌّ - قَضَى - اِلْتَصَلَ

V مندرجہ ذیل کلمات کا توازن کرو اور انھیں میزانی شکل میں تحریر کرو:-

صُنْ - دَاعٍ - ثِقْ - سَعَةٌ - اِرْضَ - يَقْضُوْنَ

VI مندرجہ ذیل کلمات کے اوزان ضبط تحریر میں لاؤ:-

اِسْتَجَارَ - اِنْطَلَقَ - اِنْتَفَعَ - تَشَارَكَ

أَخْبَرَ - اِحْمَارٌّ - اِقْشَعَرَّ - تَقَدَّمَ

VII مندرجہ ذیل اوزان پر کلمات کو استعمال کرو، اور اُن کی گردان کرو:-

فَاعَلَ - اِفْتَعَلَ - تَفَاعَلَ - فَاعِلٌ

تَفَعَّلَ - فَعَائِلِ - فَعِيْلٌ - مفعول

تَفْعُوْل - اِفْعَالٌ - مُفَاعَلَةٌ - فَعْلَاءُ

VIII مندرجہ ذیل کلمات کے اوزان تحریر کرو، اور اُن کی گردان کرو:-

Marfat.com

اطبّاء ۔ أعْداء ۔ جيّد ۔ ميثاق ۔ نائم ۔ سَعاة ۔

IX "مات" اور "غال" سے فعلة کے وزن پر کلمات بناؤ اور ان میں کوئی اعلال ہو تو اس کی تشریح کرو:۔

X ۔ "نَسِيَ" سے مفعول کے وزن پر لفظ بناؤ اور "وَنى" سے مفعال کے وزن پر لفظ تحریر کرو، اور جو اعلال ہو اُس کی تشریح کرو۔

XI "جالَ" سے مفعل کے وزن پر کلمہ بناؤ اور "علا" سے فعیل کے وزن پر۔ اور "قام" سے فیعل کے وزن پر الفاظ بناؤ اور جو اعلال ہو اُس کی وضاحت کرو۔

XII "میقات" کا فعل وقت ہے، اور "هيقاة" کا فعل "وقی" ہے، اِن کا اصلی وزن کیا ہے، اور ان میں کیا اعلال ہوا ہے؟

XIII لفظ "معتاد" اسم فاعل اور اسم مفعول بھی ہے۔ دونوں حالتوں میں ان کا اصلی وزن بتاؤ، اور دونوں صورتوں میں اسے جملوں میں استعمال کرو۔

Marfat.com

الدرس الثالث والثمانون (۸۳)

اسمَاءُ الأفعَال

اسماء افعال

ملحوظہ:۔تمام جلی اسماء کے معنی اور اُن کی ساخت پر غور کرو

مثالیں

۱	هَيْهَاتَ الْأَمَلُ إِذَا لَمْ يُسْعِدْهُ الْعَمَلُ	امید وار ہے اگر عمل اُسے سعادت مند نہ بنائے۔
	أُفٍّ لِمَنْ يَيْئَسُ صَاحِبُهُ إِذَا تَكَلَّمَ غَيْرُكَ	افسوس ہے اُس پر جو نا اُمید ہو جب تمہارے علاوہ اور کوئی بولے تو خاموش رہو۔
۲	عَلَيْكَ نَفْسَكَ فَهَذِّبْهَا	اپنے نفس کا خیال رکھ اور اُسے مہذب بنا۔
	دُونَكَ الْقَلَمَ	قلم لو
	رُوَيْدَكَ إِذَا سِرْتَ	جب تم روانہ ہو تو ٹھہر جاؤ
	كِتَابِ الدَّرْسَ	سبق لکھو
	دِفَاعِ عَنِ الشَّرَفِ	آبرو کی حفاظت کرو
	سَمْعًا لِلنُّصْحِ	نصیحت سنو

Marfat.com

تشریحات

سابقہ مثالوں کے پہلے کلمات میں افعال کے معنی پائے جاتے ہیں
ں اگر ہم ان کی علامتیں مثلاً ماضی میں فاعل کی تاء اور مضارع پر لمہ کا
ں ہونا، اور امر میں یائے مخاطبہ (واحد مؤنث حاضر) کا آنا استعمال کریں
ں معلوم ہوگا کہ وہ ان علامتوں کو قبول نہیں کرتے؛ لہٰذا وہ افعال
ں ہوئے بلکہ ان کے معنی افعال کے ہیں، اسی لئے اِن کے نام اسمائے
ال ہیں۔ مثالوں کی طرف دوبارہ رجوع کرنے سے پتہ چلے گا کہ ان میں
ض اسمائے افعال ماضی کے لئے ہیں اور بعض اسمائے افعال مضارع
لئے۔ اور بعض اسماء فعل امر کے لئے ہیں۔

قسم اول کی مثالوں پر غور کرنے پر یہ معلوم ہوگا کہ اسمائے افعال اِن
ں کے معنی میں استعمال ہونے سے پہلے کسی دوسرے معنے کے لئے
نہیں کیئے گئے تھے، بلکہ شروع ہی سے فعل کے معنی کے لئے وضع ہوئے
اس لئے ان کو مُرتجلہ (بدیہی) کہتے ہیں۔

قسم دوم کی مثالیں دیکھنے پر تم کو معلوم ہوگا کہ یہ اسمائے افعال فعل
نی میں استعمال ہونے کے قبل، دوسرے معنی میں استعمال ہوتے تھے
وہ جار مجرور تھے یا ظرف یا مصدر، اس لئے ان کو منقولۃ
تا ہے۔

قسم سوم کی مثالیں دیکھنے سے ہمیں معلوم ہوگا کہ ان میں جو اسمائے
ہیں وہ کُتِبَ، دُعِیَ۔ اور سُمِعَ سے ماخوذ ہیں۔ اور یہ افعال

Marfat.com

متصرف اور تامّہ ہیں۔ ہر اس فعل سے جو اس قسم کا ہو اسم فعل امر کے وزن پر بنایا جاتا ہے۔

قواعد:

(۲۸۲) اسم فعل وہ کلمہ ہے جو فعل کے معنی کو ظاہر کرتا ہے، لیکن اس کی علامت کو قبول نہیں کرتا۔ وہ زمانہ کے لحاظ سے تین قسم کا ہوتا ہے اسم فعل ماضی، اسم فعل مضارع، اور اسم فعل امر، اور اپنی دلالت کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے، (۱) مرتجل اور (۲) منقول، اور یہ جار و مجرور اور ظرف اور مصدر سے بنایا جاتا ہے۔

(۲۸۳) اسم فعل امر ہر فعل ثلاثی متصرف تامّہ سے فَعَالِ کے وزن پر بنایا جاتا ہے (۱)

---

(۱) ذیل میں اسمائے افعال اور ان کے معانی کا ایک گروہ پیش کیا جاتا ہے

(الف) اسمائے افعال ماضی

بُطْآن	= بَطِوَ	دیر میں ہوا
سَرْعَان	= سَرُعَ	جلدی ہوا
وَشْكَان		
شَتَّان	= بَعُدَ	دور ہوا

(ب) اسمائے افعال مضارع

قَدْ	= یَکْفِی	کافی ہے
قَطْ		
هِهْ	= أَسْتَحْسِنُ	میں اچھا سمجھتا ہوں
بَخٍ	= أَرْضَى	میں راضی ہوں
وَا	= أَتَلَهَّفُ أَوْ أَتَعَجَّبُ	
وَاهًا		
وَيْ		مجھے افسوس یا تعجب ہے

Marfat.com

(ج) اسمار افعال امر

اِلَيْكَ	= تَبَاعَدْ
بَلْهَ	= دَعْ
اَمَامَكَ	= تَقَدَّمْ
آمِين	= اِسْتَجِب
حَيَّ	= أَقْبِلْ
هَيَّا / هَيْتَ	= أَسْرِعْ
هَلُمَّ	= تَعَالَ
عِنْدَكَ / لَدَيْكَ / هَاكَ	= خُذْ
مَهْ	= اُكْفُفْ
مَكَانَكَ	= اُثْبُتْ

مشق

1 مندرجہ ذیل عبارت کو مثنیٰ اور جمع مذکر و مؤنث، ہر صورت میں تبدیل کر کے لکھو:-

"حَيَّ على خَيرِ العملِ ذاكراً مجدَكَ القديمَ، وإليكَ عن كل مايقفُ بكَ دُونَ آمالكَ الجسامِ"

Marfat.com

الدرس الرابع والثمانون (۸۴)

الفعل المعتل واحكامه

فعل معتل اور اس کے قواعد

(۱) المثال

مثالیں

وَعَدَ	يَعِدُ	عِدْ	وَجِلَ يُوْجَلُ ا
اُس نے وعدہ کیا			وہ ڈرا
وَصَلَ	يَصِلُ	صِلْ ب	وَجَعَ يُوْجَعُ ا
وہ ملا			اُسے تکلیف ہوئی

تشریحات:

یہاں ہم فعل معتل سے متعلق چند احکام بیان کرنا چاہتے
افعالِ سابقہ میں سے ہر ایک فعل مجرد ہے جس کا فاء کلمہ
ہے، اور قسم الف میں تم دیکھو گے کہ مضارع مکسور العین ہے ا
کا فاء کلمہ اس کے مضارع اور امر سے حذف کر دیا گیا ہے، ا
میں تم دیکھو گے کہ مضارع مفتوح العین ہے، نیز مثال کا
کے مضارع اور امر سے حذف نہیں کیا گیا بلکہ وہ امر میں

Marfat.com

ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل دیا گیا ہے۔

قاعدہ

(۲۸۴) جب "مثالِ مجرد" کا مضارع واوی مکسور العین ہو تو فاء کلمہ کو مضارع اور امر میں حذف کر دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

الدرس الخامس والثمانون (۸۵)

الأجوف

(۲) اجوف

مثالیں

(۱) صَالَ يَصُوْلُ صُلْتُ (۳) مَالَ يَمِيْلُ مِلْتُ

اس نے حملہ کیا — وہ مائل ہوا

(۲) رَامَ يَرُوْمُ رُمْتُ (۴) عَاشَ يَعِيْشُ عِشْتُ

اس نے ارادہ کیا — وہ زندہ رہا

(۵) خَافَ يَخَافُ خِفْتُ

وہ ڈرا

(۶) حَارَ يَحَارُ حِرْتُ

وہ حیران ہوا

تشریحات

اجوف کا قاعدہ تو تم کو معلوم ہی ہے کہ جب اس کا لام ساکن ہو جاتا ہے تو اس کا عین حذف کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر تم اجوف کے متعلق کچھ جدید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو تو پہلے دو افعال پر نظر ڈالو تو معلوم ہوگا کہ وہ باب نَصَرَ سے ہیں اور دوسرے دو افعال مَالَ و عَاشَ باب ضرب

Marfat.com

اب اگر تم اِن افعال کو ضمیر فاعلی (رفعی متحرک) سے متعلق کرو تو تم دیکھو گے کہ باب نَصَرَ کی صورت میں اس کا فاء کلمہ مضموم ہو جاتا ہے، اور یہ ضمہ اُس واؤ کو ظاہر کرتا ہے جو التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گئی ہو۔ اگر تم بابِ ضرب کی صورت میں اِن افعال کو ضمیر فاعلی متحرک کی طرف منسوب کرو تو تم دیکھو گے کہ فاء کلمہ مکسور ہو جاتا ہے مثلاً عِلتُ و عِشتُ تاکہ یائے محذوفہ کو ظاہر کرے لیکن آخری دو افعال بابِ فَرِحَ سے ہیں، چنانچہ خَافَ یَخَافُ دراصل خَوِفَ یَخْوَفُ اور حَارَ یَحَارُ دراصل حَیِرَ یَحْیَرُ ہیں۔ ضمیر فاعل متحرک کی طرف ان کو منسوب کرنے پر تم دیکھو گے کہ ان کے فاء کلمہ کو کسرہ سے متحرک کیا گیا ہے۔ یہ حرکت حرف محذوف کو ظاہر نہیں کرتی بلکہ وہ حرف محذوف کی حرکت کو جو کسرہ سے متحرک تھا ظاہر کرتی ہے۔

قاعدہ

(۲۸۵) اگر ماضی اجوف کو ضمیر فاعلی متحرک سے ملایا جائے تو اس کے فار کلمہ کو باب نَصَرَ کی صورت میں ضمہ سے متحرک کیا جائے گا اور باب ضَرَبَ اور فَرِحَ کی صورت میں کسرہ سے متحرک کیا جائیگا۔

Marfat.com

الدرس السّادس والثمانون (۸۶)

النّاقِص

(۳) ناقص

(۱) خَشِيتُ	میں ڈرا	خَشُوا	(۸) أَنتِ تَمْشِينَ — تو چلتی ہے
(۲) نَهُوتُ	میں منع ہوا	نَهُوا	(۹) أَنْتِ تَدْعِينَ — تو بلاتی ہے.
(۳) عَلَوْتُ	میں بلند ہوا	عَلَوْا	(۱۰) الرِّجال يَسْعَوْنَ — مرد کوشش کرتے ہیں
(۴) قَضَيْتُ	میں نے فیصلہ کیا	قَضَوْا	(۱۱) الرِّجَالُ يَمْشُونَ — مرد چلتے ہیں
(۵) اِسْتَدْعَيْتُ	میں نے بُلایا	اِسْتَدْعَوْا	(۱۲) الرِّجَالُ يَدْعُونَ
(۶) سَمَتِ الْبِنْتُ	لڑکی بلند ہوئی	سَمَوْا	(۱۳) أَنْتُمَا كَتَسْعَيَانِ — تم دونوں کوشش کرتے ہو
(۷) أَنْتِ تَسْعِينَ	تو کوشش کرتی ہے		(۱۴) أَنْتُمَا تَمْشِيَانِ — تم دونوں چلتے ہو

Marfat.com

(۱۵) أَنْتُمَا تَدْعُوَانِ — تم دونوں بلاتے ہو
(۱۶) اَلْفَتَيَاتُ يَسْعَيْنَ — لڑکیاں کوشش کرتی ہیں
(۱۷) اَلْفَتَيَاتُ يَمْشِيْنَ — جوان لڑکیاں چلتی ہیں۔
(۱۸) اَلْفَتَيَاتُ يَدْعُوْنَ — لڑکیاں بلاتی ہیں

تشریحات

اِس کتاب کے پچھلے حصہ میں جو کچھ گزر چکا ہے اس سے تم کو فعل ناقص کے ضمیر بارزہ سے ملانے کے قواعد کی توضیح وتفصیل معلوم ہوچکی ہے۔ اب اگر تم سابقہ مثالوں کو بغور پڑھو تو تمہارے ذہن میں آئندہ قواعد کی وضاحت کا اعادہ ہوجائے گا۔

قواعد

(۲۸۶) اگر فعل ناقص واوی ہو یا یائی چاہے ماضی ہو یا مضارع جب واؤ یا یاء مخاطبہ کے غیر کی طرف منسوب کیا جائے تو اس میں کوئی تغیر نہیں واقع ہوگا۔

(۲۸۷) اگر ماضی ناقص کا آخر الف ہو اور واؤ کے غیر کی طرف منسوب کیا جائے، اور وہ ثلاثی ہو تو الف کو اپنے اصل کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ اور اگر زائد از ثلاثی ہو تو الف کو یاء میں بدل دیا جائے گا۔

(۲۸۸) ماضی ناقص جس کے آخر میں الف ہو جب تائے تانیث سے متصل ہوتی ہے تو اُس کے الف کو حذف کردیا جاتا ہے۔

(۲۸۹) اگر فعل ناقص ماضی یا مضارع کو واؤ جمع سے ملایا جائے یا مضارع

Marfat.com

کو یائے مخاطبہ سے، تو حرف علت حذف ہو جائیگا۔ حرف محذوف اگر الف ہو تو واؤ یا یاء سے قبل فتحہ باقی رہ جائے گا۔ اور اگر الف نہ ہو تو واؤ جمع کے، قبل کو ضمہ اور یائے مخاطبہ کے ماقبل کو کسرہ دیا جائیگا۔

(۲۹۰) اگر مضارع ناقص کو جس کا آخر الف ہو الف تثنیہ یا نون نسوۃ (جمع مؤنث) سے ملایا جائے تو اس کے الف کو یاء سے بدل دیا جاتا ہے۔

(۲۹۱) امر اپنے تمام احکامات میں فعل مضارع کی طرح ہے

مشق

1 مندرجہ ذیل میں ہر اُس مضارع کی تشریح کرو جس کا فاء کلمہ محذوف ہو نیز ایسے اجوف کے فاء کلمہ کی حرکت کا تعین کرو جو ضمیر متحرک کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ وجہ بھی بیان کرو۔

"سرت فی لیلة قمراء علی شاطی النیل؛ لفحة النفس رطبتها بین ذراعی السکینة الصامتة، فخلت الأمواج تثب لتتعلق بأذیال النسیم، وکدت أظن أشعة القمر فوقها حبال المودة بین الأرض والسماء، فصحت فی خشیة ورعب ما أبدع صنع الواحد القهار، ثم عدت إلی مستقری بعد أن لمت الذین یقفون عاجزین عن إدراك هذا الجمال وذاك الجلال.

11 مندرجہ ذیل افعال کے مضارع تحریر کرو اور ان میں سے تین کو جملوں

Marfat.com

میں استعمال کرو۔

وَرَدَ - وَضَعَ - وَزَنَ - وَصَفَ - وَجَبَ

III مندرجہ ذیل افعال کو مختصر عبارت میں کسی ایک ضمیر مرفوع متحرک کے ساتھ ملا کر ہر ایک فعل کے فاعل پر اعراب لگاؤ اور اعراب کی وجہ بھی بیان کرو:-

رَامَ - قَامَ - عَاتَ - بَاعَ - نَامَ - سَارَ

IV ایک جملہ ایسا بناؤ جو مضموم الفاء اجوف سے شروع ہوتا ہو، دوسرا جملہ ضرب کے باب سے مکسور الفاء اجوف ہو اور تیسرا فَرِحَ کے باب سے مکسور الفاء اجوف ہو۔

V۔ مندرجہ ذیل جملوں میں ہر ایک فعل کے واؤ جمع سے پہلے حرف کا کیا اعراب ہے اور کیوں؟

(۱) اَلغَرْبِیُّونَ سموا بالعلم والاختراع

(۲) اِجْتَنِبْ من عروا عن الفضل وعموا عن الصواب

(۳) خیر الناس من رأوا الحق فاتبعوہ، وتجافوا عن الباطل واجتنبوہ۔

VI مندرجہ ذیل کے ہر ایک فعل کو ضمائر مرفوعہ بارزہ سے ملاؤ:-

جَرَیَ - لَقِیَ - خلا - اِشتری - ذکُوَ - اِنتھی

VII مندرجہ ذیل عبارت کو حاضر کے مفرد، مثنیٰ، جمع، مذکر، مؤنث دونوں صیغوں میں تبدیل کرو:-

Marfat.com

صِل أخاك إذا نأى ۔ وساعده إذا هفا

VIII پانچ ایسے جملے بناؤ کہ ہر ایک جملہ ایسے فعل ماضی ناقص پر مشتمل ہو جو ضمیر مرفوع سے ملا ہوا ہو اور تمام ضمائر مرفوعہ بارزہ برقرار ہوں

IX مندرجہ ذیل افعال میں واؤ جمع اور یائے حاضر سے پہلے حرف کا کیا اعراب ہوگا اور کیوں؟

(۱) امضوا إلى الغاية تنجوا من الخيبة

(۲) الأبطال يَخْفُون عند الطمع و يبدُوْنَ عند الفزع

(۳) اجتنى ثمرات العلم أيتها الفتاةُ، وأغنى بالقناعة وأرقى إلى العلا۔

X مختصر عبارات میں مندرجہ ذیل کے ہر ایک فعل کو ضمائر مرفوعہ بارزہ سے ملاؤ :-

يَبْقَىَ - يَعلمو - اِرْمِ - يَقْضِى - اِصْنَعْ - اُعْفُ

XI (الف) ایک جملہ ایسا بناؤ جس میں مبتدا تثنیہ مؤنث ہو اور خبر ایسا جملہ ہو جو ماضی ناقص سے شروع ہو

(ب) ایسا جملہ بناؤ جس میں مبتدا ضمیر متکلم ہو اور خبر ایسا جملہ ہو جو ماضی ناقص سے شروع ہو۔

Marfat.com

(۸۷)

الدرس السابع والثمانون

توکید الفعل

(۱) احکام توکید الفعل

فعل کی تاکید

(۱) فعل کی تاکید کے قواعد

مثالیں

وَحَقِّكَ لَأَخْدُمَنَّ الْوَطَنَ — وَحَقِّكَ لَسَوْفَ أَخْدُمُ الوطن

تمہارے حق کی قسم میں ضرور وطن کی خدمت کرونگا۔

وَاللهِ لَأَقُوْمَنَّ بِوَاجِبِيْ — واللهِ لَأَقُوْمُ بِواجِبِي الآنَ۔

خدا کی قسم! میں اپنا فرض ادا کرونگا۔

تَاللهِ لَأُسَاعِدَنَّكَ — تَاللهِ لا سَاعِدُكَ

خدا کی قسم میں تمہاری ضرور مدد کرونگا۔

إِمَّا تُسَافِرَنَّ تَتَعَلَّمْ — إِمَّا تُسَافِرْ تَتَعَلَّمْ

اگر تم ضرور سفر کرو تو تم علم سیکھو گے

لِيَرْحَمَنَّ الْمِسْكِيْنَ — لِيَرْحَمِ الْمِسْكِيْنَ

چاہیئے کہ تم غریب پر ضرور رحم کرو

Marfat.com

ج
هَلْ تُسَافِرَنَّ فِي الصَّيْفِ ؟ — هَلْ تُسَافِرُ فِي الصَّيْفِ ؟
کیا تم موسم گرما میں ضرور سفر کروگے؟
لَا تُكْثِرَنَّ مِنَ الْجِدَالِ — لَا تُكْثِرْ مِنَ الْجِدَالِ
تو ہرگز زیادہ جھگڑا نہ کر
سَاعِدَنَّ الْفُقَرَاءَ — سَاعِدِ الْفُقَرَاءَ
تو ضرور فقیروں کی مدد کر
اِقْتَصِدَنَّ فِي النَّفَقَاتِ — اِقْتَصِدْ فِي النَّفَقَاتِ
تو اخراجات میں کفایت شعاری کر

تشریحات

سابقہ مثالوں میں افعال مضارع ہیں یا امر، اور ان میں سے بعض نون تاکید سے مؤکد کئے گئے ہیں اور بعض نہیں، اور اب ہم یہاں افعال کی تاکید کے حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ قسم اول کی مثالوں کو دیکھنے سے تم کو معلوم ہوگا کہ ہر مثال کے شروع میں ایک قسم ہے، پھر تم کو ہر فعل مضارع پر ایک لام بھی نظر آئے گا جس کو لام قسم کہتے ہیں اور یہ لام فعل سے ملحق ہے۔ اب اگر تم ان تینوں افعال کی طرف رجوع کرو تو تم کو معلوم ہوگا کہ ان کا زمانہ مستقبل سے خاص ہو چکا ہے۔ نیز تم یہ بھی دیکھو گے کہ وہ مثبت ہیں منفی نہیں، چنانچہ ان افعال اور ان جیسے افعال میں جب مذکورہ شرائط جمع ہو جائیں تو ان کو لازماً نون تاکید سے مؤکد کیا جاتا ہے۔

اب اگر تم مقابل کی مثالوں کو دیکھو تو تم کو معلوم ہوگا کہ ہر ایک

Marfat.com

وضع میں ایک قسم ہے، لیکن باقی تین شرطیں ہر مثال میں پوری نہیں
ہوتی ہیں. چنانچہ پہلی مثال میں لام فعل سے جُدا ہو گیا ہے اور دوسری
مثال میں مضارع زمانۂ حال کے لئے ہے، اور تیسری مثال میں مضارع
منفی ہے اور ہر مضارع جو ان مثالوں کی صورتوں میں کسی ایک صورت پر
ہے اُس کی تاکید نہیں لائی جاتی، کیونکہ وہ جواب کی شرائط کو پورا نہیں کرتا ہے
اب اگر تم قسم (ب) پر غور کرو تو پہلی مثال کے شروع میں اِنْ شرطیہ
ما زائدہ میں مدغم دیکھو گے، اور دوسری مثال کے شروع میں لام امر اور
سری مثال کے شروع میں استفہام اور چوتھی مثال کے شروع میں نہی
یگا. نیز اس قسم کی مثالوں کا مضارع گو مؤکد ہے، اور مقابل کی مثالیں
مؤکد ہیں. لیکن باقی چیزوں میں دونوں برابر ہیں. اس بیان سے
ستنباط کیا جا سکتا ہے کہ ان حالات میں فعل کی تاکید جائز ہے.
قسم (ج) کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ان میں افعال امر مؤکد ہیں
ان کے مقابل میں غیر مؤکد. اس سے معلوم ہوا کہ فعل امر میں تاکید
د عدم توکید دونوں جائز ہیں.

قواعد

(۲۹۲) ماضی کو نونِ تاکید سے مؤکد نہیں کیا جاتا ہے.
(۲۹۳) مضارع کی تاکید لازمی ہے جبکہ وہ قسم کا جواب ہو، لام سے
صل ہو اور مستقبل و مثبت ہو.
(۲۹۴) مضارع کی تاکید جائز ہے اگر وہ ما میں اِنْ مدغمہ کے یا حرفِ

Marfat.com

طلب کے بعد آئے[1]

(۲۹۵) دو حالتوں میں مضارع کی تاکید ممنوع ہے، اول تو یہ وہ قسم کا جواب ہونے کی وجوب تاکید کے شرائط کی تکمیل نہ کرے، یہ کہ ان حروف کے بعد نہ آئے جن سے تاکید جائز ہو جاتی ہے۔

(۲۹۶) فعل امر کی تاکید جائز ہے۔

مشق

I مندرجہ ذیل افعال میں تاکید معلوم کرو اور اس کی وجہ بتاؤ:

قال أبو العباس السفّاحُ فِي إِحْدَى خُطَبِهِ: واللهِ لَأَعْمَلَنَّ اللَّيْلَ حَتَّى لَا تَنْفَعَ إِلَّا السِّنَّةُ، وَلَأَكْرِمَنَّ الخَاصَّةَ مَا أَمِنْتُهُمْ على العامة، ولَأُعْمِلَنَّ سيفي حَتَّى يَسُلَّهُ الحَقُّ، ولَأُعْطِيَنَّ حَتَّى لَا أَرَى للعطية مَوْضِعًا۔

II مندرجہ ذیل افعال کو مکمل جملوں میں اس طرح استعمال کرو کہ ان کا مؤکد لانا ضروری ہو جائے:۔

يَتَعَلَّمُ۔ تسافر۔ نُحْسِن۔ يُخْلِصُ۔ يتاجر۔ أسامح

III مندرجہ ذیل افعال کو اس طرح قسم کا جواب بناؤ کہ اس تاکید کا لانا ممنوع ہو جائے۔

---

[1] کلمات طلب میں امر، نہی، استفہام، عرض، تحضیض اور تمنی داخل ہیں

Marfat.com

IV مندرجہ ذیل افعال سے پہلے حروف استفہام یا نہی استعمال کرکے ان کے جملے بناؤ اور ان کے لئے تاکید لاؤ:۔

لَتشکرَنَّ ۔ أَرفُقُ ۔ نَبْذُل ۔ تَتَأَخَّر ۔ تُسْرِف

V مندرجہ ذیل مرکبات میں خالی مقام کو مضارع سے پُر کرو:۔

۱۔ (۱) تاللّٰہ ..... علی الیتیم (۵) وأبیک ..... الفقراء

(۲) وحقّک ..... إلی ادرِبا (۶) یمین اللّٰہ ..... الوعدَ

(۳) وشَرَفِی ..... المظلوم (۷) بما بیننا من وُدٍّ ..... قدرَک

(۴) وحقّ الوطن ..... شانَ الوطن (۸) وشرفِ العلم ..... فی طلب العلم

VI مندرجہ ذیل افعال کو مؤکد اور غیر مؤکد دونوں صورتوں میں جملوں میں استعمال کرو:۔

إعدِل ۔ سَامِحْ ۔ أَصْدُقْ ۔ صِل ۔ صُن ۔ حُبَّ

VII مندرجہ ذیل جملوں میں فعلوں پر تاکید لانا جائز کیوں نہیں ہے؟

یکتب محمد ۔ یشرب الجمل ۔ ینام الطفل ۔

یقرء التلمیذ ۔ یخرج الخادم ۔

VIII تین جملے ایسے بناؤ جن کے مضارع پر تاکید ضروری ہے، اور تین جملے ایسے بناؤ جن کے مضارع کو مؤکد لانا جائز ہو، اور تین جملے ایسے ہوں جن میں مضارع کو مؤکد لانا ممنوع ہو۔

Marfat.com

الدرس الثامن والثمانون

طريقة توكيد الافعال

(۲) افعال کی تاکید کا طریقہ

مثالیں:-

ملحوظہ:- ذیل کی پانچ ضمیروں کے مقابل "صَبَرَ" سے مضارع بناؤ، پھر اس مضارع پر لام تاکید با نونِ ثقیلہ داخل کرو اور بتلاؤ کہ ان پانچوں صورتوں میں فعل صحیح اور فعل ناقص میں کیا تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں؟

اَنْتَ	تَصْبِرُ	لَتَصْبِرَنَّ	تَدْنُوْ — لَتَدْنُوَنَّ
اَنْتُمَا	تَصْبِرَانِ	لَتَصْبِرَانِّ	تَدْنُوَانِ — لَتَدْنُوَانِّ
اَنْتُنَّ	تَصْبِرْنَ	لَتَصْبِرْنَانِّ	تَدْنُوْنَ — لَتَدْنُوْنَانِّ
اَنْتِ	تَصْبِرِيْنَ	لَتَصْبِرِنَّ	تَدْنِيْنَ — لَتَدْنِيَنَّ
اَنْتُمْ	تَصْبِرُوْنَ	لَتَصْبِرُنَّ	تَدْنُوْنَ — لَتَدْنُوُنَّ
اَنْتَ	تَقْضِي	لَتَقْضِيَنَّ	تَرْضَى — لَتَرْضَيَنَّ
اَنْتُمَا	تَقْضِيَانِ	لَتَقْضِيَانِّ	تَرْضَيَانِ — لَتَرْضَيَانِّ
اَنْتُنَّ	تَقْضِيْنَ	لَتَقْضِيْنَانِّ	تَرْضَيْنَ — لَتَرْضَيْنَانِّ
اَنْتَ	تَقْضِيْنَ	لَتَقْضِيْنَّ	تَرْضَيْنَ — لَتَرْضَيْنَّ
اَنْتُمْ	تَقْضُوْنَ	لَتَقْضُنَّ	تَرْضَوْنَ — لَتَرْضَوُنَّ

Marfat.com

تشریحات

تمہارے سامنے مثالوں کی چار قسمیں ہیں، پہلے میں فعلِ مضارع صحیح الآخر ہے، جو ضمیر مستتر سے منسوب اور ضمائر رفعی بارزہ سے متصل ہے اور وہ کبھی مؤکد ہے اور کبھی غیر مؤکد، اور پہلی مثال میں مضارع ضمیر مستتر سے متعلق ہے۔ (یا اسی طرح اسم ظاہر ہے) تو اس کو نون سے مؤکد کرکے اس کے آخر کو فتح پر مبنی کردیا جاتا ہے۔ ۔ ۔ دوسری مثال میں تم دیکھو گے کہ اگر مضارع الف تثنیہ سے متعلق ہو اور اُس کو نون سے مؤکد کیا جائے تو نون رفع (نون تثنیہ) کو حذف کرکے اُس کی جگہ نون ثقیلہ مکسورہ کو رکھا جاتا ہے۔ اور اگر فعل نونِ نسوہ (جمع مؤنث) سے متعلق (مثال نمبر۳) اور نونِ ثقیلۂ مکسورہ سے مؤکد کیا جائے تو الف فاصل کے ذریعہ نونِ نسوہ اور نون تاکید کو جدا کردیا جاتا ہے۔ اور اگر مضارع یائے مخاطبہ (مثال نمبر۴) سے متعلق ہو اور اُس کو نون کے ذریعہ مؤکد کیا جائے تو مشابہ نونوں کے یکے بعد دیگرے واقع ہوجانے کی وجہ سے نونِ رفع کو حذف کردیا جاتا ہے۔ بعینہٖ یہی عمل اس مضارع کے ساتھ بھی ہوگا جو واوِ جمع سے متعلق ہو۔

باقی تین قسموں میں افعالِ ناقص نظر آئیں گے، اور ہر فعل کی تاکید کا قاعدہ اپنے جیسے فعلِ صحیح کے مشابہ ہے، سوائے معتل بالالف کے کہ وہ ضمیر مستتر یا یا رمخاطبہ یا واوِ جمع سے ملی ہوئی ہو۔ کیونکہ پہلی صورت میں الف کو یا رسے بدل دیا جاتا ہے۔ اور یا رمخاطبہ متحرک بکسرہ باقی رکھی

Marfat.com

جاتی ہے، اور آخری دو صورتوں میں واو جمع متحرک بضمہ ہوگا اور ان تمام منکر صورتوں میں امر بالکل مضارع کی طرح ہے۔

قواعد

(۲۹۷) اگر مضارع کو نون کے ذریعہ مؤکد کیا جائے تو اس پر حسب ذیل قواعد جاری ہونگے

(الف) حالتِ رفعی کا ضمہ اور اس کا نون حذف کر دیا جاتا ہے۔

(ب) فعل یا اسم ظاہر ضمیر مستتر سے ملا ہوا ہو تو اُس کے آخر کو مفتوح کر کے فعل ناقص کے الف کو یاء سے بدل دیا جاتا ہے۔

(ج) مضارع جو الف تثنیہ سے متعلق ہو، اُس کے نونِ ثقیلہ کو مکسور کیا جاتا ہے۔

(د) اگر مضارع نونِ نسوۃ سے ملا ہوا ہو، تو الف دو نون تو نون کو جدا کرتا ہے۔ اور نونِ تاکید نونِ ثقیلۂ مکسورہ ہوتا ہے۔

(ھ) اگر مضارع یاء مخاطبہ یا واؤ جمع سے متعلق ہو تو واؤ یا یاء حذف کر دیا جاتا ہے سوائے معتل الف کی صورت میں جہاں مخاطبہ مکسورہ یا واؤ جمع مضمومہ کو باقی رکھا جاتا ہے۔

(۲۹۸) تاکید میں فعل امر مضارع کے مانند ہوتا ہے۔

مشق

I مندرجہ ذیل افعال کو مکمل جملوں میں استعمال کرو اور ان کے

Marfat.com

ایسے جملے ملاؤ جن کی وجہ سے اُنھیں مؤکد لانا جائز یا ضروری ہو:
تُعَظِّم - لِيُدْنِي - تَرْجُوْ - أَخْشَى - تَمْضِي -
تَسْمُوْ - تَنْهَى

II مندرجہ ذیل جملوں میں افعال کے تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث اور واحد حاضر مؤنث کے صیغے تحریر کرو، اور انھیں گردان کی شکل میں لکھو:-

(۱) لتحفظنّ شرف أبيك
(۲) لتشرين المجد بالإقدام
(۳) لتحسنون على الضعيف
(۴) لتنسين الإساءة

III مندرجۂ ذیل عبارت پہلے تثنیہ حاضر میں، پھر واحد مؤنث حاضر جمع مذکر و مؤنث میں تبدیل کرو:-

لئن ذهبت إلى الاسكندرية لترين جمالاً ورواءً، ولتبصرن عجبًا، ولتصبرن إلى مشاهد تهاكثيرًا.

IV مندرجہ ذیل جملوں میں فعلوں کو مؤکد استعمال کرو، اور بعد ازاں مؤکد و غیر مؤکد دونوں صورتوں میں ان کا وزن معلوم کرو:-

(۱) الآباء لا يقسون على أبنائهم.
(۲) الأمهات لا يقسون على أبنائهن.

Marfat.com

(۸۹) الدرس التاسع والثمانون

نِعْمَ وَبِئْسَ

نِعْمَ اور بِئْسَ

مثالیں

(۱) نِعْمَ الْقَائِدُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ.
خالد بن ولید عمدہ جرنیل ہیں۔

(۲) نِعْمَ مَصْدَرُ الْخِصْبِ نَهْرُ السِّنْدِ۔
دریائے سندھ سرسبزی کا سرچشمہ ہے۔

(۳) نِعْمَ وَطَنًا الْبَاكِسْتَان
پاکستان عمدہ وطن ہے۔

(۴) نِعْمَ مَا تَسْعٰى إِلَيْهِ الْكَسْبُ الْحَلَالُ
حلال کی کمائی بہترین چیز ہے جس کے لئے تم جد و جہد کرتے ہو۔

(۵) بِئْسَ الْخُلُقُ الْكَذِبُ۔
جھوٹ بدترین عادت ہے۔

(۶) بِئْسَ جَلِيْسُ السُّوْءِ النَّمَّامُ
چغل خور برا ساتھی ہے۔

(۷) بِئْسَ سِلَاحًا الْوِشَايَةُ۔
چغل خوری برا ہتھیار ہے۔

Marfat.com

(۴) بِئْسَ مَاتَتَّصِفُ بِهِ الْكَسَلُ
سستی بُرا وصف ہے جسے تم اختیار کرتے ہو۔

---

(۱) حَبَّذَا جَوُّ كشمير
کشمیر کی فضا بہت خوب ہے۔
(۲) لاحَبَّذَا السُّرْعَةُ الطَّائِشَةُ
بیوقوفانہ جلد بازی عمدہ نہیں ہے۔

تشریحات

پہلی چار مثالوں کے شروع میں فعل "نِعْمَ" ہے، جو فعل ماضی جامد ہے یعنی جس سے نہ مضارع آتا ہے اور نہ امر یہ مدح کو ظاہر کرتا ہے، اور دوسری چار مثالیں فعل "بِئْسَ" سے شروع ہوتی ہیں، جو فعل ماضی جامد ہے اور مذمت کو ظاہر کرتا ہے۔ ان آٹھوں مثالوں میں فاعل معرف باللام ہے (مثال ۱) یا اس کی طرف مضاف ہے (مثال ۲) یا ضمیر مستتر ہے جس کی تشریح تمیز سے ہوتی ہے (مثال ۳) یا کلما ہے (مثال ۴) اب اس فاعل سے آگے بڑھنے پر تمہیں ہر جملہ میں ایک اسم مرفوع نظر آئیگا جو "مخصوص" بمدحت یا بہ مذمت ہے۔ اور جس پر خبر کا اعراب آیا ہے۔ کیونکہ اس کا مبتدا لازماً محذوف ہے جس کی تقدیر "الممدوح یا المذموم" ہے۔ فعل کے اس مخصوص کو اس طرح پر مقدم کرنا بھی جائز ہے: خالِدُ بْنُ الوليد نِعْمَ القائد" لیکن اس صورت میں اسم مخصوص مبتدا

Marfat.com

ہو جائے گا، اور اگلا جملہ اس کی خبر

اب آخری مثالوں پر نظر ڈالنے پر تم کو معلوم ہو گا کہ ان میں دو افعال "حبّذا اور لاحبّذا" ہیں جو "نِعْمَ اور بِئْسَ" کی طرح استعمال ہوتے ہیں، اور ذا ان میں اسم اشارہ فاعل ہے جس کے بعد "اسمائے مخصوص" یہ مدح یا مخصوص بہ مذمت" ہیں۔

قواعد:-

(۲۹۹) فعل "نِعْمَ" مدح کے لئے ہے اور فعل "بِئْسَ" مذمت کے لئے اور لازمی ہے کہ اِن دونوں کے فاعل پر الف لام آئے یا وہ معرف بالف لام کی طرف مضاف ہو، یا وہ لازماً ایک ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ ہو، یا وہ کلمۂ 'ما' ہو۔

(۳۰۰) اگر اسم مخصوص فعل کے بعد آئے تو مبتدا محذوف لازمی کی وجہ سے اس پر خبر کا اعراب آتا ہے یا اس پر مبتدا کا اعراب آئیگا اور جملہ ماقبل اس کی خبر ہو گا، اور اگر فعل پہلے آئے تو اس پر صرف مبتدا ہی پر اعراب آئے گا۔

مشق

1. مندرجہ ذیل جملوں میں نعم و بئس کا فاعل اور المخصوص معلوم کرو:-

(۱) نِعْمَ الفارِسُ عَمرٌو (۲) نِعْمَتْ أمُّ المؤمنين عائشةُ

Marfat.com

(٣) بِئْس مَصِيرُ الأشرار السَّجُونُ -
(٤) نِعْمَ مَسْلاةً كُتُبُ الأَدَب
(٥) الإسراف بِئْس مايتصف به المرْء
(٦) نِعم شاهدةً عَلىٰ مَجْدِ مِصْرالأَهْرامُ
(٧) نِعم صديقًا الكتابُ -
(٨) بِئس رجلاً من يعتمد على سواه -
(٩) المزاحُ يُورث الندم فبئس العادة
(١٠) كان عُمرُ عادلاً فنعم الخليفةُ
(١١) الاسكندرية نعم المَصِيفُ -
(١٢) تنزهت فى الجزيرةِ فنعم المتُنزّه .

II مندرجہ ذیل جملوں میں فاعل اور المخصوص کی وضاحت کرو۔

(١) حَبَّذَا القناعَةُ مع الجدّ -
(٢) لاحَبَّذَا يَوْمٌ لاتعمل فيه خيراً
(٣) حبذا المخترعون .
(٤) لاحبذا احلساءُ السوء

III - مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ کو المخصوص سے پُر کرو۔

(١) نعم راس الأُسرة المحمديّة .....
(٢) بئس ما تعامل به والديك .....
(٣) نعم ما يَعْمل الطبيب .....

Marfat.com

(۴) نعم الخليفة الاوّل .....

(۵) بئس شرابا .....

(۶) بئس الخُلُقُ .....

IV خالی جگہ کو ترتیب وار نعم اور بئس کے تمام اقسام کے فاعل سے پُر کرو : ۔

(۱) نعم ..... الصانع المُجيد

(۲) نعم ..... أبو الهَوْل

(۳) نعم ..... المَدْرَسة

(۴) نعم ..... خدمة الوطن

(۵) بئس ..... خُلفُ الوعد

(۶) بئس ..... صديق الرَّخاء

(۷) بِئس ..... الأثرة

(۸) بِئس ..... الكتب المضدة للأخلاق

V۔ مندرجہ ذیل کلمات کو نِعم یا بِئسَ کا فاعل بنا کر استعمال کرو:

مايُؤدّى الى الشرّ	المطيع	أم الكبائر
مُنقِذ والمرضى	العار	ماتُنبِتَ أرض مصر

Marfat.com

(۹۰)

الدرس التسعون

فعلا التعجب

تعجب کے دو افعال

(ملحوظہ: مثلہ ذیل میں خط کشیدہ افعال پر غور کرو اور بتلاؤ کہ ان میں کیا خصوصیات ہیں، اور ان سے افعال تعجب کس طرح بنائے جاتے ہیں؟)

مثالیں:-

ما أعْدَلَ القاضِيَ!	أعْدِلْ بِهِ!
قاضی کس قدر منصف ہے!	
مَا أَنْقَى الْمَاءَ!	أَنْقَ بِهِ!
پانی کس قدر صاف ہے۔	

ما أشَدَّ ازدِحامَ المَلْهَى!	أشْدِد بازدحامِهِ
تماشا گاہ میں کس قدر زیادہ بھیڑ ہے؟	
مَا أَصْعَبَ كَوْنَ الدَّوَاءِ مُرًّا!	أَصْعِبْ بِكَوْنِهِ مُرًّا
دوا کا تلخ ہونا کس قدر گراں ہے!	
ما أشَدَّ خُضْرَةَ الزَّرْعِ	أشْدِدْ بِخُضْرَتِهِ
کھیتی کس قدر سرسبز ہے!	

Marfat.com

۳	مَا أَقْبَحَ أَنْ يُعَاقِبَ الْبَرِيءَ!	أَقْبِحْ بِأَنْ يُعَاقَ
	بیگناہ کو سزا دینا کس قدر بُرا ہے۔	
	مَا أَضَرَّ أَلَّا يَصْدُقَ الصَّانِعُ!	أَضِرَّ بِأَلَّا يَصْدُ
	کس قدر مضر ہے کہ کاریگر سچ نہ بولے!	

تشریحات :-

اگر تم قاضی کے عدل اور بانی کی صفائی پر اظہار تعجب کا ارادہ کرو تو اسی فعل سے جس سے کہ تم تعجب کا ارادہ کر رہے ہو "مَا أَفْعَلَ" یا "أَفْعِلْ بِهِ" کے وزن پر افعال تعجب بنا لو:-

اگر تم قسم اول کی دونوں مثالوں کے افعال تعجب پر غور کرو تو تم کو معلوم ہوگا کہ وہ دونوں افعال ، ثلاثی ، تامہ مبنی مثبت مبنی معروف اور متصرف ہیں، ان کی صفت "اَفْعَل" کے وزن پر نہیں آتی ہے! تفاوت کے قابل ہیں یعنی اپنے موصوف کے ساتھ مدارج میں بدلتے رہتے ہیں چنانچہ عدل کی صفت لوگوں میں کسی ایک درجہ پر نہیں ہوتی اور نہ ہی مختلف پانیوں کی صفائی کسی درجۂ واحد پر ہے بخلاف فِنیً و مات کے کہ وہ دونوں تفاوت کے قابل نہیں وہ آٹھ شرطیں ہیں کہ جب کسی فعل میں پائی جائیں تو تم اس کو بلا براہ راست "مَا أَفْعَلَ" یا "أَفْعِلْ بِهِ" کے وزن پر ڈھال سکتے ہو۔

اب اگر تم قسم دوم کی مثالوں پر نظر ڈالو تو تم دیکھو گے کہ وہ

Marfat.com

ازدحام، کون اور خضرۃ پر مشتمل ہیں۔ جن سے افعال اِزْدَحَمَ کَانَ اور خَضِرَ نکلے ہیں۔ اور چونکہ ان میں سے ہر ایک فعل مذکورہ آٹھ شرطوں کا۔ جامع نہیں ہے اس لئے اِن براہ راست فعل تعجب بنا کر تعجب کا اظہار نہیں کیا جا سکتا، جیسے کہ تم مثالوں میں دیکھ رہے ہو۔ اس لئے ہم نے "مَا أَشَدَّ" اور "أَشْدِدْ بِهِ" کے ذریعہ سے فعل تعجب بنا کر اس کے بعد فعل کے مصدر صریح کو استعمال کیا ہے اور اس کی بجائے ہم مصدر مؤول کو بھی لا سکتے ہیں۔

قسم دوم کی مثالوں پر نظر ڈالنے پر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ فعل مبنی مجہول یعاقب سے ہم براہ راست فعل تعجب نہیں بنا سکتے، اور نہ فعل منفی "لَا یَصْدُقُ" سے اس لئے ہم نے فعل تعجب بنانے کے لئے کچھ مدد لی ہے، وہ اس طرح پر کہ اس کے بعد صرف فعل کا مصدر مؤول لایا گیا ہے۔ کیونکہ اگر ہم مصدر صریح لائیں تو سامع پر یہ ظاہر نہ ہو سکتا کہ ہم فعل (مبنی) مجہول یا منفی کی کسی صفت پر تعجب کر رہے ہیں۔

قواعد

(۳۰۱) تعجب کے اظہار کی دو شکلیں ہیں "مَا أَفْعَلَهُ" اور "أَفْعِلْ بِهِ"

(۳۰۲) اس فعل کے لئے جس سے براہ راست تعجب کا اظہار کیا جائے یہ شرائط ہیں کہ وہ ثلاثی ہو، تام ہو، مثبت ہو، مبنی معروف ہو، متصرف ہو، اس کی صفت أَفْعَلُ کے وزن پر نہ آئے اور وہ تفاوت کے قابل ہو۔

(۳۰۳) اگر فعل غیر ثلاثی یا ناقص ہو یا اس کی صفت "أَفْعَلُ" کے وزن

Marfat.com

برآ لے تو "مَا أَشَدَّ" یا "أَشْدِدْ" یا ان کے مشابہ الفاظ کے ذریعہ ہم فعل تعجب بناتے ہیں۔ اور اس کے بعد اس کا مصدر صریح یا مصدر مؤوّل لاتے ہیں۔

(۳۰۴) اگر فعل مبنی مجہول ہو یا منفی ہو تو اس سے فعل تعجب کو "مَا أَشَدَّ" یا "أَشْدِدْ" یا ان کے مشابہ الفاظ کی مدد سے بنا لیتے ہیں اور اس کے بعد اس کا مصدر مؤوّل لاتے ہیں۔

(۳۰۵) فعل جامد سے تعجب ہرگز نہیں بنایا جاتا ہے۔ اور نہ اس فعل سے جس کے معنی میں کوئی تفاوت نہ ہو[1]

---

[1] یہ بات بیان کی جا چکی ہے کہ جب معنی میں تفاوت نہ ہو تو اس سے تعجب نہیں بنایا جاتا، سوائے اس کے کہ اس سے وصف زائد مراد لیا جائے مثلاً "مَا أَجْمَعَ مَوْتَهُ" اور "أَجْمِعْ بِمَوْتِهِ"

Marfat.com

(۹۱)

الدرس الحادی والتسعون

تانیث الفعل للفاعِل

فاعل کے فعل کی تانیث

ملحوظہ: بتلاؤ کہ فاعل کس قسم کا ہے، اور فعل اپنے فاعل سے متصل ہے یا منفصل، اور مذکر ہے یا مؤنث؟

مثالیں:-

۱ سَافَرَتْ فَاطِمَةُ — فاطمہ نے سفر کیا۔
۱ تَعُوْدُ زَيْنَبُ — زینب واپس آئیگی۔
۲ اَلشَّمْسُ تَطْلُعُ — سورج نکل رہا ہے۔
۲ اَلْحَرْبُ اِنْتَهَتْ — جنگ ختم ہوگئی۔
۳ سَافَرَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ أَوْ سَافَرَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ — فاطمہ نے آج سفر کیا۔
۳ تَعُوْدُ غَدًا زَيْنَبُ أَوْ يَعُوْدُ غَدًا زَيْنَبُ — زینب کل واپس جائیگی۔
۴ تَطْلُعُ الشَّمْسُ أَوْ يَطْلُعُ الشَّمْسُ — سورج نکلتا ہے

Marfat.com

۴	اِنْتَهَتِ الْحَرْبُ	أو	اِنْتَهَى الْحَرْبُ لڑائی ختم ہوگئی
	جَاءَتِ الْغِلْمَانُ	أو	جَاءَ الْغِلْمَانُ لڑکے آئے
۵	بَكَتِ الثَّوَاكِلُ	أو	بَكَى الثَّوَاكِلُ بچوں کی مائیں بچوں کے مرنے میں رو رہی ہیں

تشریحات :-

(۱) قسم اول میں فاعل مؤنث حقیقی کو ظاہر کرتا ہے، اور وہ فعل سے بلا کسی فاصل کے ملا ہوا ہے، اور اس کے لئے فعل مؤنث لایا گیا ہے، اور ایسی صورت میں اُس کا مؤنث لانا واجب ہے۔

(۲) قسم دوم کی مثالوں کو دیکھنے سے تمہیں معلوم ہوگا کہ یہ فعل مؤنث ہے، اور فاعل ایک ضمیر ہے جو پہلی مثال میں الشمس کی طرف اور دوسری مثال میں اَلْحَرْب کی طرف عود کر رہی ہے اور یہ دونوں مؤنث غیر حقیقی ہیں، لیکن عربوں نے ان کا شمار اسماء مؤنث میں کیا ہے۔ اس لئے ان کو **مؤنث مجازی** کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی مثالوں میں جہاں فاعل ضمیر ہو اور مؤنث مجازی کی طرف عود کرے تو فعل کی تانیث بھی لازمی ہو جاتی ہے۔

(۳) لیکن تیسری قسم کی مثالوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ فاعل مؤنث حقیقی ہے لیکن وہ اپنے فعل سے جدا ہو گیا ہے۔ ایسی صورت میں فعل کی تا

Marfat.com

تذکیر دونوں جائز ہیں۔

(۴) چوتھی قسم میں تم دیکھو گے کہ فاعل ظاہر اور مؤنث مجازی ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس کا فعل کبھی تو مؤنث ہے اور کبھی غیر مؤنث اس سے ظاہر ہے کہ یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

(۵) پانچویں قسم میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ فاعل جمع مکسر ہے اور اس صورت میں بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ فعل کی تانیث و تذکیر دونوں جائز ہیں

قواعد:

(۳۰۶) فعل لازماً مؤنث آئے گا۔

(الف) اگر فاعل مؤنث حقیقی اور فعل سے متصل ہو۔

(ب) اگر فاعل ضمیر ہو اور مؤنث مجازی کی طرف عود کرے۔

(۳۰۷) فعل مذکر اور مؤنث دونوں آ سکتا ہے۔

(الف) اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو اور اپنے فعل سے متصل نہ ہو

(ب) اگر فاعل اسم ظاہر مؤنث مجازی ہو

(ج) اگر فاعل جمع تکسیر مذکر ہو یا مؤنث۔

مشق

I مندرجہ ذیل عبارت میں تانیث کے احکام کی مع وجوہات تشریح کرو۔

جَلَسَتْ للشعراء سَكِينَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ. وَنَقَدَتْ

Marfat.com

اَشعارهم نَقْدَ البَصِيْر بصناعة الكلام، وكانت سَكِيْنَة
إِذَا رأَتْ رأْيًا خَضَعَ رجَال القِعر لما ترى، وقد باجت
سوق الأَدب فى ذٰلك العصر وازدهت، ورجل الأمراء
يَشْتَرُوْنَ الذهب والفضة على الشعراء؛ فتسابق المجيدون
وكان من أثر ذلك رَفْعُ اللغة وإعلاء شأنها۔

II مندرجۂ ذیل اسماء کو افعال کا فاعل اس طرح بناؤ کہ کبھی تو فعل کا مؤنث لانا ضروری ہو جائے اور کبھی جائز ہو جائے:-

سُعاد - سَلْمٰی - التلمیذ - البنت - المعلمة - عائشة

III مندرجۂ ذیل مؤنث مجازی کو مبتدا بنا کر ان کی خبر جملۂ فعلیہ لاؤ:-

اليَدُ - السِّنُّ - الإِصْبع - الأرض - الأذن - العين

IV مندرجہ ذیل مؤنث مجازی کو فعل بناؤ، اور ان کے ساتھ فعل کو مؤنث لانے کے احکام کی تشریح کرو

الرِجْل - الكأس - السَّاق - النار - القَدَم - الضِلع

V۔ مندرجہ ذیل کلمات کو فاعل بناؤ اور ان کے ساتھ فعل مؤنث لانے کے احکام بتاؤ:-

الجنود - العلماء - المهندسون - الأوانس

VI مندرجہ ذیل، فعال کے فاعل اس طرح لاؤ کہ کبھی مذکر ہوں اور کبھی تثنیہ اور جمع ہوں۔ کبھی جمع مذکر سالم

قامر - نهض - ينجح - سَلْعَدَ - يَهْتِف

Marfat.com

الدرس الثانی والتسعون

نائب الفاعِل

إِذَا كَانَ ظَرْفًا أَوْ جَارًّا وَمَجْرُورًا وَمَصْدَرًا

نائب فاعل

جبکہ ظرف یا جار مجرور یا مصدر ہو

ملحوظہ: بتلاؤ کہ فعل میں مجہول کے نائب فاعل اور مفعول پر کیا کیا اعراب آتے ہیں؟

مثالیں:-

نُقِلَ الْخَبَرُ — خبر نقل کی گئی

یُظَنُّ الْقِطَارُ مُتَأَخِّرًا — ریل کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ دیر میں آئیگی۔

أُعْلِمَ عَلِيٌّ الْيَأْسُ مُضِرًّا — علی کو بتایا گیا کہ ناامیدی نقصان دہ ہے۔

* * * * * *

سُهِرَتْ لَيْلَةٌ قَمْرَاءُ — چاندنی رات میں بیدار رہا گیا

سُكِتَتْ سَاعَةُ الْامْتِحَانِ — امتحان کے وقت خاموشی چھاگئی۔

يُمْشَى أَمَامَكَ — تمہارے سامنے چہل قدمی کی جاتی ہے۔

* * * * * *

ذُهِبَ إِلَى مَنْزِلِكَ — تمہارے گھر گئے۔

Marfat.com

۳ فُرِحَ بِنَجَاحِ أَخِي — میرے بھائی کی کامیابی پر خوشی منائی گئی۔
يُجْلَسُ فِي الْحَدِيقَةِ — باغ میں بیٹھا جاتا ہے۔

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

۴ يُسْجَدُ سُجُودُ الْخَاشِعِينَ — عاجزوں کی طرح سجدہ کیا جاتا ہے۔
يُزْدَحَمُ ازْدِحَامٌ شَدِيدٌ فِي الْأَسْوَاقِ — بازاروں میں سخت بھیڑ ہوتی ہے۔
هُجِمَ هُجُومٌ عَنِيفٌ — بہت سخت حملہ کیا گیا۔

تشریحات :۔

قسم اول کی مثالیں افعال متعدی مبنی مجہول پر مشتمل ہیں۔ پہلی مثال میں مفعول بہ فاعل کی نیابت کر رہا ہے، اور دوسری دو مثالوں میں بھی مفعول ہی فاعل کی نیابت کر رہا ہے۔ اور اس کے علاوہ دیگر اسمار منصوب ہیں۔

اگر ہم بقیہ تینوں قسموں کے افعال پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ بھی مبنی مجہول ہیں، اور یہ ایک ایسی بات ہے کہ پچھلے اسباق میں ہم نے جو پڑھا ہے اُس کے برخلاف معلوم ہوتی ہے، یعنی فعل متعدی ہی مبنی مجہول ہے تو بتلاؤ کہ اس جدید مسئلہ کی کیا شرائط ہیں؟

چنانچہ اب ہم اسی بات پر غور کریں گے :۔

قسم دوم میں نائب فاعل پر نظر ڈالنے پر تم کو معلوم ہوگا کہ ظرف مختص یا متصرف، اور اسی کو ظرف مختص کہا جاتا ہے۔ پھر تم دیکھو گے کہ لَيْلَةَ، سَاعَةَ، امام ایسے ظروف ہیں کہ جن کا اپنے استعمال میں منصوب ہونا ضروری نہیں، بلکہ وہ بعض اوقات مرفوع یا مجرور بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ اور اس

Marfat.com

ظروف متصرفہ کہا جاتا ہے۔ (۱)

قسم سوم میں نائب فاعل جار مجرور ہے، اور آخری گروہ میں مصدر مختص متصرف ہیں کیونکہ عرب ان پر نصب کا التزام نہیں کرتے ہیں۔ (۲)

قواعد:

(۳۰۸) اگر فعل ایک سے زیادہ مفعولوں کے لئے متعدی ہو، اور مبنی مجہول ہو تو مفعول اول فاعل کی نیابت کرتا ہے، اور اس کے سوا باقی ماندہ حصّہ منصوب رہتا ہے۔

(۳۰۹) فعل لازم مجہول بن جاتا ہے جبکہ نائب فاعل جار مجرور یا ظرف اور مصدر دونوں مختص و متصرف ہوں،

(۳۱۰) نائب فاعل کے لئے فاعل کے جملہ سابقہ قواعد برقرار رہتے ہیں۔

مشق

I مندرجہ ذیل عبارات کو مجہول میں تبدیل کرو اور نائب فاعل بتاؤ

یسکن الفلاح الباکستانی داراً صغیرۃً مبنیۃً باللّبن، ویشربُ الماءَ الکَدِرَ، ویَعیش عیشۃً قلیلۃً الکُلفۃِ، وقد عَمِدَتِ

---

(۱) ظرف غیر متصرف کو ظرفیت یا ظرفیت اور من جار کی وجہ سے ہمیشہ نصب آتا ہے، مثلاً قط۔ عوض۔ بین۔ بینما قبل۔ بعدُ۔ لدی۔ اور عند

(۲) مصدر غیر متصرف مثلاً سُبحان و معاذ وغیرہ۔

Marfat.com

الحكومة الآنَ إلى العناية بشأنِهِ وهو كريمٌ بالفطرة، إذا نَزل بفِنائِهِ ضَيفٌ سقاه اللَّبنَ، أو أطعمَهُ الجُبنَ، أو ذبح له دَجاجَةً ما دام يقيم الضيفُ اليومَ واليومين من غير أن يحسَّ تهاوُنًا في اكرامِه، وهو شَديدُ الغيرةِ قد يبذُلُ حياتَهُ لإنقاذ شرفِهِ، والقُطنُ عمادُ ثروته، فاذا عَلِمَ أنَّ ثمنَ القطن مرتفعٌ، فَرِح نهارَه وطربَ ليلَه.

II مندرجہ ذیل افعال کو مجہول میں تبدیل کرو۔

(١) ما اكرمتُ إلَّا إيّاكَ

(٢) أدّبني ربي فأحسن تأديبي.

(٣) أشكرُكَ

(٤) إيّاكَ نَعبدُ

(٥) تريدون أن تنالوا الغاية

(٦) صُمنا رمضان

(٧) سائرُ الصديقِ على الطائرِ الميمون

(٨) قاضَى الدائنُ مدينهُ

III مندرجہ ذیل افعال کو مجہول میں تبدیل کرو، اور ان کا نائب فاعل جار مجرور لاؤ:-

سمَح - نَدِم - جال - عكَف - خَفِيَ - نَفَر - قَسا

Marfat.com

۶ مندرجہ ذیل افعال کو مجہول میں تبدیل کرو، اور نائب فاعل اسم ظرف لاؤ:-

بَرَقَ - صاح - خَشَعَ - وَثَبَ - سَقَطَ - جَمَدَ

۷ مندرجہ ذیل افعال کو مجہول میں تبدیل کرو، اور نائب فاعل مصدر لاؤ:-

زَلَّ - عَطِشَ - أَقْبَلَ - شَبِعَ - نَأَرَ - قَعَدَ - جَاعَ -

۸ تین جملے ایسے تحریر کرو جن میں افعال مجہول متعدی بدو مفعول ہوں۔ نیز تین جملے ایسے تحریر کرو جن میں افعال لازم مجہول ہوں، پہلے جملے میں نائب فاعل ظرف ہو، دوسرے میں جار مجرور، اور تیسرے میں مصدر نائب مفعول ہو۔

Marfat.com

الدرس الثالث والتسعون (۹۳)

المبتدأ والخبر

(۱) المبتدأ إذا كان نكرة

مبتدا اور خبر

(۱) مبتدا جب نکرہ ہو

ملحوظہ: بتلاؤ کہ امثلۂ ذیل میں مبتدا کس نوعیت کا واقع ہوا ہے؟

مثالیں

عَلِيٌّ مُهَذَّبٌ — علی شائستہ ہے۔

اَلزِّرَاعَةُ عِمَادُ الثَّرْوَةِ — زراعت دولت کی بنیاد ہے۔

أَنْتَ مُجِدٌّ — تم محنتی ہو

۱ هٰذِهٖ مَنَارَةُ الْاَسْكَنْدَرِيَّةِ — یہ اسکندریہ کا منارہ ہے۔

اَلَّذِيْ اَعْجَبَنِيْ فِيْ لِبَاكِسْتَانَ نِظَامُهَا: جو چیز پاکستان میں مجھے پسند آئی وہ اس کا انتظام ہے

صَاحِبُ الْحَاجَةِ مُوْلَعٌ بِاِنْجَازِهَا: ضرورت مند اپنی ضرورت کے پورا ہونیکا دلدادہ ہے

ملحوظہ: بتلاؤ کہ اگر مبتدا نکرہ واقع ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

Marfat.com

مَا مُجْتَهِدٌ غَائِبٌ محنتی غائب نہیں ہے ؟
هَلْ كَرِيمٌ يُغِيثُ الْمَلْهُوفَ ؟ کیا کوئی فیاض مصیبت زدہ کی دادرسی کریگا ؟
طَالِبُ اِحْسَانٍ وَاقِفٌ احسان کا طالب کھڑا ہے ۔
زَهْرَةٌ صَفْرَاءُ ذَبُلَتْ زرد پھول مرجھا گیا
فِيكَ شَمَمٌ تمہارے اندر غیرت ہے ۔
عِنْدِي كِتَابٌ میرے پاس کتاب ہے۔

تشریحات :-

قسم اول کی تمام مثالیں مبتدا اور خبر پر مشتمل ہیں، ان میں سے ہر ایک مبتدا یا خود معرفہ ہے یا معرفہ کی طرف مضاف ہونے سے معرفہ ہو گیا ہے۔ مبتدا کی یہ معرفیت دراصل اسی وجہ سے ہے کہ تم جس بات کی خبر دو وہ ایک متعین اور معروف شے ہو۔

قسم (ب) کی بھی تمام مثالیں مبتدا اور خبر پر مشتمل ہیں اور تمام مثالوں میں مبتدا نکرہ واقع ہوا ہے ۔ لیکن تم، کو غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ مبتدا سے پہلے نفی یا استفہام آیا ہے جس کی وجہ سے نکرہ عمومیت کا فائدہ دیتا ہے ۔ اور وہ نکرہ یا صفت کی طرف مضاف ہونے یا موصوف ہونے یا خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مخصوص ہو گیا ہے ۔ خبر مقدم جار مجرور ظرف کی صورت میں ہو گی

فائدہ :

(۱۱۳) مبتدا اصل میں معرفہ ہوا کرتا ہے، لیکن جب عمومیت کو ظاہر کرے

Marfat.com

تو نکرہ بھی واقع ہوتا ہے مثلاً اس سے پہلے نفی یا استفہام آجائے
یا وہ نکرہ کی طرف مضاف ہوکر یا موصوف بن کر مخصوص ہوجائے یا
ظرف یا جار مجرور کی صورت میں اس کی خبر مقدم ہوجائے

مشق

I۔ مندرجہ ذیل عبارت میں معرفہ اور نکرہ مبتدا کو الگ الگ کرو:۔
السيّاراتُ كثيرة بالمدن والقرى، ولها منافعُ وفيها
مضارُّ، والسببُ فى كثرةِ كوارثِها جُرأة السائقين
وتهاونُهم وقد كتبت الصُّحُف فى ذلك كثيرا، فما
أحدٌ سمع، ولا مجازفٌ ثاب الى رشده، ففى كلّ يوم
حادثة، وبكل مكان كارثة، والواجب، أن توضع
قوانين شديدة؛ ففى الصّرامة حزم، وفى الحيطة سلامة

II مندرجہ ذیل اسماء کو مبتدا بنا کر ان کی خبریں ہر قسم کی استعمال کرو:۔
الصديقان۔ القاهرة۔ السفينة۔ الباعة۔ البنات۔
المخترعُون

III مندرجہ ذیل اسماء کو مبتدا کی صورت میں استعمال کرو:۔
غلام۔ کتاب۔ فتاة۔ رجال۔ سیدات۔ نجمان۔

IV مندرجہ ذیل خبروں کے لئے مبتدا نکرہ استعمال کرو:۔
فى الدار۔ فوق الشجرة۔ على المائدة۔ أمام المدرسة

Marfat.com

حول المنزل

۷۔ مندرجہ ذیل اسمائے نکرہ کی کبھی صفات کے ذریعے اور کبھی اضافت کے ذریعہ تخصیص کرو، اس کے بعد انھیں مبتدا بنا کر ان کی خبریں تحریر کرو۔
كراسة - حقيبة - غصن - حصان - سيّارة - تلميذ.

VI ، ایسے چھ جملے تحریر کرو جن میں مبتدا نکرہ ہو اور ان میں نکرہ کو مبتدا لانے کی تمام شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی تمام قسمیں استعمال کرو۔

Marfat.com

الدرس الرابع والتسعون (۹۴)

مَواضِعُ حَذْفِ المبتدا وجُوبًا

(۲) مبتدا کے لازماً محذوف ہونے کے مقامات

مثالیں:

۱
نِعْمَ الفاتحُ صلاح الدّین — صلاح الدین اچھے فاتح تھے
نِعْمَتِ الأُمّ أسماءُ بِنْتُ أَبِی بَکْرٍ: اسماء بنت ابوبکر اچھی ماں تھیں
بِئْسَ الخُلُقُ خُلْفُ الْوَعْدِ: وعدہ خلافی بری عادت ہے۔

۲
اِقْتَدِ بِعُمَرَ العَادِلِ — حضرت عمر کی پیروی کرو، جو انصاف کرنے والے تھے۔
اِجْتَنِبِ اللَّئِیمَ الخَسِیسَ: کمینہ کنجوس سے بچو۔
تَصَدَّقْ عَلَی الفَقِیرِ المِسْکِینِ: غریب فقیر کو خیرات دے۔

ثَبَاتٌ فِی شِدَّتِی — میرا کام سختی پر قائم رہنا ہے۔
عَفْوٌ وَاسِعٌ — میری عادت وسیع معافی دینا ہے
صَبْرٌ جَمِیلٌ — میرا کام اچھی طرح صبر کرنا ہے

Marfat.com

فِی ذِمَّتِی لَأَخْلَعَنَّ رِدَائَ الْکَسَلِ
یہ میرے ذمے ہے کہ میں سستی کی چادر کو اُتار پھینکوں گا۔
فِی عُنُقِی لَأَبْذُلَنَّ کُلَّ جُھْدِی
یہ میرے ذمے ہے کہ میں اپنی پوری کوشش صرف کردوں گا۔
فِی عُنُقِی لَأُکْرِمَنَّ الْغَرِیْبَ
یہ میری گردن پر ہے کہ میں مسافر کی ضرور عزت کروں گا۔

شرح:

۱۔ قسم اول کی مثالیں دیکھنے پر تم کو معلوم ہوگا کہ نِعْمَ اور بِئْسَ مشتمل ہیں۔ نِعْمَ اور بِئْسَ کے اسم مخصوص ہیں، دو قسم کے اعراب جائز ہیں: اول تو یہ کہ ان پر مبتدا محذوف کے خبر کا اعراب آئے، اور دوسرے یہ کہ ان پر مبتدا کا اعراب آئے۔ اور جملہ ماقبل ان کی خبر ہو۔ اگر ان پر مبتدا محذوف کی خبر کا اعراب جاری ہو، تو اس صورت میں مبتدا لازماً محذوف ہوگا۔ مبتدا کے محذوف ہونے کی یہ ایک صورت ہوئی۔

۲۔ قسم دوم کے آخر میں صفات مرفوع نظر آئیں گی جیسے عادل، سیس اور مسکین۔ اور یہ بات ضروری ہے کہ ہر صفت اعراب میں اپنے موصوف کے مطابق ہو۔ لیکن یہاں موصوف کی تعیین کے لئے ان صفات کا ذکر ہی غیر ضروری ہے۔ بلکہ غرض صرف تعریف یا مذمت یا ترحم سے ہے۔ اس لئے یہ صفات اپنے موصوف سے الگ ہوگئی ہیں، اور اپنے مبتدا محذوف کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

Marfat.com

۳۔ تیسری قسم کی مثالوں میں ہر ایک کے شروع میں ایک مصد
نیز پہلی مثال کے معنی "امری ثبات فی شئ کی" ہے۔ لہٰذا "ثبا
مبتدا محذوف کی خبر ہوئی۔ دوسری دونوں مثالوں کے متعلق بھی ا
طرح سے کہا جائیگا، اور یہ بھی وہ مقام ہے جہاں مبتدا لازماً محذوف ہو

۴۔ قسم چہارم کی مثالوں میں ہر ایک کے شروع میں وہ چیز نظر آئیگی
جو قسم کے مفہوم میں ہے کیونکہ ہر مثال میں مضارع پر لام قسم داخل ہو
چنانچہ پہلی مثال کا اصل مفہوم یہ ہوگا "فی ذمتی یمین" تو اس طرح
خبر مقدم ہوئی، اور "یمین" مبتدا مؤخر۔ لہٰذا یہ بھی ایک صورت ہوئی جہ
مبتدا لازماً محذوف ہوتا ہے۔

قاعدہ:

(۳۱) جا. مقامات پر مبتدا کا محذوف کرنا لازمی ہے
(الف) اگر اس کی خبر نعم اور بئس کا اسم مخصوص ہو۔
(ب) اگر اس کی خبر تعریف یا مذمت یا ترحم کے لئے بطور
الگ کر دی گئی ہو۔
(ج) اگر اس کی خبر ایک مصدر ہو جو اپنے فعل کی نیابت کر
(د) اگر اس کی خبر قسم کے معنی میں ہو۔

مشق

۱ مندرجۂ ذیل عبارات میں وہ مبتدا بتاؤ جس کا حذف ہونا ضر

Marfat.com

ہوگیا ہے، اور وہ کیوں حذف کیا گیا

نِعْمَ الصديقُ الوَفِيُّ فِي الشدّةِ، الذّى يَهَبُ لكَ مرتّتَه الصّادِقَةَ فى غَيرِ تكلُّفٍ ورياء، إذا ادبرت عنكَ الدّنيا فَأقبالٌ يُنْسِى المكارثَ، وَإِذَا اَبْعَدَتِ الحَاجةُ قرناءَك فَقُرْبٌ يُؤنس النَفْسَ ويُزيلُ الوَحْشَةَ، فَفِى ذِمَّتِى لَأَنْتَ اسعدُ بهذا الصديق إذا ظَفِرتَ به ممّن مَلَكَ نفائس الدنيا وذخَائِرها.

II خالی مقام میں مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو پُر کرو، اور اس کا اعراب بیان کرو:-

(۱) نِعمَ وسيلة الانتقال .....

(۲) نعم الجندىّ .....

(۳) بِئس المال .....

(۴) بئس هادمُ الأُسرة .....

(۵) نعم التاجرُ .....

(۶) بئس المرأة .....

III مندرجہ ذیل جملوں میں آخر کے اسمار کے لئے ایسی صفات لاؤ جو مرفوع ہوں، اور ان کا اعراب ظاہر کرو:-

(۱) الحمدُ لله.

(۲) لاتعاشر الأدْنياء

(۳) آمنتُ بالأنبياء

(۴) أَسْمِعِها المُصَابين

Marfat.com

(٥) أَغِثِ البائسات (٦) اهجرِ اللئيم

٧ مندرجہ ذیل جملوں میں محذوف کلمات کو ظاہر کرو:-

(١) عَدْلٌ عامٌ (٤) وثوبُ الليث

(٢) نهضة مباركة (٥) شُكرُ العاجز

(٣) عَزَاءٌ جميل (٦) توانٍ شائن

٧ مندرجہ ذیل کے ہر ایک جملہ سے پہلے ایسے الفاظ تحریر کرو جو قسم کو ظاہر کرتے ہوں:-

(١) لقد بذلت جهدي

(٢) لَأُثابِرَنَّ حتّى أَفوز

(٣) إنّ الأدب لخيرُ حِلية

(٤) لَمِصرُ تفخر بالعاملين

٧١ ایسے چھ جملے تحریر کرو جن میں مبتدا لازمی طور پر حذف کیا گیا ہو اور ان میں حذف کرنے کی تمام شرائط پوری ہوں:-

Marfat.com

(۹۵) الدرس الخامس والتسعون

مواضع حذف الخبر وجوبًا

(۳) خبر کے لازمًا حذف ہونے کے مواقع

مثالیں:-

(ف) لَعَمْرُكَ لَأُخْلِصَنَّ لَكَ الْوُدَّ
تیری عُمر کی قسم! میں تجھ سے سچّی محبت کروں گا
أَيْمُنُ اللهِ لَأَشْكُرَنَّ الْمُنْعِمَ
خدا کی قسم میں محسن کا ضرور شکر ادا کروں گا۔
يَمِيْنُ اللهِ لَأُنْصِفَنَّ الْمَظْلُوْمَ
خدا کی قسم میں مظلوم سے ضرور انصاف کروں گا

❖ ❖ ❖

(ق) لَوْلَا النِّيْلُ لَكَانَتْ مِصْرُ قَفْرًا
اگر دریائے نیل نہ ہوتا تو مصر ضرور ویران ہو جاتا۔
لَوْلَا أَمَلٌ فِي الشَّبَابِ لَيَئِسْنَا
اگر جوانی کی اُمنگ نہ ہوتی تو ہم ضرور نا اُمید ہو جاتے۔
لَوْلَا الابْتِكَارُ مَا تَقَدَّمَ الْإِنْسَانُ
اگر اختراعی مادّہ نہ ہوتا تو انسان ترقی نہ کرتا۔

Marfat.com

كُلُّ صَدِيْقٍ وصَدِيْقُهُ
ہر دوست اور اس کا دوست (ساتھ ساتھ ہیں)

كُلُّ اِنسَانٍ وَعَمَلُهُ
ج ہر انسان اور اس کا کام (ملا ہوا ہوتا ہے)

كُلُّ عَمَلٍ وَجَزَاؤُهُ
ہر کام اور اس کا بدلہ (ملتا ہے)

∴ ∴ ∴

اِحْتَرِمُ الطَّالِبَ مُهَذَّبًا
میں مہذّب طالب علم کا احترام کرتا ہوں

اَكْثَرُ حُبِّيْ الزَّهْرَ نَاضِرًا
میں تر و تازہ پھول کو زیادہ پسند کرتا ہوں

أَحْسَنُ مَا يُرَى الْبُسْتَانُ مُثْمِرًا
باغ اُسی وقت دیکھنے میں اچھا معلوم ہوتا ہے جبکہ وہ پھلدار ہو

تشریحات

(۱) گروہ اول کی مثالوں کو دیکھنے پر تم کو معلوم ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک کے شروع میں ایک اسم مرفوع ہے جو صریحًا قسم ہے۔ کیونکہ "عَمَلُ" کے معنی "حَيَاتِكَ" کے ہیں، اور یہ کلمہ صرف قسم ہی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس گروہ کا ہر اسم مرفوع مبتدا ہوا تو بتلاؤ کہ اس کی خبر کیا ہے؟ اس مثال اور اس کے مشابہ امثال کی تقدیر ہوگی "قسمی" جو ان

Marfat.com

حذوف ہے۔

(۲) قسم (ب) کی مثالوں میں ہر ایک کے شروع میں کلمہ "لولا" ہے جس کے لئے ہر مثال میں ایک جملہ شرط ہے اور ایک جملہ جواب، چنانچہ پہلی مثال میں شرط نیل کا وجود ہے جس کا جواب مصر کا صحرا ہونا ہے، اور بقیہ مثالوں کے متعلق بھی ایسا ہی کیا جائیگا۔ اور لولا وجود شرط پر امتناع جواب کا فائدہ دیتا ہے یعنی نیل کے موجود ہونے کے سبب مصر صحرا نہ ہوا، اور "لولا" کے بعد کے کلمات پر غور کرنے پر تم ان کو مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع پاتے ہو تو ان کی خبر کہاں ہے؟ خبر یہاں لازماً محذوف ہے جس کی تقدیر "لولا النیل موجود لکانت مصر قفراً" ہے۔ ایسا ہی بقیہ مثالوں میں کیا جائیگا

(۳) اب قسم سوم کی طرف رجوع کرنے پر تم کو معلوم ہوگا کہ ہر مثال کے شروع میں ایک اسم مرفوع ہے جو مبتدا ہے، اور اس پر ایک دوسرا اسم بندیہ کو عطف کیا گیا ہے جو مصاحبت کا فائدہ دیتا ہے۔ اگر تم ان میں اور ان جیسی مثالوں میں خبر کو ڈھونڈو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ لازماً محذوف ہے وہاں اس کی تقدیر "مقترنان" ہے۔

(۴) قسم (د) کی مثالوں میں مبتدا یا تو مصدر مضاف ہے یا ایک ایسا اسم ہے جو تفضیل کو ظاہر کرتا ہے اور مصدر کی طرف مضاف ہے اور ان دونوں کے وہ حال ہے جس کا ان دونوں میں سے کسی کے لئے بھی خبر ہونا درست نہیں مبتدا کی خبر کہاں ہے؟ خبر لازماً محذوف ہے جس کی تقدیر پہلی مثال میں یوں ہے "احترامی التلمیذ حاصل۔ اذا کان مُهذّبًا" پس ان مثالوں

Marfat.com

اور ان کے مشابہ مثالوں میں حال خبر سے مستغنی ہو گیا ہے۔

قاعدہ:

(۳۱۳) چار موقعوں پر خبر کو لازماً محذوف کیا جاتا ہے:

(الف) اگر مبتدا ر صریحاً قسم ہو،

(ب) اگر مبتدا ر لولا کے بعد ہو اور خبر کون عام ہو مثلاً مَوْجود

اور کائن

(ج) اگر مبتدا واؤ عطف کے بعد آئے اور مصاحبت کو ظاہر کرے

(د) اگر حال میں خبر ہونے کی صلاحیت نہ ہو اور وہ خبر سے مستغنی

نہ ہو، اور مبتدا ر مصدر ہو جو معمول کی طرف مضاف ہو یا اسم

تفضیل ہو جو مصدر صریح یا مصدر مؤل کی طرف مضاف ہو۔

مشق

۱ مندرجہ ذیل عبارت میں ان مقامات کو بیان کرو، جہاں خبر لازمی طور پر حذف ہوئی ہو اس کی وجہ کیا ہے، نیز محذوف خبر کو نمایاں کرو:۔

لَعَمْرِي لقد اَصْبَحَت البِحارُ مَظْهَرَ قوة الامم، فی مَيْدَانِ تنافُسِها كلّ دَوْلَةٍ وأساطيلُها، وكلّ أُمَّةٍ ورايَتُها، وأكثرُ ما تُهابُ الدولةُ قويةً فِي البحار وأعظمُ اجلال الأُمم إياها منيعةً فوق الما

Marfat.com

ولولا السيطرةُ على المحيط، ولولا الجرأةُ على اختراقه ما فازت دولةٌ بمرام، فليس بعجيب أن تَسُوْدَ أُمّةٌ برجالٍ رُكوبُهُمُ البحارِ ماثِجةً، واقتحامُهُمُ العواصفَ ثائرةً۔

II مندرجہ ذیل کے ہر جملہ میں صریحًا قسمیہ مبتدا تحریر کرو اور اس کی خبر کو ظاہر کرو:۔

(۱) لقد وفيت بوعدي

(۲) لأبتعدَنَّ عَنِ الدَّنايا

(۳) لَخَيْرٌ جليس في الزمان كتابٌ

(۴) إنّ البخيلَ عدوٌّ نفسه

III مندرجہ ذیل جملوں میں محذوف خبر کو نمایاں کرو اور اس کے حذف ہونے کی وجہ بتاؤ:۔

(۱) الجنديُّ وسلاحه

(۲) يُغْضِي الرجلَ بَذِيئًا

(۳) الحصانُ وسَرْجُهُ

(۴) أحسن أكلي الفاكهة ناضجةً.

(۵) التلاميذُ وكُتُبُهُم

(۶) أنفَعُ عملِ الصانعِ متقنا.

IV مندرجہ ذیل نامکمل جملوں کو مکمل کرو بعد ازاں مبتدا اور خبر کا تعین کرو

Marfat.com

لولا الشمس ..... لولا المنافسة .....

لولا العقول ..... لولا القوانين .....

۷ ایسے پانچ جملے تحریر کرو جن میں خبر لازمی طور پر حذف کی گئی ہو، اور ہر ایک میں حذف ہونے کی تمام صورتیں مکمل کرو:۔

Marfat.com

الدرس السادس والتسعون

مَوَاضِع تقديم المُبتَدَأ على الخَبَر وُجُوبًا

(۴) مبتدا کی لازمی تقدیم خبر پر

مثالیں:-

مَنْ فَاتِحُ مِصْرَ مِنَ الْعَرَبِ ؟ : عربوں میں کون مصر کا فاتح ہے۔

مَنْ يشاهد الآثار يدهش :- جو آثار قدیمہ کو دیکھتا ہے حیران ہو جاتا ہے۔

مَا أعظم الهَرَمَ :- اہرام مصر کتنے شاندار ہیں۔

كم طِفلٍ مُهمَلٍ فى الطُّرُقاتِ :- بہت سے بچے راستوں میں آوارہ ہیں۔

هِىَ الدُّنيا تُعطِى وتَمْنَعُ :- یہی دنیا عطا کرتی ہے اور روکتی بھی ہے۔

لِمصرَ هِبَةُ النِّيلِ مصر نیل کا تحفہ ہے۔

الَّذِىْ يجيبُ فَلَهُ مَكَانَاةٌ :- جو جواب دیگا اُسے انعام ملیگا۔

Marfat.com

۲ { انما الحدید صلبٌ — لوہا ہی سخت ہے
ما انتَ اِلّا شاعرٌ — تم صرف ایک شاعر ہو

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۳ { الزّھرُ یَفیحُ — پھول کھل رہے ہیں
النّسیمُ رَقّ — صبح کی ٹھنڈی ہوا ہلکی ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۴ { عَلِیٌّ صَدیقی — علی میرا دوست ہے۔
اکبرُ مِنکَ سِنًّا اکثرُ مِنکَ تَجرِبَۃً : جو تم سے عمر میں بڑے ہیں وہ تجربہ میں تم سے زیادہ ہیں۔

تشریحات:-

قسم اول کی ہر مثال ایک مبتداء پر مشتمل ہے، اور یہ مبتدا علی الترتیب یہ ہیں: مَنْ استفہامیہ، مَنْ شرطیہ، مَا تعجبیہ، کَمْ خبریہ (بمعنی کثرت) اور ھِیَ اور یہ ایک ایسی ضمیر ہے جو ماقبل کی طرف نہیں لوٹتی بلکہ جملہ مابعد کی تفسیر کرتی ہے ایسا جملہ یہاں "الدنیا تعطی" ہے۔ اس قسم کی ضمیر کو ضمیر شان یا ضمیر قصہ کہا جاتا ہے۔ چھٹی مثال میں مبتدا ایک لام سے ملحق ہے، جس کو "لام ابتدائیہ" کہا جاتا ہے، اور آخری مثال میں ایک اسم موصول ہے جس کی خبر ایک ایسا جملہ ہے جس پر فاء کلمہ آیا ہے، اور یہ سب وہ مبتدا ہیں جو ہمیشہ جملہ کے شروع میں آتے ہیں لہٰذا خبر پر ان کی تقدیم لازمی ہے۔

Marfat.com

(۲) قسم دوم "اِنَّمَا" یا "ماوالا" پر مشتمل ہے، اور یہی دو طریقے حصر کے ہیں، جن میں صفت موصوف کے لئے یا موصوف صفت کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ چنانچہ "انما الحدید صُلب" میں حدید پر حصر کیا گیا ہے یعنی لوہا سختی کی صفت میں مخصوص ہے نرمی میں نہیں۔ اسی طرح دوسری مثال میں بھی کیا جائیگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "اِنَّمَا" یا "ما" کا مابعد ہی محصور ہے۔ اگر تم مبتدا کو صفت میں خبر سے متصف کرنا چاہتے ہو تو مبتدا کی تقدیم لازمی ہے۔

(۳) تیسری قسم میں خبر جملۂ فعلیہ ہے جس کے فعل میں ضمیر مستتر مرفوع ہے جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہے۔ اگر ہم خبر کو متاخر کریں تو وہ فاعل کے ساتھ مشتبہ ہوجائے اور نیز یہاں ہم جملۂ فعلیہ نہیں لانا چاہتے ہیں بلکہ جملۂ اسمیہ کو ظاہر کرنے میں یہ ہماری ایک خاص غرض ہے لہٰذا اس کی تقدیم واجب ہے۔

(۴) قسم آخر میں مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہیں یا نکرہ اور تخصیص میں دونوں برابر ہیں۔ اگر اس میں مبتدا کو متاخر کردیا جاتا تو خبر کے ساتھ ضرور اشتباہ واقع ہوتا اور مقصود یہ ہے کہ مبتدا پر حکم کیا جائے نہ اس کے ذریعہ حکم کیا جائے۔ یعنی وہ محکوم علیہ ہو اور وہ محکوم بہ نہ ہو۔ پہلی مثال میں جس سے تم گفتگو کر رہے ہو وہ علی کو پہچانتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ وہ تمہارا دوست ہے لہٰذا یہ کہو گے "عَلِیٌّ صَدِیقِی" یعنی علی میرا دوست ہے۔ لیکن اگر مخاطب کو یہ معلوم ہو کہ تمہارا ایک دوست تو ضرور ہے لیکن وہ

Marfat.com

اس کے نام سے ناواقف ہو تو تم کو کہنا پڑیگا صَدِیقی عَلِیؓ "یعنی میرا دوست علی ہے۔ اس صورت میں مبتدا کی تقدیم لازمی ہے۔

قاعدہ:

(۳۱۴) چار موقعوں پر مبتدا کی تقدیم لازمی ہے:

(الف) اگر مبتدا ایسے الفاظ میں سے ہو جو ہمیشہ صدرِ کلام میں آتے ہوں، وہ یہ ہیں: اسمائے استفہام و اسمائے شرط ما تعجبیہ کہ خبریہ، ضمیر شان، اور وہ لام جو مبتدا سے ملحق ہو، اور وہ موصول جس کی خبر سے فاء ملحق ہو۔

(ب) اگر مبتدا کا انحصار خبر پر ہو

(ج) اگر مبتدا کی خبر جملۂ فعلیہ ہو اور اس کا فاعل ایک ضمیر مستتر ہو جو مبتدا کی طرف لوٹے

(د) اگر مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں یا دونوں نکرہ ہوں اور خصوصیت میں دونوں برابر ہوں۔

مشق

۱ مندرجۂ ذیل عبارت میں ایسے مبتدا کا تعین کرو جسے خبر پر مقدم لانا واجب ہو، ان کے اسباب بھی بتاؤ:۔

هي اللغة العربيّةُ ساطعة البيان، فما أحسن لغة العرب! كم كلمةٍ فيها جامعة، وكم اسلوبٍ رائع، من يَغُص

Marfat.com

فی بحرها المحیط یظفر بالدرر، والذی یبحث عن آثارها
فأمامه نقائشُ لاتفنی عجائبها۔ ولاتنفد غرائبها، لھی
الکنز الدّفین والقول المبین، فمن المنکرُ لھذہ الاسرار؟
ومن المحاول إطفاء ھذہ الانوار؟ انّما ھو غرٌّ جاھِلٌ
اَوْ عنید مکابرٌ، والعربیةُ تعیشُ علی الرّغم منه، والعربیّةُ
تَزْدَھِرُ، والحقّ الباقی، والباطلُ الفانی۔

II مندرجہ ذیل اسماء کو مبتدا، کے طور پر تحریر کرو اور ان کی خبر لاؤ۔
بعدازاں بتاؤ کہ تقدیم اور تاخیر کی بنا، پر مبتدا، کے کیا احکام ہونگے؟

ضمیر الشأن کم الخبریة من الاستفهامیة
ما الشرطیة ما التعجبیة

III اِنّما پہلے اس کے بعد ما و الاّ مندرجہ ذیل جملوں پر داخل کرو
اور مبتدا کے مقدم لانے کی وجہ بتاؤ:۔

النّمرشرسٌ الهواء الطّلق مفید الجُبن عار
المرأة قوام المنزل الصدق مُنجٍ الکسب مُنشِّط

IV مندرجۂ ذیل اسماء کو مبتدا بنا کر ان کی خبر جملۂ فعلیہ اسمیہ طرح لاؤ
کہ اس کا مقدم ہونا ضروری ہو جائے

الادب۔ الریح السّفینة القمر
الطائر۔ الحصان۔

V مندرجۂ ذیل کے ہر ایک جد کو مبتدا کی خبر بناؤ اس کے بعد مقدم

Marfat.com

ومؤخر ہونے کی وجہ سے مبتدا کے احکام بتاؤ۔

يَنْبَحُ يَؤْأَرُ سافر۔ يَهْطِلُ۔ أَثمرت

VI مندرجہ ذیل جملوں میں مقدم ومؤخر ہونے کی بناء پر مبتدا کے احکام بتاؤ:۔

(۱) الصدق يفوز صاحبه (۳) العلم يرفعُكَ

(۲) الوردُ يَتَفَتَّح (۴) البنت كرُمت اخلاقها

VII مندرجہ ذیل مبتدا ہیں، ان کے لئے خبر اس طریقے سے لاؤ کہ مبتدا کا مقدم لانا ضروری ہوجائے:۔

احسنُ منكَ عملاً۔ ميسّرٌ۔ لسانُكَ

عَدُوِّی۔ الكتابُ۔

ذخیرہ

Marfat.com

الدرس السابع والتسعون (۹۷)

مَوَاضِعُ تَقْدِيمِ الْخَبَرِ وُجُوْبًا

خبر کی لازمی تقدیم کے مواضع

مثالیں: ملحوظہ: جلی الفاظ جو جملوں کے شروع میں آتے ہیں انکا خیال رکھو

۱
- اَيْنَ كِتَابُكَ — تمہاری کتاب کہاں ہے؟
- مَتَى الامتحان — امتحان کب ہوگا؟
- كَيْفَ الخلاص — چھٹکارا کیسے ہوگا؟

٭ ٭ ٭

۲
- إنما الشاعر البحتريُ — حقیقت میں بحتری ہی شاعر ہے۔
- إنّما السابقُ مُحَمَّدٌ — محمد ہی آگے بڑھنے والا ہے۔
- مَا الخَطِيبُ الّا عَلِيٌّ — علی کے سوا اور کوئی مقرر نہیں ہے

٭ ٭ ٭

- عندی سَيَّارَةٌ — میرے پاس موٹر ہے۔
- لَدَيَّ كِتَابٌ — میرے پاس ایک کتاب ہے۔
- لِلقادِمِ دَهْشَةٌ — آنے والے کے لئے حیرانی ہے۔

٭ ٭ ٭

Marfat.com

۴ فِي الفَضِيلَةِ ثَوَابُهَا — بھلائی میں اس کا ثواب ہے۔
لِلعَامِلِ جَزَاءُ عَمَلِهِ — کام کرنیوالے کو اُسکے کام کا بدلہ ملیگا
عَلَى الحِصَانِ سَرْجُهُ — گھوڑے پر اس کی لگام ہے۔

تشریحات:

قسم اول کی مثالیں مبتدا اور خبر پر مشتمل ہیں تو بتلاؤ کہ مبتدا کہاں ہے؟ اور خبر کہاں: ہم کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ مبتدا محکوم علیہ ہوتا ہے، اور خبر محکوم بہ، چنانچہ اگر کوئی شخص کہے اَینَ کتابُكَ؟ تو گویا اُس کے معنی یہ ہیں کہ "کتابُكَ مسئول عن مکانہ" یعنی کتاب کی جگہ کے متعلق دریافت کیا جارہا ہے۔ یہی عمل آخری دو مثالوں میں بھی کیا جائیگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اَین، مَتَی اور کیف مقدم خبریں ہیں جن کی تقدیم لازمی ہے، کیونکہ یہ اسمائے استفہام ہیں اور ہمیشہ جملہ کے شروع میں آتے ہیں۔

(۲) قسم دوم میں حصر ہے، اور چونکہ "اِنَّمَا" اور "ما" کے بعد دو کلمات میں صفات ہیں اس لئے صفت کا حصر موصوف پر ہوا۔ چنانچہ "اِنَّمَا الشَّاعِرُ البُحْتُرِی" کا مفہوم یہ ہے "بحتری ہی شاعر ہے" تو اس کا مقصد یہ ہے کہ شاعری کی صفت سے سوائے بحتری کے کوئی اور متصف نہیں۔ یہاں حصر سے مبالغہ مقصود ہے۔ بہرحال ان مثالوں میں محکوم علیہ مبتدا مؤخر ہے اور محکوم بہ خبر مقدم۔ جب مبتدا منحصر علیہ ہو تو اس کی تاخیر اور خبر کی تقدیم ضروری ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

(۳) قسم سوم کی مثالوں کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ ظرف یا جار مجرور سے شروع ہوتی ہیں اور یہ مقدم خبریں ہیں اور ان کے مبتداء نکرہ ہیں۔ ہم ان میں سے کسی مبتداء کو مقدم کرکے کہیں "سَيَّارَةٌ عِنْدِي" سامع یہ سمجھے گا کہ گویا کلام پورا نہیں ہوا اور کلمہ عِنْدِي خبر نہیں بلکہ صفت ہے، کیونکہ نکرہ کو خبر کے مقابلہ میں صفت کی احتیاج ہوتی ہے۔ اس لئے اگر خبر ظرف یا جار مجرور ہو اور مبتداء نکرہ ہو اور صفت و اضافت سے غیر مختص ہو تو اس کی تقدیم لازمی ہے۔

آخری قسم کے شروع میں جار مجرور ہے جو خبر مقدم ہے، ہر مثال میں جو مبتداء ہے وہ ایک ضمیر پر مشتمل ہے جو خبر کے بعض حصہ کی طرف عائد ہوتی ہے۔ اگر ہم مبتداء کو مقدم کرکے کہیں "ثوابها في الفضيلة" تو ضمیر رتبہ و ترتیب میں متاخر کی طرف لوٹے گی۔ اس لئے ان میں اور ان کی مشابہ مثالوں میں خبر کی تقدیم ضروری ہے

قاعدہ:

(۲۱۵) مبتداء پر خبر کی تقدیم کے چار مواقع ہیں:

(الف) خبر ان الفاظ میں سے ہو جو جملہ کے شروع میں آتے ہوں

(ب) خبر کا انحصار مبتداء پر ہو

(ج) خبر ظرف یا مجرور ہو اور مبتداء نکرۂ غیر مخصوصہ ہو۔

(د) مبتداء میں ایک ضمیر ہو جو خبر کے بعض حصہ کی طرف لوٹتی ہو۔

Marfat.com

مشق

I۔ مندرجہ ذیل عبارت میں ہر اس خبر کا تعین کرو جس کا مبتدا پر مقدم لانا ضروری ہو۔ ایسا کیوں ہے؟

فی حیاتنا المنزلیة نقصٌ، سببه قضاء الآباء وقتًا طویلاً من اللیل والنهار بعیدین عن منازلهم، فأین العنایة بالاطفال إذا لم یرالطفل أباه إلّا قلیلاً؟ وما الفرق بینه وبین الیتیم؟ انّما الشفیقُ مَن یَهَبُ حیاته لولده وأسرته فلا همال عاتبته، وللتهاونِ فی الواجب سُوءُ مغبّته."

II پہلے انمّا، پھر ما و إلّا مندرجہ ذیل جملوں پر داخل کرو اور خبر کے ضروری مقدم لانے کی وجہ بیان کرو:۔

(۱) العادل عُمُر

(۲) المُذِلّ سؤالُ اللئام

(۳) المنتصر مَنِ انتصر علی اهوائه

(۴) المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الناس من یده ولسانه

III مندرجہ ذیل اسماء کی خبر ظرف یا جار و مجرور لاؤ اور بتاؤ کہ کہاں خبر کا مقدم لانا ضروری ہے اور کہاں غیر ضروری؟

طائرٌ سمكٌ كثيرٌ حديقةٌ صورةٌ فتاةٌ

Marfat.com

الغلام نجوم

IV مندرجہ ذیل مرکبات کو ایسی خبر کی حیثیت سے استعمال کرو جس کا مقدم لانا ضروری ہو:-

فوق المائدۃ	تحت الوسادۃ	فی الکوب
علی الأریکۃ	خَلْفَ المنزل	لِلْحَق

V مندرجہ ذیل مرکبات کو ایسے مبتدا کی خبر کی حیثیت سے لاؤ جو ایسی ضمیر پر مشتمل ہو جو خبر کے کسی حصہ کی طرف راجع ہو:

لمجالس العلم	لصاحب الذنب
علی المُسِیٔ	مما تُباهِی به البِنْتُ

Marfat.com

الدرس الثامن والتسعون

بدلُ الفاعلِ ونائبِهِ مَسَدَّ الخَبَر

(۶۱) فاعل یا نائب فاعل کا خبر کی جگہ پُر کرنا

مثالیں:-

۱
- مَا مُسَافِرٌ أَخُوكَ — تمہارا بھائی مسافر نہیں ہے۔
- أَمُطِيعٌ الخَادِمُ؟ — کیا نوکر فرماں بردار ہے؟
- مَا مَخْذُولٌ الْمُثَابِرُ — ثابت قدم چھوڑا نہیں جاتا۔

٭ ٭ ٭

۲
- مَا مُسَافِرَانِ أَخَوَاكَ — تمہارے دونوں بھائی مسافر نہیں
- أَمُطِيعَانِ الخَادِمَانِ — کیا نوکر فرمانبردار ہیں؟
- مَا مَخْذُولَانِ الْمُثَابِرَانِ — ثابت قدم چھوڑے ہوئے نہیں ہیں

٭ ٭ ٭

۳
- مَا مُسَافِرَانِ أَخَوَاكَ — تمہارے دونوں بھائی مسافر نہیں
- أَمُطِيعُونَ الخَادِمُونَ — کیا نوکر فرمانبردار ہیں؟
- مَا مَخْذُولُونَ الْمُثَابِرُونَ — ثابت قدم افراد چھوڑے ہوئے نہیں ہیں

٭ ٭ ٭

Marfat.com

توضیحات:

ان مثالوں میں ہر ایک مثال دو کلموں سے مرکب ہے جن کے پہلے نفی استفہام آیا ہے، اور کلمہ مصدر سے اسم مشتق ہے، یا تو وہ اسم فاعل ہے مفعول، اور یہ دونوں بالکل فعل کی طرح عمل کرتے ہیں، یعنی فاعل اور نائب کو رفع دیتے ہیں۔

قسم اول کی مثالیں اسم مشتق مفرد پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح اس کے بعد اسم بھی مفرد ہے، اور تم اس طرح بھی کہہ سکتے ہو کہ "ما مسافرٌ أخوك" اس طرح کہو "ما أخوك مسافر" اس سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ "مسافرٌ" پر مبتدا کا اعراب لایا جائے اور "أخوك" پر فاعل کا جو خبر کی جگہ ہو۔ یا یہ کہ "أخوك" پر "مبتدا" مؤخر کا اعراب آئے اور "مسافر" پر خبر کا۔ اور تیسری مثال میں تم "ما مخذول المثابرُ" بھی کہہ سکتے ہو "ما المثابرُ مخذولٌ" بھی۔ اس لئے یہ تمہارا اختیاری امر ہے کہ "مخذول" پر مبتدا کا اور "المثابر" پر نائب فاعل کا اعراب لگاؤ کیونکہ مفعول مصدر مبنی مجہول سے مشتق ہے اور نائب فاعل کو رفع دیتا ہے جو نائب فاعل ہے جو خبر کی جگہ پُر کرتا ہے۔ اگر تم چاہو تو "المثابر" پر مبتدا کا اور "مخذول" پر خبر مقدم کا اعراب لا سکتے ہو۔ ان کے مشابہات کو اس پر قیاس کر لو۔

(۲) قسم دوم وہ مشتق ہے جس پر کلمات نفی یا استفہام آئے ہیں لیکن مشتق کا مابعد تثنیہ ہے یا جمع ہے۔ تو بتاؤ کہ آیا اس قسم کی مثالوں میں

Marfat.com

قسم اول کے دونوں سابقہ اعراب آسکتے ہیں ؛ ایسا نہیں ہو سکتا، کیونکہ خبر کا مبتدا کے موافق ہونا شرط ہے۔ کیونکہ اعراب میں یہ بات ضروری ہے مشتق پہ مبتدا کا اعراب آئے اور مابعد فاعل یا نائب فاعل ہو جو کی جگہ کو پُر کر رہا ہو۔

آخری قسم کو دیکھنے سے تم کو معلوم ہوگا کہ مشتق جس پر نفی یا استف آیا ہے وہ تثنیہ اور جمع میں اپنے مابعد کے مطابق ہے۔ اگر تم پہلی مثال کی کرنا چاہو تو اس طرح پر ہوگی "مسافران" خبر مقدم "اخواك" مبتدا "مسافران" کا مبتدا اور "اخواك" کا فاعل ہونا درست نہیں۔ کیونکہ فعل کے مانند ہے۔ فاعل تثنیہ یا جمع ہو تو ان دونوں کی تثنیہ اور جمع آسکتی، اسی طرح بقیہ مثالوں میں بھی کہا جائیگا۔

قواعد:-

(۳۱۶) مبتدا مشتق کے لئے جو فاعل یا نائب فاعل کو رفع دیتا ہے کی جگہ کو پُر کرتا ہے، یہ شرط ہے کہ اس کے شروع میں نفی یا استفہام آ

(۳۱۷) اگر مشتق مفرد ہو اور اس کے بعد آنے والا لفظ بھی مفرد ہو ہے کہ مشتق مبتدا اور اس کا مابعد فاعل ہو یا نائب فاعل ہو جو خبر پُر کرے۔ اور مشتق خبر مقدم ہو اور اس کا مابعد مبتدا مؤخر ہو۔

(۳۱۸) اگر مشتق مفرد ہو اور اس کا مابعد تثنیہ یا جمع ہو تو مشتق مبت اس کا مابعد فاعل ہوگا۔ یا نائب فاعل ہو خبر کی جگہ پُر کرے گا۔

(۳۱۹) اگر مشتق تثنیہ یا جمع ہو اور اس کا مابعد بھی اسی طرح ہو تو

Marfat.com

لازماً خبر مقدم ہوگی اور اسم کا مابعد مبتدا مؤخر۔

مشق

I مندرجہ ذیل جملوں میں آخر کے اسماء کی ترکیب کرو، اور بتلاؤ کہ کہاں دو ترکیبیں جائز ہیں اور کہاں صرف ایک ترکیب ضروری ہے:۔

(۱) أَمَهْزُومُونَ الجُنُود ؟

(۲) أَنَاهِمُ التلميذ ؟

(۳) مَامَذْمُومٌ الكريم

(۴) ماسابقٌ الجوادان

(۵) ما مشكورون البُخلاء

(۶) أ مكسورٌ القلمان ؟

II خالی جگہ کو کسی کلمہ سے پُر کرو اور مدلل طریقے سے بتاؤ کہ ان کی کتنے طریقوں سے ترکیب ہو سکتی ہے؟

(۱) أَمُحْسِن ..... (۴) أَمُثَابُونَ .....

(۲) أرابحان ..... (۵) أفائزون .....

(۳) مامغلوب ..... (۶) ما مقهور .....

III خالی مقام پر نفی یا استفہام کے بعد اسم مشتق لاؤ:۔

(۱) ..... الشجاع (۳) ..... اللاعبون

(۲) ..... الحارسان (۴) ..... المبتدِر

Marfat.com

(۵) .....الشاھدان (۶) .....الفلاحون

۷۷ مندرجہ ذیل جملے کے دوسرے اسم کو مثنی اور جملے دونوں صورتوں میں تبدیل کر کے اس کے بعد جملے کے دونوں اسموں کو جملے میں تبدیل کرو اور دوسرے اسم کے متعلق بتاؤ کہ وہ ترکیب میں کیا واقع ہوا ہے؟

Marfat.com

(۹۹)

الدرس التاسع والتسعون

اِنْ وَمَا وَلَا وَلَاتَ الْمُشَبَّهَاتُ بِلَيْسَ

اِن، ما، لا اور لات جو لیس کے مشابہ ہوں

مِثَالیں:-

(۱) اَلْقُصُوْرُ شَاهِقَةٌ
محل بلند ہیں

(۱) اِنِ الْقُصُوْرُ شَاهِقَةٌ
محل بلند نہیں ہیں

(۲) اَلْاَنْهَارُ فَائِضَةٌ
دریا بہہ رہے ہیں

(۲) اِنِ الْاَنْهَارُ فَائِضَةٌ
دریا بہنے والے نہیں ہیں

* * *

(۳) اَلْحُصُوْنُ مَنِيْعَةٌ
قلعے مضبوط ہیں

(۳) مَا الْحُصُوْنُ مَنِيْعَةٌ
قلعے مستحکم نہیں ہیں

(۴) اَلذَّخَائِرُ كَثِيْرَةٌ
ذخیرے بہت ہیں

(۴) مَا الذَّخَائِرُ كَثِيْرَةٌ
ذخیرے بہت نہیں ہیں

* * *

(۵) اَلزَّمَانُ مُسَالِمٌ
زمانہ صلح کن ہے

(۵) لَازَمَانُ مُسَالِمًا
زمانہ صلح کرنے والا نہیں ہے

Marfat.com

(۶) الشارِعُ مُزْدَحِمٌ — سڑک میں بھیڑ لگی ہوئی ہے
(۶) لاشارِعٌ مُزْدَحِمًا — سڑک میں بھیڑ نہیں ہے

(۷) الوقتُ وقتُ نَدَامَةٍ — وقت پشیمانی کا وقت ہے
(۷) لاتَ وَقْتَ نَدَامَةٍ — یہ پشیمانی کا وقت نہیں ہے

(۸) السَاعَةُ سَاعَةُ تَوْبَةٍ — یہ گھڑی توبہ کی گھڑی ہے
(۸) لاتَ سَاعَةَ تَوْبَةٍ — اب توبہ کا وقت نہیں ہے۔

تشریحات

پہلی آٹھ مثالیں سب کی سب جملۂ اسمیہ ہیں اور ان میں سے ہر ایک جملے مبتداء اور خبر پر مشتمل ہے اور مقابل کی مثالیں بھی خود پہلی ہی مثالیں ہیں جن پر اِن یا ما یا لا یا لات کا اضافہ ہے۔

مثالوں پر اِن حروف کے داخل ہونے سے جو تغیر واقع ہوا ہے اُس کی تحقیق اس طرح سے ہے:

(۱) جملوں کے معنیٰ کی نفی ہو گئی ہے۔

(۲) مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب آگیا ہے چنانچہ پہلے اسم کو ان حروف کا اسم اور دوسرے کو اس کی خبر کہا جاتا ہے اسی لئے ان کو معنی و عمل میں "لیس" کے مشابہ کہتے ہیں۔

اب پانچویں اور چھٹی مثال پر دخولِ لا کے بعد غور کرو تو تمہیں سابقہ شرائط نظر آئیں گی اور تم یہ بھی دیکھو گے کہ ہر مثال میں اسم اور خبر دونوں نکرہ ہیں

Marfat.com

ہے آخری دو مثالوں پر "لات" داخل ہوا ہے، ان میں سے ہر ایک میں اسم اور خبر دونوں اسم زمان ہیں اور ان میں سے ایک محذوف ہے، "لات" کے اس عمل کے لئے یہی دو شرطیں ہیں۔

قاعدہ:

(۳۲) اِن۔ ما، لا اور لات نافیہ لیس کی طرح عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، لیکن اس عمل کے چند شرائط ہیں

(الف) إن و ما کے لئے شرط یہ ہے کہ ان دونوں کے اسم خبر پر مقدم ہوں، اور ان دونوں کی نفی اِلّا سے نہ ٹوٹے۔

(ب) لا کے عمل میں ان دو شرطوں کے علاوہ ایک شرط یہ ہے کہ اس کے دونوں معمول (اسم و خبر) نکرہ ہوں۔

(ج) لات کے عمل کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کا اسم اور اس کی خبر دونوں اسمائے زمان ہوں، اور ان دونوں میں سے ایک حذف کر دیا گیا ہو۔

مشق

I مندرجہ ذیل جملوں میں وہ حروف بتاؤ جو لَیْسَ جیسا عمل کرتے ہوں، اور ہر جملہ میں اسم اور خبر کو متعین کرو:۔

(۱) إنّ الرّياح عاصفة

(۲) ما آمالك خائبة

Marfat.com

(٣) لاصداقة دائمة بغير إخلاص
(٤) ما أحد أسمى من أحد إلا بالعقل
(٥) نزا لسَّجين ولاتَ حين مَفَرّ
(٦) لاجاهلة مُحترمة
(٧) تَعْتُبُ ولاتَ وقت عِتاب
(٨) لاثَمَرَة ناضِجة

II مندرجہ ذیل کے ہر جملے پر ایسے حروف ناقیہ داخل کرو جو لیس جیسا عمل کرتے ہوں اور آخر میں اعراب لگاؤ:۔

(١) ..... الارض مُجْدِبة
(٢) ..... الازهار ناضرة
(٣) ..... اليوم يوم جهاد
(٤) ..... تجارتك رابحة
(٥) ..... الساعة ساعة إحجام
(٦) ..... الجوّادان جيادٌ محان
(٧) ..... تلميذ من المدرسة غائب
(٨) ..... العمال مُتعبُون

III تامکمل جملوں کو مکمل کرو اور آخر حرف پر اعراب لگاؤ:۔

(١) ما فيضان النيل.....
(٢) إن الكسلان .....

Marfat.com

(۳) لا ظالم.....

(۴) إعْتَذَرَ ولات.....

(۵) إنُ أُمَّةَ .....

(۶) ما شوارع المدينة.....

(۷) لا مجد .....

(۸) حاول الفِرارَ ولات.....

لا کس وجہ سے ان، ما و لا کا عمل مندرجہ ذیل جملوں میں باطل ہو جاتا ہے؟

(۱) ما أَمْرُكَ إلّا عجيبٌ

(۲) إن سَعْيُكَ إلا مَشْكورٌ

(۳) لا المدينةُ واسعةٌ ولا الشوارعُ نَظِيفَةٌ

(۴) ما بِالآباء فَخْرُكُمُ

(۵) إن الرجل الا قَلبُهُ ولسانُهُ

(۶) ما دنياك إلا فانية

(۷) إن الفراغ إلّا نفادٌ

(۸) لا الشمس مشرقةٌ ولا السماءُ مُصحِيَةٌ

(۹) مَا عِندي كتابٌ

(۱۰) لا كاتبٌ إلّا قارئٌ

۷ مندرجہ ذیل جملوں پر لا مشابہ بہ لیس کیوں نہیں داخل ہو سکتا؟

Marfat.com

ان جملوں کو لا کے دخول کے قابل بناؤ، اور پھر ہر ایک پر لا داخل کرو ۱۔

(۱) الشجرة مُورقة الاغصان

(۲) الدار واسعة الارجاء

(۳) الصورة جميلة الالوان

(۴) الصفوف مستقيمة

(۵) أقلامنا مَبريّة

(۶) السّحابُ كثيفٌ

VI چھ جملے ایسے بناؤ جن کے شروع میں إن نافیہ داخل ہو۔ تین جملوں میں اس کا عمل برقرار ہو اور تین میں باطل ہو۔

(۲) بطریقۂ مذکور چھ جملے ایسے بناؤ جن کے شروع میں ما نافیہ آئے

(۳) مذکورہ بالا طریقے کے مطابق چھ جملوں کے شروع میں لا داخل کرو

(۴) چار جملے ایسے بناؤ جن میں لاتَ مشابہ بہ لیس کا استعمال ہو

Marfat.com

الدرس المائة (۱۰۰)

زِيَادَةُ البَاءِ فِى خَبَرِ لَيْسَ وَمَا

"لَيْسَ" اور "ما" کی خبر پر باء کی زیادتی

ملحوظہ: بتلاؤ کہ امثلۂ ذیل میں لیس اور ما کی خبر پر باء داخل ہونے سے اس کے اعراب پر کیا اثر پڑتا ہے؟

مثالیں

۱ {
لَيْسَ الفَقْرُ عَيْبًا — مفلسی عیب نہیں ہے
لَيْسَ التقتير محمودًا — بخل قابل تعریف نہیں ہے
لَيْسَ العِتَابُ مُفِيدًا — ناراض ہونا مفید نہیں ہے
}

❊ ❊ ❊

۲ {
مَا إِدْرَاكُ العُلا سَهْلاً — ترقی حاصل کرنا سہل نہیں ہے
ما تَعَبُ العامِلِين ضائعًا — کام کرنیوالوں کی محنت ضائع نہیں جاتی
مَا التَنَافُسُ مَذْمُومًا — رشک کرنا بُرا نہیں ہے۔
}

❊ ❊ ❊

۳ {
لَيْسَ الفَقْرُ بِعَيْبٍ
لَيْسَ التَقْتِيرُ بِمَحْمُوْدٍ
لَيْسَ العِتَابُ بِمُفِيْدٍ
}

Marfat.com

ما إدراكُ العلا بسهلٍ
ما تعبُ العاملينَ بضائعٍ
ما التنافسُ بمذمومٍ

تشریحات:-

سابقہ مثالوں میں لَیْسَ اور مَا کی خبر پر غور کرو تو تم کو معلوم ہوگا کہ وہ کبھی تو منصوب آتی ہے جیسا کہ پہلی دو مثالوں میں مذکور ہے اور کبھی باء سے مجرور آتی ہے جیسا کہ آخری دو مثالوں میں مندرج ہے۔

اگر گذشتہ مثالوں میں خبر پر داخل ہونے والے اس باء کو اگر تم گرا دو تو دیکھو گے کہ اس کے بغیر بھی معنی درست رہتے ہیں، پس یہ ایک زائد حرفِ جر ہے، جو خبر پر داخل ہو کر اس کو لفظاً مجرور کرتا ہے۔ لیکن وہ تقدیراً منصوب ہوتی ہے، لہٰذا معنی میں سوائے تاکید کے اس کا کوئی اثر نہیں ہے

قاعدہ:

(۳۲۱) جائز ہے کہ "لَیْسَ" اور ما کی خبر پر باء زائدہ لایا جائے جو اس کو لفظاً مجرور کرتا ہے لیکن وہ تقدیراً منصوب رہتی ہے

مشق

I مندرجہ ذیل جملوں میں ما اور لَیْسَ کی خبروں پر باء زائدہ لاؤ

(۱) ما الفَتَیَاتُ سَافِرَاتٍ

(۲) ما الخَطِیْبُ مُؤَخَّرًا

Marfat.com

(۳) ما الاشجار مُورقاتٍ
(۴) ما أصدقاؤك مخلصين
(۵) ليست الملاجئ كثيرة
(۶) ليس الإغراقُ فى الترفِ محمُودًا
(۷) ليس للتَّربُّثِ فى الامُورِ مذمُومًا
(۸) ليس اعتزال الناس فضيلة

II مندرجہ ذیل کے جملوں کی خبروں سے حرف جر زائد کو حذف کرکے خبروں کا اعراب بتاؤ

(۱) ما البنات بجاهلات
(۲) ليس الضباب بِكَثِفٍ
(۳) ليست الأزهار بذابلات
(۴) ما المخادع بأخيك
(۵) ليس الحُرّاسُ بمُستَيقِظِينَ
(۶) ما النيل بفائض
(۷) ليس شاطئا النيل بقاحِلين
(۸) ما كل غنيّ بسعيد

III خالی جگہ کو لَيْسَ اور مَا نافیہ کی خبروں سے پُر کرو کبھی ان کے ساتھ با زائدہ استعمال کرو اور کبھی اس کے بغیر لاؤ۔

(۱) ما نوافذ الحجرة

Marfat.com

(۲) ما العجلة فی الامور.....

(۳) کیست الایام.....

(۴) لیس رکوب الخیل .....

(۵) لیس فرضُ الشعر

(۶) لیست مواعد الطعام

(۷) لیس حقُّ مصر

(۸) ما حنانُ الأمّ

۱۷ تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک جملے میں لیس کا اسم مثنی ہو اور خبر پہ با زائدہ لگی ہوئی ہو۔

(۲) تین جملے ایسے ہوں جس کے ہر جملے میں اسم لیس جمع مؤنث سالم ہو اور خبر پہ با زائدہ آئے۔

(۳) تین جملے ایسے ہیں جن کے ہر ایک جملے میں نافیہ کا اسم جمع مذکر سالم ہو اور خبر پہ با زائدہ ہو۔

Marfat.com

الدرس (۱۰۱)

اَفْعَالُ المقَارَبَةِ والرَّجَاءِ وَالشُّرُوع

افعال مقاربہ، رجاء اور شروع

ملحوظہ : مندرجہ ذیل کے جملی افعال کے اسماء اور خبر پر غور کرو، اور بتلاؤ کہ اُن کے داخلہ کا ان کے اعراب پر کیا اثر پڑ رہا ہے ؟ اور بتلاؤ کہ ہر گروہ کے جملی افعال کس قسم کے معنی کو ظاہر کر رہے ہیں ؟

مثالیں :-

كَادَتِ الشمس تَغِيبُ — قریب ہے کہ سورج غروب ہو جائے
كَادَتِ السفينةُ تَغْرَقُ — قریب ہے کہ کشتی غرق ہو جائے

⁂ ⁂ ⁂

كَرَبَ الشّتاءُ يَنْقَضِي — تقریباً موسم سرما ختم ہو جائیگا
كَرَبَ الماءُ يَجْمُدُ — قریب ہے کہ پانی جم جائے

⁂ ⁂ ⁂

أَوْشَكَ المَالُ أَنْ يَنْفَدَ — مال ختم ہونے کے قریب ہے
يُوشِكُ المريضُ أَنْ يَبْرَأَ — بیمار اچھا ہونے لگا ہے

⁂ ⁂ ⁂

Marfat.com

عَسَى الضِّيقُ أَنْ يَنْفَرِجَ امید ہے کہ تنگی فراخ ہو جائے
عَسَى الصَّائِنُ أَنْ يُصِيبَ امید ہے کہ سکاری کا نشانہ ٹھیک

⁂

حَرَى الغمامُ أَنْ يَنْقَشِعَ ممکن ہے کہ بادل چھٹ جائیں
حَرَى الغائبُ أَنْ يَحْضُرَ ممکن ہے کہ غائب حاضر ہو جائے

⁂

اِخْلَوْلَقَ المُذْنِبُ أَنْ يَتُوبَ غالباً مجرم توبہ کرلے
اِخْلَوْلَقَ الهَوَاءُ أَنْ يَعْتَدِلَ شاید ہوا معتدل ہو جائے

⁂

شَرَعَ الطِّفْلُ يَبْكِي بچہ رونے لگا
شَرَعَ الجَيْشُ يَتَحَرَّكُ لشکر حرکت کرنے لگا

⁂

أَنْشَأَتِ السماءُ تُمْطِرُ آسمان سے بارش برسنے
أَنْشَأَ الرَّعْدُ يَقْصِفُ گرج ہونے لگی

⁂

أَخَذَ الثَّوْبُ يَبْلَى کپڑا بوسیدہ ہونے لگا
أَخَذَ البِنَاءُ يَنْهَارُ عمارت گرنے لگی۔

تشریحات

گذشتہ مثالوں کے شروع کے افعال سب کے سب کان

Marfat.com

اور مبتدار پر یا خبر پر داخل ہوتے ہیں تو اول الذکر کو رفع دیتے ہیں،
اس کا اسم کہلاتے ہیں اور ثانی الذکر کو نصب دیتے ہیں اور اس
کہلاتے ہیں۔ اب ہم یہاں چند اور افعال کی صراحت کرنا اور ان کے
مخصوص قواعد بتلانا چاہتے ہیں۔

(۱) قسم اول میں افعال "کاد کَرَبَ" اور أَوْشَكَ اپنی خبر کے قرب
وقوع کو ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ "کادَت الشمس تغیب" کے معنی ہیں
"قَرُبَ غیاب الشمس" اسی طرح دیگر مثالوں میں بھی یہی مفہوم ہے۔
اس لئے ان تینوں افعال کو "افعال مُقَارَبَہ" کہا جاتا ہے۔

(۲) دوسری قسم کی مثالوں میں عَسَی، حَرَی اور اخْلَوْلَقَ "توقع
حصولِ خبر کو ظاہر کرتے ہیں، چنانچہ "عَسَی الضیق اَنْ یَتَفَرَّجَ"
معنی ہیں "اَرْجُوْ انفراج الضیق" اسی طرح بقیہ مثالوں میں بھی۔
اس لئے اِن تینوں افعال کو "افعال الرجاء" کہتے ہیں۔

(۳) اب اس کے بعد آخری قسم کی مثالوں میں افعال "شَرَعَ اَنْشَأَ
اَخَذَ" ہیں۔ اِن میں سے ہر ایک اس فعل کے آغاز وابتدار کو بتلاتا
ہے جو خبر کو ظاہر کرتا ہے چنانچہ "شَرَعَ الطفل یبکی" کے معنی ہیں "ابتدأ
الطفل البکاء" اسی لئے اِن افعال کو "افعال شروع" کہتے ہیں، معنی اور
میں اِن افعال کے مشابہ اور بھی چند افعال ہیں جیسے: طَفِقَ، جَعَلَ،
قَامَ، اَقْبَلَ اور ھَبَّ۔

ان تمام مثالوں میں افعال کی خبریں ہمیشہ جملۂ فعلیہ ہیں جن کا فعل مضارع

Marfat.com

ہے۔ اب اس مضارع پر اس حیثیت سے غور کرو کہ آیا وہ اَنْ سے متص
یا اس سے مجرد تو معلوم ہوگا کہ وہ کاد اور کَرَبَ میں مجرد آیا ہے
شروع" میں یہ تجرد کاد اور کَرَبَ سے زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن "ا
شروع" میں لازمی ہے کہ اور افعال شروع ہوں مثلاً اَوْشَكَ، عَسَى، حَرَ
اور اِخْلَوْلَقَ" میں وہ اَنْ سے ملحق لیکن یہ الحاق پہلے دو فع
میں زیادہ ہوتا ہے اور آخری دو فعلوں میں لازمی ہے۔ لہٰذا ان افعا
خبر میں صرف جملۂ فعلیہ ہی ہو سکتی ہیں جن کا فعل مضارع ہوگا۔ اس مص
کی اَنْ سے اتصال اور تجرد کی حیثیت سے چار قسمیں ہیں۔

قواعد

(۳۲۲) وہ افعال جو کان کا عمل کرتے ہیں یہ ہیں:-

(الف) افعال مقاربہ کاد۔ کَرَبَ، أَوْشَكَ جو خبر کے م
کو ظاہر کرتے ہیں

(ب) افعال رَجاء، عَسَى، حَرَى، اور اِخْلَوْلَقَ ہیں
خبر کی توقع ظاہر کرتے ہیں

(ج) افعالِ شروع، شَرَعَ أَنْشَأَ، أَخَذَ، طَفِقَ، حَ
عَلِقَ، قَامَ، أَقْبَلَ اور هَبَّ ہیں جو خبر کی ابتدار
کو ظاہر کرتے ہیں۔

(۳۲۳) ان افعال میں ایک شرط یہ ہے کہ ان کی خبر جملۂ فعلیہ
اور اس کا فعل مضارع ہو جو کاد، کَرَبَ اور افعالِ شروع

Marfat.com

اَنْ سے مجرد ہو، اور اَوْشَكَ ، عَسَى ۔حَرَى اور اِخْلَوْلَقَ میں اس سے متصل ہو۔ کَادَ اور کَرُبَ میں اس کا الحاق ایسا ہی کم ہوتا ہے جیسا کہ اَوْشَكَ اور عَسَى میں اس کا تجرد ہوتا ہے (۲۲۴) ان تمام افعال کے مشتقات کا عمل بھی انھیں کی طرح ہوتا ہے۔

مشق

II مندرجہ ذیل میں ہر ایک فعل مقارب کے معنی بتاؤ، اور اس کا اہم خبر متعین کرو:۔

(۱) أَخَذَتِ الْاَشْجَارُ تُورِقُ

(۲) أَوْشَكَ الصَّيْفُ أَنْ يَنْقَضِيَ

(۳) عَسَى الرَّخَاءُ أَنْ يَدُومَ

(۴) تَكَادُ الْحَرْبُ تَضَعُ أَوْزَارَهَا

(۵) إِخْلَوْلَقَتِ الْحُمَّى أَنْ تُفَارِقَ الْمَرِيضَ

(۶) طَفِقَ الْغِلْمَانُ يَتَنَاشَوْنَ فِي السِّبَاحَةِ

II مندرجہ ذیل جملوں پر افعال مقاربہ ماضی یا مضارع جیسا مناسب ہو داخل کرو اور علی الترتیب تمام افعال مقاربہ کو مکمل استعمال کرو:۔

(۱) اَلشَّمْسُ تُشْرِقُ

(۲) اَلزَّهْرُ يَذْبُلُ

Marfat.com

(۳) الصُّبحُ يَطْلُعُ

(۴) الزاد يَنْفَد

(۵) الناس يموتون من البرد

(۶) الزرع ييبس من العطش

(۷) الداع يَقْضِي على المريض

(۸) الرَّخَاء يَعُم البَلادَ

III مندرجہ ذیل کے ہر ایک جملے میں علی الترتیب تمام افعال شروع کو استعمال کرو:-

(۱) الجاهِل يُسِئ إلى نفسه

(۲) العمال يتعبون

(۳) الوادى يُخصب

(۴) الرجلان يقتتلان

(۵) الظالم يَنْدَم

(۶) الجنود يذودون عن الوطن

(۷) عَلِيٌّ يدعو إلى الخير

(۸) الاغنياء يُواسُون الفقراء

(۹) الفلاح يَحْصُد القَمْح

(۱۰) الصناع يتنافسون فى العمل

IV خالی جگہ میں مخدوف خبر کو لاکر پُر کرو اور بتاؤ کہ اس پر آن

Marfat.com

لایا جائے تو کیا عمل ہوگا، اور اگر نہ لایا جائے تو کیا عمل ہوگا؟

(۱) أَوشكت السُّحُب .....

(۲) أخذت المدينة .....

(۳) اخلولق السَّلَام .....

(۴) أنشَأَ الصَّنَّاعُ .....

(۵) حَرَتِ المودة .....

(۶) طَفِقت الفتيات .....

(۷) يكاد الظلم .....

(۸) هبّ رجال العلم .....

(۹) عَسَى الخصب .....

(۱۰) جعل المُوسِرون .....

(۱۱) قام المهندسون .....

(۱۲) كَرِبَتِ العِلَّة .....

(۱۳) دو مثالیں ایسی تحریر کرو جن میں فعل مقارب ہو، اور ان کی خبر میں مضارع پر اَن لازمی طور پر آیا ہو

(۲) دو مثالیں ایسی تحریر کرو جن میں فعل مقارب ہو، اور ان کی خبر میں مضارع پر اَنْ نہ آیا ہو۔

VI. تمام افعال مقاربہ الرجاء اور الشروع کو مکمل جملوں میں استعمال کرو۔

Marfat.com

VII افعال مقاربہ اور افعال شروع کے مضارع جس قدر بن سکیں بناؤ اور ہر مضارع کو مکمل جملوں میں استعمال کرو۔

VIII مندرجہ ذیل کے ہر فعل کو دو جملوں میں اس طرح استعمال کرو کہ پہلے جملے میں یہ فعل تام کی حیثیت سے مستعمل ہو، اور دوسرے جملے میں یہ فعل ناقص ہوں۔ دونوں حالتوں میں ان کے معنے کا فرق سمجھاؤ:۔

قام - أَخَذَ - جَعَلَ - هَبَّ - أَنْشَأَ

Marfat.com

الدرس (۱۰۲)

تخفیفِ اِنَّ وأَنَّ وكَأَنَّ ولٰكِنَّ

اِنَّ، اَنَّ، كَأَنَّ اور لٰكِنَّ کی تخفیف

ملحوظہ:۔ غور کرو کہ پہلی صورت میں اِن کا کیا عمل ہے، اور دوسری صورت میں خبر پر لام کیوں لایا گیا ہے۔

مثالیں:۔

۱ { اِنْ عَمَلَكَ مُتْقَنٌ أو إِنْ عَمَلُكَ لَمُتْقَنٌ (درحقیقت تیرا کام مکمل ہے)
اِنْ مَرَضَهُ عُضَالٌ أو إِنْ مَرَضُهُ لَعُضَالٌ (بیشک اسکا مرض پیچیدہ ہے)

ملحوظہ: بتلاؤ کہ مثل ذیل میں أَنْ اور كَأَنْ عامل ہیں یا غیر عامل؟ اور ان کا اسم کونسا ہے: اور ان کی خبر کیا ہے؟

۲ { عَلِمْتُ أَنْ لَيسَ لِمُقَصِّرٍ فَلاحٌ — مجھے معلوم ہوا ہے کہ کوتاہی کرنیوالے کے لئے کوئی کامیابی نہیں ہے۔
بَلَغَنِي أَن لَمْ يُقْبَضَ عَلَى اللِّصِّ، — مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ چور کو گرفتار نہیں کیا گیا۔
كَأَن قَدْ طَلَعَ القَمَرُ — گویا کہ چاند نکل آیا ہے۔
كَأَن لَمْ يُهْمِلْ وَاجِبَهُ أَحَدٌ — گویا کہ کسی نے اپنے فرض سے غفلت نہیں اختیار کی

Marfat.com

ملحوظہ: لٰکنّ کا کوئی عمل ہو رہا ہے یا وہ غیر عامل ہے؟

۳ الشمسُ طالعةٌ لٰکنّ المطرَ نازلٌ: آفتاب طلوع ہو چکا ہے لیکن بارش برس رہی ہے۔

الکتابُ صغیرٌ لٰکنّ نفعَہٗ عظیمٌ: کتاب چھوٹی ہے لیکن اس کا نفع بڑا ہے۔

تشریحات:

پچھلے بیان سے تم کو معلوم ہو گیا کہ حروف "اِنّ" اور اس کے ہمراہی" مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں تو پہلے کو نصب اور دوسرے کو رفع دیتے ہیں۔ اِنّ اَنّ، کأنّ، لٰکنّ کی خاص طور پر مشدّد نون میں تخفیف ہو جاتی ہے چنانچہ تخفیف ہونے کے بعد اِن حروف کے مندرجہ ذیل احکام قابل عمل ہو جاتے ہیں

پہلی قسم کی دونوں مثالوں میں "اِنْ" پر غور کرنے سے تمہیں معلوم ہو گا کہ یہ وہی مشہور "اِنّ" ہے جسے تم جانتے ہو لیکن نطق میں اس کی تخفیف ہو گئی ہے وہ کبھی اِنّ مشدّدہ کی طرح عمل کرتا ہے یعنی اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اور کبھی غیر عامل ہو جاتا ہے اور کچھ عمل نہیں کرتا۔ اور اس وقت اس کے مابعد کا اعراب اس طرح ہوتا ہے گویا کہ وہ موجود ہی نہیں۔ اگر تم اِنْ کے غیر عامل ہونے کو اِن دونوں مثالوں اور دوسری مثالوں کے اواخر پر غور کرو تو معلوم ہو گا کہ ان کی خبر پر "لام ابتدائی" ضروری ہے تاکہ لائے نافیہ کے ساتھ جس کا بیان پیچھے گذر چکا ہے اشتباہ نہ واقع ہو۔

اب دوسری قسم ان دونوں کلمات "اَنْ اور کَأَنْ" پر غور کرو تو تم دیکھو گے

Marfat.com

کہ وہ حالتِ تخفیف میں ہیں، اور ان میں اور انَّ اور کَأَنّ میں جن کا بیان تم پیچھے پڑھ چکے ہو عمل کی حیثیت سے کوئی فرق نہیں۔ سوائے اس کے کہ "أَنْ اور کَأَنْ کا اسم ایک ضمیر محذوف ہے جس کی تفسیر مابعد کا جملہ کرتا ہے، اور وہی ان کی خبر ہے۔ اور اس ضمیر سے تم واقف ہو کہ وہ ضمیر شان ہے۔ چنانچہ جب تم "عَلِمْتُ أَنْ لَيْسَ لِمُقَصِّرٍ فَلَاحٌ" کہتے ہو تو اس کی تقدیر اس طرح پر ہوتی ہے: "عَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ لِمُقَصِّرٍ فَلَاحٌ" اور جب تم "كَأَنْ قَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ" کہتے ہو تو اس کی اصل عبارت اس طرح ہے "كَأَنَّهُ قَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ"

اب آخری قسم کی دونوں مثالوں میں کلمہ "لٰكِنْ" ہے جس کا عین مشدد کی نطق میں تخفیف ہو گئی ہے، نیز یہ غیر عامل ہے اور اس کا کوئی عمل نہیں، اسی طرح وہ بقیہ مثالوں میں بھی مخفف اور غیر عامل آیا ہے۔

قاعدہ:-

(۳۲۵) إِنّ۔ أَنّ۔ كَأَنّ اور لٰكِنّ کی نطق میں تخفیف ہو جاتی ہے اور إِنّ کی تخفیف کی صورت میں اس کا عامل اور غیر عامل ہونا دونوں جائز ہیں۔ جب وہ غیر عامل ہو جاتا ہے تو خبر پر لام ابتدائی کو لایا جاتا ہے تاکہ اثبات اور نفی میں فرق ہو سکے۔ لیکن أَنّ اور كَأَنّ غیر عامل نہیں ہوتے، اِن دونوں کا اسم ایک ضمیرِ شان ہوتی ہے جو محذوف ہوتی ہے۔

لٰكِنْ لازماً غیر عامل ہوتا ہے۔

Marfat.com

مشق

I بتاؤ مندرجہ ذیل جملوں میں اِنْ مخففہ اور اس کے مشابہ حروف عامل ہیں یا نہیں؟ عامل کا اسم اور خبر بھی بتاؤ:۔

(۱) إن الكذب ممقوت

(۲) سرني أن ليس بينكم خلاف

(۳) كأنْ لم تَنْفَعْكَ نصيحتي

(۴) إنْ هٰؤُلاءِ الجنود لباسلون

(۵) رأيت أن لا صديق وَفِيّ

(۶) نَضَرَ الزَّهْرُ وكأنْ لم يكن ذابلا۔

(۷) المدينة جميلة لكن شوارعها ضيقة

(۸) إنّ اليأس لقاتل:

II اِن مخففہ کو مندرجہ ذیل کے ہر ایک جملہ پر داخل کرو، کبھی اسے عامل بنا کر استعمال کرو اور کبھی غیر عامل:

(۱) أبوك طبيب ماهر.

(۲) ذوالمال محترم

(۳) المجدون فائزون

(۴) المُقَصِّرُون مَلُومُون

(۵) الفتيات مُهذَّبات

Marfat.com

(٦) البَقَرَاتُ سِمَانٌ
(٧) القراءة مفيدة
(٨) البنت مطيعة

III إنْ مخففہ کو مندرجہ ذیل جملوں پر داخل کرو، اور ہر ایک جملہ میں اس کے اسم اور خبر کی وضاحت کرو:-

(١) لاسبيل إلى السلامة من ألسنة العامة
(٢) ليس تحت الشمس جديد
(٣) رضا الناس غاية لا تُدرَك
(٤) قد ارتفع سعر القطن
(٥) سَيَنْدَمُ الظالِمُوْنَ
(٦) لن يضيعَ العُرف بين الله والناس
(٧) عواقب الصَّبر محمودة
(٨) لا تَسُوْدُ الامم إلا بالاخلاق

IV مندرجہ ذیل کے ہر ایک جملے پر لٰکِنْ مخففہ داخل کرو اور اس سے مناسب الفاظ ملا کر جملہ مکمل کرکے آخر میں اعراب لگاؤ

(١) النظام مضطرب
(٢) الربح قليل
(٣) الصُّنّاع قليلون
(٤) الاسعار رخيصة

Marfat.com

(۵) الطريق وَعْرَة

(۶) النوافذ مفتحة

۷ نو جملے ایسے بناؤ جن میں سے پہلے تین اَنْ مخففہ عاملہ سے شروع ہوں، اور تین إنْ مخففہ غیر عاملہ سے شروع ہوں اور آخر کے تین جملوں کے ابتداء میں کأن مخففہ لاؤ۔

Marfat.com

الدرس (۱۰۳)

كَفُّ إِنَّ و أَخَوَاتِهَا عَنِ العَمَل

إِنَّ اور اس کے ہمراہیوں کو عمل سے روکنا

مثالیں:-

ملحوظہ:- بتلاؤ کہ اِنّما اسم پر داخل ہوا ہے یا فعل پر؟ اور وہ عامل ہے یا غیر عامل؟

إِنَّمَا الحياةُ جهادٌ — زندگی جد و جہد ہی ہے

إِنَّمَا القناعةُ كَنْزٌ — قناعت ہی خزانہ ہے،

إِنَّمَا تقاسُ هِمَمُ النَّاسِ بالاعمال: لوگوں کی ہمتوں کا اندازہ کاموں سے ہوتا ہے۔

إِنَّمَا يُعَاقَبُ المُسِيءُ — بُرے کام کرنیوالے کو سزا ملتی ہے۔

ملحوظہ: بتلاؤ لیتما اسم پر داخل ہوا ہے یا فعل پر؟ اور وہ عامل ہے یا غیر عامل؟

لَيْتَمَا الدَّهْرَ مَسَالِمٌ — کاش زمانہ صلح کرنیوالا ہوتا۔

لَيْتَمَا الانسان كاملٌ — کاش انسان کامل ہوتا۔

لَيْتَمَا السرور دَائِمٌ — کاش خوشی ہمیشہ رہتی

لَيْتَمَا الشباب راجعٌ — کاش جوانی لوٹ آتی

Marfat.com

نشریحات قسم اول کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ "اِنَّ" ہر جگہ میں غیر عا
ہوگیا، اور تم پہلی دو مثالوں میں دیکھو گے کہ وہ جملۂ اسمیہ پر داخل ہوا ہے اور دوسری دو مثا
میں جملۂ فعلیہ پر۔ یہ ہم پیچھے پڑھ چکے ہیں
ہیں کہ وہ صرف جملۂ اسمیہ پر ہی داخل ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں وہ اپنے
اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے، تو بتاؤ کس چیز نے اس کے عمل کو باطل کر د
اور اسم پر داخل ہونے کی خصوصیت کو زائل کر دیا۔ لہٰذا تحقیق کرنے سے ہم کو معلو
ہے کہ "ما" زائدہ کے ساتھ اتصال کے سوا اس کا کوئی اور سبب نہیں ہے
یہی چیز ہے جس نے اس کو عمل سے باز رکھا۔ اور یہی چیز ہے جس نے اسم کے سا
اس کی خصوصیت کو زائل کر دیا۔ اس معاملہ میں اَنَّ، لٰکِنَّ، کَاَنَّ اور لَعَ
بھی "اِنَّ" کے مشابہ ہیں۔ پس یہی پانچ اسماء ہیں کہ جب وہ "ما" زائدہ کے سا
متصل ہوتے ہیں تو ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور اسماء کے ساتھ ان کا خ
زائل ہو جاتا ہے۔

اب قسم دوم کی مثالوں پر نظر ڈالو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ "لیت" ہر مثا
مبتدا یا خبر پر داخل ہوا ہے، لیکن پہلی دو مثالوں میں وہ عامل ہے اور دوسر
دو مثالوں میں غیر عامل تو بتاؤ کس چیز نے ان مثالوں میں اس کے عامل ا
عامل ہونے کو جائز کر دیا ہے؟ در آنحالیکہ ہم نے اس کے متعلق پڑھا ہے
عامل ہے۔ "ما" زائدہ کے ساتھ اتصال کے سوا، اس کا کوئی سبب نہیں
تم ہر مثال میں "لیت" پر جو "ما" زائدہ کے ساتھ متصل ہے پر غور کرو تو
معلوم ہوگا کہ اس کے اسماء پر آنے کی خصوصیت باقی ہے، اور یہ بھی تم دیکھ

Marfat.com

بھی عامل ہے اور کبھی غیر عامل

فائدہ

۱) "اِنَّ" اور اس کے ہمراہیوں کے ساتھ جب "ما" زائدہ متصل ہوتا ہے تو ان کو اپنے عمل سے باز رکھتا ہے، اور اسماء کے ساتھ ان کی خصوصیت کو بھی زائل کر دیتا ہے، سوائے "لَیْتَ" کے۔ اس کا عامل اور مہمل ہونا دونوں جائز ہے اور اسماء کے ساتھ اس کی خصوصیت بھی نہیں ہوتی۔

مشق

۱) اِنَّ اور حروف مشبہ بالفعل عاملہ اور غیر عاملہ کو مندرجۂ ذیل عبارت میں معلوم کرو اور غیر عاملہ حروف کے عمل نہ کرنے کی وجہ بتاؤ:۔

زرتُ سوقًا من اسواق الرّیف مرّةً وما کُنْتُ أبْغِی شِراءً ولا بَیْعًا۔ وإنّما أردت أن أعرِف شیئًا من عادات القوم وأعمالهم فی هذه السوق۔ فقصدتُ إلیها مُبکِّرًا، فخُیِّلَ إلیّ إنّما الطرق المؤدّیة إلیها أنهار تزخَر بالقَردیّین۔ من رجال ونساء وغِلمان۔ وما بَلَغْتُ بابها حتی شَهِدْتُ الناس یتزاحمون ویتدافعون، کأنهم فی مَلْحَمَةٍ أوْ مَعْرَکَةٍ حامیة۔ دَفَعْتُ بنفسی بین الدافِعین، ودخلت السوق فإذا صَخَبٌ وضَجِیج

Marfat.com

ونزاع وشجار، وأقذار متراكمة وغبار ثائر، وأوان
يُغطيها جيش من البعوض والذباب، وسلع معروضة
في غير نظام، والناس حيارى لا يدرون من أثمانها
شيئًا، ولكنما يتساومون فيها على غير هُدًى، فمرة
يَربحون ومرارًا يَخسرون.

ولينما لهذه الأسواق نظامًا صحيًا دقيقًا، وقوانين
تَحُول دون غَبْن النّاس وضررهم.

II عامله اور غیر عامله إنّ اور حروف مشبّہ بالفعل کو مندرجہ ذیل جملوں میں معلوم کرو اور غیر عامله حروف کے عمل نہ کرنے کی وجہ معلوم کرو:

(١) إنّما الرجوع إلى الحقّ فضيلة

(٢) إنّ المطر غزير.

(٣) إنّما الأعمال بالنيّات

(٤) كأن القصر جبل شامخ

(٥) كأنّما يَعقِل الحيوان

(٦) كأن الشمس قرص من الذهب

(٧) ستعلمون إنّما كأفأ المُجد

(٨) ساءَني أنّ أباك مريض

(٩) الرجل بخيل ولكنما ابنه جواد

(١٠) تعب العامل ولكنّ العمل قليل

Marfat.com

(۱۱) ليتما النّاس منصفون
(۱۲) ليتما الحياة خاليةٌ من الكدر
(۱۳) لعل الجيش منتصر
(۱۴) لعلما الصناعة ناهضة

III إنّ اور دیگر حروف مشبہ بالفعل کو "ما" زائدہ کے ساتھ ملا کر مندرجہ ذیل جملوں میں استعمال کرو اور بتاؤ کہ کہاں عمل باطل ہو جاتا ہے، اور کہاں ان کا عمل کرنا جائز ہے :۔

(۱) إن الريح شديدة
(۲) إنّ أُذُنَ الحصان صغيرتان
(۳) أُعْلِمتُ أنّ الزرافة طويلة العنق
(۴) سرني أنّ التّاجر ناجح
(۵) كأنّ الماء مرآة
(۶) كأن الجمل سفينة
(۷) كانّ المعلّمين آباء
(۸) ليت الانسان مخلد
(۹) ليت الربيعَ دائم
(۱۰) الخادم حاضر لكنّ السيد غائب

IV مندرجہ ذیل کے ہر جملہ پہ إنّ کو داخل کرو۔ کبھی اسے "ما" زائدہ کے ساتھ ملاؤ اور کبھی اس سے الگ رکھو اور دونوں حالتیں

Marfat.com

میں کلمات کے آخر پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) القمر مضی
(۲) الثوب نظیف
(۳) النیل فائض
(۴) البناء شاھق
(۵) السفینۃ سائرۃ
(۶) الذباب مضر
(۷) المصباح متّقد
(۸) الجمل قویٌّ
(۹) الفیل ضَخْم

۷ مندرجہ ذیل کے ہر جملہ پر لیتما داخل کرو اور اُس کے آخر کلمات پر اعراب لگاؤ، نیز یہ بھی بتاؤ کہ ان میں کیا اعراب آ سکتے ہیں:۔

(۱) السماء مصحیۃ
(۲) الھواء معتدل
(۳) المھر مذلل
(۴) الربیع قریب
(۵) المال کثیر
(۶) الصدیق مھذب
(۷) العتاب نافع
(۸) الصحۃ دائمۃ
(۹) البستان مثمر

Marfat.com

الدرس (۱۰۴)

"لا" النافیۃ للجنس

لائے نفی جنس

مثالیں:-

لَا شَاهِدَ زورٍ مَحْبُوبٌ — کوئی جھوٹا گواہ پسندیدہ نہیں ہے
لَا شَجَرَةَ رُمَّانٍ فِي الْبُسْتَانِ — انار کا کوئی درخت باغ میں نہیں ہے
لَا رَاعِيَ غَنَمٍ فِي الْحَقْلِ — بکری کا کوئی چرواہا کھیت میں نہیں ہے۔

⁂

لَا رَاكِبًا فَرَسًا فِي الطَّرِيقِ — کوئی گھوڑا سوار راستے میں نہیں ہے
لَا مُقَصِّرًا فِي وَاجِبِهِ مَمْدُوحٌ — اپنے فرض میں ہر کوتاہی کرنیوالا قابل تعریف نہیں ہوتا
لَا مُجِدًّا فِي عَمَلِهِ مَذْمُومٌ — اپنے کام میں ہر محنت کرنیوالا برا نہیں ہے۔

⁂

لَا سُرُورَ دَائِمٌ — کوئی خوشی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔
لَا ضِدَّيْنِ مُجْتَمِعَانِ — کوئی سی دو مخالف چیزیں اکٹھی نہیں رہ سکتیں
لَا مُجِدِّينَ مَحْرُومُونَ — محنت کرنے والے ناکام نہیں ہونگے۔
لَا جَاهِلَاتٍ مُحْتَرَمَاتٌ — تمام جاہل عورتیں قابل عزت نہیں ہیں۔

Marfat.com

تشریحات

تم جانتے ہو کہ "إنَّ" اور اس کے ہمراہی جب مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں تو اول الذکر کو نصب دیتے ہیں جو اس کا اسم کہلاتا ہے، اور ثانی الذکر کو رفع جو اس کی خبر کہلاتا ہے، اور "إنَّ" کے ہمراہیوں سے لائے نفی جنس بھی ہے جس سے مقصد اس بات کی وضاحت ہے کہ خبر کی اپنے تمام افراد جنس سے نفی کر دی گئی ہے۔ لہٰذا جب ہم یہ کہیں گے "لا بُستَانَ مُثمِرٌ"، تو اسکا مفہوم کہ کسی باغ میں پھل لگے ہوئے نہیں ہیں۔ ایسے موقع پر یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا "لا بُستَانٌ مُثمِرٌ بل بُستانانِ (کوئی باغ پھلدار نہیں ہے بلکہ دو باغ پھلدار ہیں) کیونکہ اس طرح میں تناقض اور تضاد پیدا ہو جائیگا ایسے موقع پر جب کسی ایک چیز سے نفی کرنی مقصود ہو تو لائے نفی جنس بہ لیس کا استعمال ہوگا جسکے ذریعہ ایک کی نفی بھی ہو سکتی ہے اور جنس کی نفی بھی یعنی اس صورت میں ہم یہ کہیں گے لا لُبستان مثمرا بل بُستانان یعنی ایک باغ میں پھل نہیں لگے ہیں بلکہ دو باغ میں پھل لگے ہیں۔

اب سابقہ مثالوں میں لائے کے اسم کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ اسم تین حالتیں ہیں۔ چنانچہ پہلی حالت میں وہ مضاف ہے، اور دوسری حالت شبیہ مضاف اور تیسری حالت میں مفرد ہے یعنی نہ مضاف ہے اور نہ شبیہ مضاف جیسا کہ ہم کو ندا کے بیان میں معلوم ہو چکا ہے۔ اگر تم ان تینوں حالتوں میں سے آخر پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ پہلی دو صورتوں میں وہ ہمیشہ منصوب اور تیسری صورت میں تم دیکھو گے کہ مبنی بر نصب ہوتا ہے۔ کیونکہ اس داخل ہونے سے پہلے اس کو فتحہ کے ذریعہ سے منصوب کیا گیا اس کی وہ مبنی بر فتح تھا، اور جو یاء کے ذریعہ سے منصوب کیا گیا ہے کہ وہ تثنیہ

Marfat.com

سالم ہے جو یاء پر مبنی ہوتا ہے، اور جو کسرہ کے ذریعہ سے منصوب کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جمع مؤنث سالم ہے جو کسرہ پہ مبنی ہوتا ہے جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

مثالوں کی طرف رجوع کرنے پر تمھیں معلوم ہوگا کہ کسی مثال میں بھی لا حرفِ جر کے ساتھ ملحق نہیں ہے۔ نیز اس کے اسم اور خبر دونوں نکرہ ہیں۔ اور یہ کہ اس کا اسم اس سے کسی فاصل کے ذریعہ جدا نہیں۔ "لا" کے واسطے إنّ جیسا عمل برقرار رکھنے کے لئے یہ تین شرطیں ضروری ہیں۔ اگر پہلی شرط مفقود ہو جائے تو اس کا عمل بھی باطل ہو جاتا ہے، مثلاً "وُضِعَ الاَثاثُ فی الحجرۃ بلا ترتیب" اگر آخری دو شرطوں میں سے کوئی شرط مفقود ہو جائے تو اس کا عمل بھی باطل ہو جاتا ہے، اور اس کی تکرار لازم ہو جاتی ہے، مثلاً "لا أبوك حاضرٌ ولا اخوك" اور "ولا فی الثوب طول ولا قِصَر"

قواعد:-

(۳۲۷) "لا" نافیہ جنس "إنّ" کا سا عمل کرتا ہے چنانچہ وہ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور اس کا اسم کہلاتا ہے اور خبر کو رفع دیتا ہے جو اس کی خبر کہلاتی ہے

(۳۲۸) یہ اپنے اسم کو جبکہ وہ مضاف یا شبیہ مضاف ہو نصب دیتا ہے، اور اگر مفرد ہو تو جس حالت پر منصوب ہوتا ہے اسی پہ مبنی ہو جاتا ہے

(۳۲۹) اس کے عمل کے لئے شرط یہ ہے کہ اس پر حرفِ جار داخل نہ ہو، اور یہ کہ اس کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں، اور کسی فاصل کے ذریعہ سے اس کو اسم سے علیحدہ نہ کیا جائے۔ اگر پہلی شرط مفقود ہو جائے تو اس کا عمل

Marfat.com

باطل ہو جاتا ہے اور اگر آخری دو شرطوں میں سے کوئی شرط منقود ہو جائے تو اس وقت بھی اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور اس کی تکرار لازمی طور پر آتی ہے

مشق

I مندرجہ ذیل میں سے "لا" عاملہ اور غیر عاملہ کا فرق معلوم کرو، اور عمل نہ کرنے کی وجہ بیان کرو:-

(۱) اشتریت الحصان بلا سَرْج

(۲) لا مُکْثِرٍ مُزاح مُهیب

(۳) لا الرجل کریم ولا ابنه

(۴) لا ظُلْم الیوم

(۵) لا فی الحدیقة صِبْیان ولا بنات

(۶) لا دُکّان ناکِهَانِیٍّ قریب

(۷) لا فی القصیدة هِجَاءَ ولا مدیح

(۸) لا مؤمِنِین قَانِطون

(۹) لا هُوَ حَیٌّ فَیُرْجی ولا میت فَیُنْعٰی

(۱۰) لا دَفْتَرِی معی ولا قلمی

II مندرجہ ذیل جملوں میں لا نافیہ للجنس کے اسم کی قسم متعین کرو، اور بتاؤ ان میں معرب کونسا ہے اور مبنی کونسا، نیز معرب اور مبنی ہونے کی نوعیت کیا ہے:-

Marfat.com

(۱) لاخیر فی وُدِّ امرئ مُتَمَلِّق

(۲) لا قَوَّارات فِی البستان

(۳) لا عاقِلَیْن متشاتمان

(۴) لا حسود مستریح

(۵) لا صاحب جورٍ مذمُوْمٍ

(۶) لا سبیل الی السلامة من ألسنة العامة

(۷) لا عاصیًا أباہ مُوَفَّق

(۸) لا صَحَراوات فی أوربا

(۹) لا متنافِسِینَ فی الخیر نادمون

(۱۰) لا کواکب طالعات

(۱۱) لا بائع عنب فی السوق

(۱۲) لا دارکتب فی المدینة

III مندرجہ ذیل کو لا لنفی الجنس کا اسم بنا کر ان کے ساتھ مناسب خبر لاؤ:-

(۱) مُتْقِنٌ عَمَلَہ

(۲) أبو أُسْرَةٍ

(۳) رایات

(۴) مُجِدُّوْنَ فِی اعمالِهم

(۵) صانع ماہر

(۶) صدیقان

(۷) مصباح

(۸) بارٌّ بوالدیه

(۹) ذو فضل

Marfat.com

IV ذیل میں تعالی مقامات کو لا النافیہ للجنس کا اسم بنا کر پیش کرو اور بتاؤ کہ اِن میں معرب کونسا ہے اور مبنی کونسا؟ نیز اسم کی تمام قسمیں بیان کرو۔

(۱) لا ..... أفضل من الكتاب

(۲) لا ..... فی النهر

(۳) لا ..... محبوبان

(۴) لا ..... خائبون

(۵) لا ..... فقيرة

(۶) لا ..... شجاع

(۷) لا ..... يلتقيان

(۸) لا ..... مُحْتَرَمات

V ایسے چار جملے تحریر کرو جن میں لا النافیہ للجنس استعمال کیا گیا ہو۔ پہلے جملے میں لا کا اسم فتحہ کے ساتھ منصوب ہو، دوسرے جملے میں یاء کے ساتھ منصوب ہو، تیسرے میں الف سے منصوب ہو اور آخر میں منصوب بالکسرہ ہو۔

VI۔ لا النافیہ للجنس غیر عاملہ کی ایسی تین مثالیں پیش کرو کہ پہلی مثال میں حرفِ جر آنے کی وجہ سے لا کا عمل باطل ہو جاتا ہو، اور دوسری مثال میں معمول کے نکرہ نہ ہونے کی وجہ سے عمل باطل ہو گیا ہو، اور تیسری مثال میں اسم کے درمیان فاصل آنے سے

Marfat.com

عمل باطل ہوگیا ہو۔

VII. مندرجہ ذیل جملوں میں لا النافیہ للجنس کو لا النافیہ للواحد سے الگ کرکے اس کا فرق معلوم کرو اور ہر ایک کا عمل بیان کرو۔

(۱) الا تلمیذ غائبًا بل تلمیذان

(۲) لا حَیّ خالد

(۳) لا مُتَنَزَّہ فِی المدینۃ بَل متَنَزّہات

(۴) لا عمل خیر ضائعٌ.

VIII. لا کن کن معانی میں مستعمل ہوتا ہے۔ بعد ازاں لا عاملہ اور غیر عاملہ کی وضاحت کرو اور ہر قسم کے عمل کی مثالوں سے تشریح کرو۔

Marfat.com

الدرس (۱۰۵)

لاسِيَّما

مثالیں:-

(۱) أحبّ رجال الأدبِ ولا سيّما الشّعراء أو الشُّعَرَاءِ
میں اہلِ ادب اور خاصکر شعراء کو پسند کرتا ہوں

(۲) أُعجِبْتُ بالجَيْشِ وَلا سيّما قائِدُهُ أو قائِدِهِ
مجھے فوج اور خاصکر اس کا سپہ سالار بہت پسند آیا۔

(۳) ساعِدِ النّاسَ ولا سيّما الفقراءُ أو الفُقَرَاءِ
لوگوں کی اور خاصکر غریبوں کی مدد کر

* * * * *

(۴) يُكافَأُ المُجِدُّونَ ولا سيّما مُجِدٌّ خُلُقُهُ الكريمُ أو مُجِدٍّ أو مُجِدّاً
محنتی اشخاص اور خاصکر اس محنتی کو جس کے اخلاق اچھے ہوں اچھا بدلہ دیا جائے

(۵) أحِبُّ سُكّانَ القُرى ولا سيّما قَرْيَةٌ على السّند أو قَرْيَةٍ أو قَرْيَةً
میں دیہات کی رہائش اور خاصکر دریائے سندھ کے دیہات کی رہائش پسند کرتا ہوں

(۶) أجادَ الخُطَباءُ ولا سيّما خَطِيبٌ حديثُ السِّنّ أو خطيبٌ أو خطيباً
مقرروں نے اور خاصکر نوعمر مقرر نے بہت اچھا بیان کیا۔

* * * * *

Marfat.com

تشریحات:

اگر کوئی قائل "أحبّ رجال الأدبِ" کہے تو اس سے ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ادیبوں کی طرف مائل ہے، لیکن اگر وہ اس پر "ولاسیما الشعراء" کا اضافہ کرے تو اس سے ہم کو ایک نئی بات سمجھ میں آتی ہے کہ اس کو شعراء سے دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ محبت ہے۔ کیونکہ کلمہ "سیّ" کے معنی مثل کے ہیں، تو گویا اس نے یہ کہا کہ اصحابِ ادب میں کوئی شخص میری رغبت و محبت میں شعراء کے مثل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مرکب "لاسیّما" ما بعد کو ماقبل پر فضیلت دینے کے حکم میں مفید ہوتا ہے۔

اب اس مرکب "لاسیّما" پر بحیثیت لفظ کے غور کرو تو معلوم ہوگا کہ وہ لائے نفی سے شروع ہوتا ہے تو پھر اس کا اسم کہاں ہے؟ اور اس کی خبر کہاں؟ اس کا اسم کلمہ "سیّ" ہے اور اس کی خبر ہمیشہ محذوف ہوتی ہے جس کی تقدیر "موجود" یا "حاصل" ہوگی یا اسی کے مشابہ۔ اور کلمہ "ما" جو "سیّ" سے متصل ہے وہ آیا زائدہ ہے یا اسم موصول بمعنی شئے۔ اور یہ آخری دو صورتوں میں مضاف الیہ ہوگا۔

اب "لا سیّما" کے بعد کے اسم کو دیکھو تو تم کو معلوم ہوگا کہ ہر سابقہ مثال میں وہ کبھی تو معرفہ آیا ہے جیسا کہ پہلی تین مثالوں میں، اور کبھی نکرہ آیا ہے جیسا کہ آخری تین مثالوں میں، اور جب وہ معرفہ آیا ہے تو وہ صرف مرفوع ہے یا مجرور۔ رفع اس بنا پر ہے کہ یہ مبتدا محذوف کی خبر ہے جس کی تقدیر ہاں "هم الشعراء" ہے، اور "ما" کے اسم موصول ہونے کی وجہ سے

Marfat.com

اس کی صفت ہو جائیگا، اور شعراء پر جو اس وجہ سے ہے کہ "سبق" اضافت کو اس کی طرف مقدر مانا جائے اور "ما" کو زائدہ۔ اور اگر اسم نکرہ ہو تو اس کا رفع، نصب اور جر تینوں جائز ہیں۔ اس کا رفع اور جر تو بیان کے مطابق ہے، اور نصب اس بنا پر کہ وہ "ما" کی تمیز ہے، اور یہ جواز اس لئے ہے کہ وہ نکرہ ہے۔

قواعد

(۳۳۰) مرکب "لاسیّما" ما بعد کو ما قبل پر فضیلت دینے کے لئے آتا ہے۔

(۳۳۱) "لاسیّما" کے بعد واقع ہونے والا اسم اگر معرفہ ہو تو اس میں صرف رفع اور جر جائز ہیں، اور اگر نکرہ ہو تو اس میں اعراب کی تینوں وجہیں جائز ہیں۔

مشق

1. مندرجہ ذیل مثالیں پڑھو اور بتاؤ کہ "لاسیّما" کے بعد کے اسم کا اعراب کتنے طریقوں سے آسکتا ہے اور کیوں؟

(۱) أحبُّ تَسَلُّقَ الجبال ولاسيّما الشاهقة

(۲) سيعاقَبُ المذنبون ولاسيّما مذنب له سابقة

(۳) يُنفِق العاقِل ماله في وجوه الخير ولاسيّما مساعدةً

(۴) أعجبني القوم ولاسيما أميرَهم

(۵) أحسِنْ إلى الفقراء ولاسيما فقيرٌ عاجزٌ

Marfat.com

(۶) يُعجبني العمال المُجدون ولاسيما عامل مُبتكِر

(۷) رَبح تجار المدينة ولاسيما تُجار القطن

(۸) يضر السهر كل طفل ولاسيما طفل جسمه ضعيف

II خالی مقامات کو مناسب جملوں سے پُر کرو اور بتاؤ کہ لاسیّما کے بعد کے اسم میں کتنے طریقوں سے اعراب لانا جائز ہو سکتا ہے اور کیوں:

(۱) ..... ولا سيما شرفاته

(۲) ..... ولاسيما شجر الكافور

(۳) ..... ولا سيما مُزاح يؤدي إلى خصام

(۴) ..... ولاسيما صديق وفيّ

(۵) ..... ولا سيما أخوك

(۶) ..... ولا سيما العلماء

(۷) ..... ولا سيما غنيّ يواسي بماله الفقراء

(۸) ..... ولا سيما كتب الأدب

III مندرجہ ذیل جملوں میں ہر جملہ میں لاسیّما کے بعد مناسب اسم لاؤ اور اس کے اعراب کے تمام ممکن طریقوں کی وجوہات بیان کرو۔

(۱) اثاث المنزل ثمين ولا سيما ....

(۲) منظر الربيع جميلة ولا سيما .....

(۳) يحبّ العقلاء الهدوء ولاسيما .....

(۴) التمرينات البدنية مفيدة ولاسيما .....

Marfat.com

(٥) الفراغ يُفسِد العقول ولاسيما.....

(٦) كثرة الأكل تضر الاجسام ولاسيما.....

(٧) يحب المعلم تلاميذه ولاسيما.....

(٨) أجاد التلاميذ الإنشاد ولاسيما.....

٧ "ا" ايسے تين جملے بناؤ اور ہر جملے میں "لاسیما" کے بعد اسم معرفہ ہو اور ان کے اعراب کے تمام ممکن طریقے بتاؤ:

(٧) ایسے تین جملے بناؤ جس کے ہر جملے میں "لاسیما" کے بعد اسم نکرہ ہو اور ان کے اعراب کے تمام ممکن طریقے بیان کرو۔

٧ "ب" ایسے بناؤ کہ پہلے تین جملوں میں لاسیما کے بعد کا اسم مثنی ہو، اور اس کے بعد کے تین جملوں میں لاسیما کے بعد کا اسم جمع مذکر سالم ہو، اور آخر کے تین اسم اسم اشارہ ہوں۔

٧ "ج" مندرجہ ذیل جملوں کے معانی کو ایسے جملوں میں ادا کرو جن میں لاسیما کا استعمال موزوں طریقے سے ہو:۔

(١) الفاكهة غذاء مفيد، وأدنى أنواعها البرتقال

(٢) زرت حديقة فراعنى كل شئ فيها، وإن أنس لا أنس حسن الورود المختلفة الألوان

(٣) لى شغف عظيم بالفنون الجميلة وبخاصة التصوير

(٤) أحسن إلى الناس، أبدًا بأهلى وجيرانى.

Marfat.com

الدرس (۱۰۶)

نُوْبُ عَنِ لمَصْدَرِ فی باب المفعول المطلق

مفعول مطلق کا قائم مقام مصدر

ثالیں:۔

۱) أَقْرَرْتُ بِذَنْبِی اعترافًا : میں نے اپنے گناہ کا اچھی طرح اقرار کرلیا تھا۔

۲) سَارَ القطارُ سَرِیعًا ریل گاڑی تیزی سے روانہ ہوئی

۳) رَجَعَ الجَیْشُ الْمُهْزَمِی فوج اُلٹے پاؤں واپس آگئی۔

۴) حَلَفَ الرَّجُلُ ثَلَاثًا مرد نے تین قسمیں کھائیں

۵) ضَرَبَ الْحُوْذِیُّ الْحِصَانَ سَوْطًا : سائیس نے گھوڑے کو چابک مارا۔

۶) جَدَّ الطَّالِبُ کُلَّ الْجِدِّ طالب علم نے پوری محنت کی۔

۷) أَحْسَنَ العَامِلُ بَعْضَ الإِحْسَانِ : حاکم نے کچھ احسان کیا

۸) أَکْرَمْتُ الضَّیْفَ ذٰلِكَ الاکرام : میں نے مہمان سے اس طرح خاطر تواضع کی۔

۹) جَامَلْتُكَ مُجَامَلَةً لا أُجَامِلُها أَحَدًا : میں نے تم سے ایسا نیک سلوک کیا کہ کسی سے ایسا اچھا سلوک نہیں کرتا ہوں۔

تشریحات

الفاظ: اعترافًا، سَرِیعًا۔ القَهْقَرٰی، ثَلَاثًا، سوطًا، کل۔ بعض اور ھا مذکورہ بالا مثالوں میں اہم الفاظ ہیں، اور یہ فعل مذکور کے

Marfat.com

مصدری معنی کو ظاہر کرتے اور اس کی جگہ لیتے ہیں، چنانچہ امثلہ میں گویا اس طرح سے کہا گیا ہے "أَقْرَرْتُ بِذَنْبِي إِقْرَارًا" القطار سَيْرًا سَرِيعًا، رَجَعَ الْجَيْشُ رُجُوْعَ الْقَهْقَرَى"

جب مصادر کو اس قسم کی مثالوں میں مفعولِ مطلق کی بنا پر نصب دیا جاتا ہے تو یہ بات ظاہر ہے کہ وہ الفاظ جو اس قسم کے معانی کو ظاہر اور اس کی جگہ آئیں تو ان کو نصب دیا جائے۔ اس بنا پر کہ گویا مفعولِ مطلق کے نائب ہیں۔

اب تم ان الفاظ پر جو مفعول مطلق کے نائب ہیں، دوبارہ غور کرو میں سے ہر ایک فعل اور اس کے مصدرِ اصلی کی مناسبت کو دیکھو کہ کے درمیان ایک مضبوط تعلق ہے، چنانچہ پہلا لفظ مصدر کے مترا اور دوسرا صفت کے، تیسرا اس کی نوعیت کے، چوتھا اس کے عدد تک جس کو تم آئندہ قاعدہ میں بالترتیب دیکھو گے۔

قاعدہ

(۳۳۲) مصدر کی نیابت مندرجہ ذیل کریں گے، اس کا مترادف اس کی صفت ہو یا جو اس کی نوعیت، یا اس کے عدد یا اس کے تبلائے، اور کل اور بعض جبکہ دونوں مصدر صرف مضاف ہوں، طرف اشارہ ہو یا ضمیر ہو، ان میں سے ہر ایک مفعول مطلق کا قا ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا

Marfat.com

مشق

I مندرجہ ذیل عبارت میں مفعول مطلق کے نائب کو متعین کرو اور نائب آنے کی وجہ بیان کرو:-

التمرينات البدنية تزيد العضلاتِ صلابةً والقلبَ قوةً وتُساعد الامعاء والكُلَى أتم مساعدة، فعلى الانسان أن يُعْنَى بها كل العناية، وأن يجعل لنفسه حظا منها كلّ يوم. وأفضل أنواع التمرين البدنى ما كان فى الهواء الطَّلْق فيحسن بالإنسان أن يَمْشِى فى الحقول كثيرًا، وأن يَسْبَحَ هَوْمًا، وان يَمْتَطِىَ صهوةَ الخيل رُكوبًا، و ان يَشْتَغِل فى حديقة منزله دَفْعَتَيْن أو ثلاثا كل اسبوع، وعلى الانسان ألّا يُجْهِد نفسه فى هذا التمرين ذلك الإجهاد الذى يبتدئ المتنافسون فى ميادين السباق: فإن ذلك قد يَضُرّ الجسم أكثرَ مما يفيده.

II مندرجہ ذیل جملوں میں مفعولِ مطلق کے نائب کو متعین کرو۔

(۱) تلا القارئ القرآن أحسن تلاوة

(۲) رَمَى الصيادُ الطيرَ سَهْمًا

(۳) سَجَدَ المُصَلِّى أربعا.

(۴) ما نام المريض بعض النوم حتى هَبَّ مُنْزِعجًا.

Marfat.com

(٥) يَحِبُّ العاقل وطنه كل الحب
(٦) هَجَمَ الجُنْدِيُّ الدَّغَرِي[1]
(٧) الرجل المهذّب لا يعامل الناس هذه المعاملة.
(٨) صَفَحتُ عنهُ صفحًا لا صفحه عن أحد.
(٩) إذا نجحتُ دَعَوتُ الجَفَلَ (٢)
(١٠) أَوْكَمْ صديقٍ ودنا النَّفَرَى (٣)

III خالی جگہ کو مفعول مطلق کے نائب سے اس طرح پُر کرو کہ وہ اس قسم سے مطابقت کرے جو قوسین میں درج ہے:-

(١) أَقْبَلَ النّاس ..... (مراحـ
(٢) أُبْغِضُ الجَبَان ..... (" "
(٣) نأكل في اليوم ..... (عـد
(٤) بعد أن غَضِبَ ..... رجع إليه حلمه (إسم اشـ
(٥) أُحِبُّ الهواء الطلق ..... (كل
(٦) إحترمْتُه احترامًا ..... (ضمـ
(٧) أَحَبَّ العامل نفسه ..... (بعضـ
(٨) ضرب اللاعب الكرة ..... (آلة
(٩) أكرمنا الضيوف ..... (صفة

---

[1] الدغرى بغیر ثابت قدم کے میدان جنگ میں گھس جانا۔
[2] الجفلی عام دعوت۔ [3] النقری خاص دعوت۔

Marfat.com

(۱۰) نظرتُ إلى المُقصِّر..... (نوع)

۱۷ مندرجہ ذیل الفاظ کو مکمل جملوں میں مفعول مطلق کے نائب کی حیثیت سے استعمال کرو:۔

كل الاتقان بعض الاهمال تلك المساعدة أتمّ حِفظٍ ذلك السُّلوك عشرين حصا توكيلاً سرورًا يسيرًا

۱۷ (۱) ایسا جملہ تحریر کرو جس میں فعل مثنی مذکر اور مفعول مطلق کا نائب اسم عدد ہو۔

(۲) ایسا جملہ تحریر کرو جس میں نائب فاعل جمع مؤنث سالم ہو اور نائب مفعول مطلق صفت ہو۔

(۳) ایک جملہ یا بتلاؤ جمع مذکر سالم اور خبر جملہ فعلیہ ہو اور اس کی ضمیر مفعول مطلق کی نائب ہو۔

(۴) دو استفہامی جملے تحریر کرو کہ ہر ایک جملہ ایسے مصدر پر مشتمل ہو جو مفعول مطلق کا نائب ہو۔

(۵) ایسا جملہ شرطیہ تحریر کرو جس میں شرط اور جواب کا فعل مفعول مطلق کے نائب پر مشتمل ہو۔

۱۷ (۶) دو جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک جملہ مفعول مطلق کے نائب کی ایک ایک قسم پر مشتمل ہو۔

Marfat.com

الدرس (۱۰۷)

الإضَافَة

(۱) الإضَافة المَعْنَوِيَّةُ واللَّفْظِيَّةُ

اِضافت

(۱) اضافتِ لفظی اور معنوی

مثالیں:

نُورُ الشَّمْسِ قَوِيٌّ	آفتاب کی روشنی تیز ہے۔
عُنُقُ الجَمَلِ طَوِيلٌ	اُونٹ کی گردن لمبی ہے
رِيشُ الطَّاوُسِ جَمِيلٌ	مور کا پر خوبصورت ہوتا ہے

* * *

أَسْمَعُ بُكَاءَ طِفْلٍ	میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں
أَرَى آثَارَ أَقْدَامٍ	میں پاؤں کے نشانات دیکھ رہا ہوں
أَشَمُّ رَائِحَةَ وَرْدٍ	میں گلاب کی خوشبو سونگھ رہا ہوں

* * *

صَانِعُ المَعْرُوفِ مَشْكُورٌ	بھلائی کرنیوالا قابلِ شکریہ ہے
مَحْمُودُ الخِصَالِ مَمْدُوحٌ	اچھی خصلتوں والا قابلِ تعریف ہے

Marfat.com

۳ سَرِیعُ الْغَضَبِ مَذْمُوْمٌ جلد غصے ہونے والا بُرا ہے۔

٭ ٭ ٭

الْحَافِظَا دُرُوسَهُمَا مُكَافَئَانِ :
اِن دو افراد کو جو اپنے سبق کو یاد کر رہے ہیں عمدہ صلہ ملے گا۔

الْمُتْقِنُوْ أَعْمَالِهِمْ رَابِحُوْنَ
اچھے کام کرنے والوں کو فائدہ حاصل ہوگا

الْمُنْصِفُ النَّاسِ مَحْبُوْبٌ
لوگوں سے انصاف کرنے والا پسندیدہ ہے،

الْمُجِيْبُ لِفِعْلِ الْخَيْرِ سَعِيْدٌ
اچھے کام کو پسند کرنے والا نیک بخت ہے۔

تشریحات

کتاب کی پچھلی جلد میں تم مضاف اور مضاف الیہ کی تعریف پڑھ چکے ہو اور وہاں تم کو یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف اگر منون ہو تو اس کی تنوین حذف ہو جاتی ہے، اور اگر تثنیہ یا مذکر سالم ہو تو اس کا نون بھی حذف ہو جاتا ہے۔ اب ہم اس سبق میں چند باتیں بتلانا چاہتے ہیں :-

پہلے دونوں قسموں کی مثالوں میں مضاف پر نظر ڈالو، وہ دراصل نکرہ ہیں لیکن پہلی قسم کی مثالوں میں وہ اپنے مابعد کے اسم معرفہ کی طرف اضافت کی وجہ سے معرفہ بن گئے ہیں۔

Marfat.com

مثلاً اگر ہم لفظ "نور" کو تنہا لیں تو وہ کسی غیر معین نور کو ظاہر کرے اس لئے وہ نکرہ ہوگا۔ لیکن اگر تم اضافت کے ساتھ "نور الشمس" کہو اس کی تعیین اور تخصیص ہو جاتی ہے۔

دوسری قسم میں مضاف کو، نکرہ کی طرف اضافت کی وجہ سے تخصیص حاصل ہوگئی ہے، کیونکہ اگر تم بغیر اضافت کے کہو کہ "أَسْمَعُ بُكَاءً" تو لفظ "بکاء" عام ہوگا۔ جو بچے کے رونے، عورت کے رونے اور مرد کے رونے کو شامل ہے لیکن اگر تم اس کو نکرہ کی طرف مضاف کرکے کہو "أَسْمَعُ بكاء طفل" اس سے اس کی تخصیص ہو جائیگی، اور اس کی عمومیت محدود ہو جائے گی ان دونوں قسموں کی مثالوں میں جو اضافت ہے، اور جو اضافت اس سے مشابہ ہو اس کو "اضافتِ معنوی" کہتے ہیں۔ کیونکہ مضاف کو ایک معنوی کا فائدہ حاصل ہوا ہے اور وہ تعریف یا تخصیص ہے۔

اب آخری دو قسموں کی مثالوں کے مضاف پر نظر ڈالو تو تم کو معلوم ہوگا کہ اس کو تعریف یا تخصیص اضافت کی وجہ سے حاصل نہیں ہوئی لیکن اگر نفسی حیثیت سے تم اس پر غور کرو تو تم کو معلوم ہوگا کہ اضافت کی وجہ سے تنوین یا فتہ کی تنوین محذوف ہو کر تخفیف ہوگئی۔ یا اگر مضاف یا جمع مذکر سالم ہے تو اس کا نون حذف کر دیا گیا۔ اس لئے یہاں اضافت کو اضافت لفظی کہا جاتا ہے۔ یہی حال اس نوعیت کی تمام اضافتوں کا

Marfat.com

کہ وہ اضافت سے تعریف یا تخصیص نہیں حاصل کرتے۔

اگر تم اضافتِ لفظی اور اضافتِ معنوی کا موازنہ کرو تو ان میں تم کو واضح فرق نظر آئیگا۔ اضافتِ لفظی کی ہر مثال میں تم مضاف کو دیکھو گے کہ وصف[1] ہے، اور مضاف الیہ مضاف کے معنی میں معمول ہے لیکن اضافتِ معنوی کی مثالوں میں معاملہ ایسا نہیں ہے۔

اب دوبارہ ان تمام مثالوں کی طرف رجوع کرو اور صرف مضاف پر غور کرو تو تم کو معلوم ہوگا کہ اضافتِ معنوی کی تمام مثالوں میں وہ الف لام سے مجرد ہے۔ لیکن اضافتِ لفظیہ میں تم دیکھو گے کہ وہ کبھی تو الف لام سے مجرد ہے جیسا کہ تیسرے گروہ کی مثالوں میں ہے اور کبھی مقرون جیسا کہ چوتھے گروہ کی مثالوں میں۔ اگر تم اس قسم پر غور کرو جہاں کہ الف لام کا الحاق جائز ہے، تو تم کو معلوم ہوگا کہ وہ (مضاف) پہلی مثال میں تثنیہ ہے، اور دوسری مثال میں جمع مذکر سالم اور تیسری مثال میں وہ اس لفظ کی طرف مضاف ہے جس پر الف لام آیا ہے۔ اور چوتھی مثال میں وہ مضاف ہے ایک دوسرے مضاف کی طرف جس پر الف لام ہے۔ یہی چار مقامات ہیں جہاں کہ مضاف پر الف لام کا لانا جائز ہے۔

قواعد:

(۳۳۳) اضافت کی دو قسمیں ہیں، معنوی اور لفظی:۔

---

[1] وصف سے یہاں مراد وہ اسم ذات ہے جو کسی صفت سے متصف ہو جیسے صانع، محمود، سریع چنانچہ صانع میں صنعت کی صفت موجود ہے۔

Marfat.com

(الف) اضافتِ معنوی وہ ہے جو مضاف کو تعریف یا تخصیص کا فائدہ بخشے۔ اور مضاف اپنے معمول کی طرف اضافتِ وصفی نہ رکھتا ہو

(ب) اضافتِ لفظی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ سوائے حذفِ تنوین کے جبکہ وہ تنوین یا فتہ ہو، یا حذف نون کے جبکہ وہ تثنیہ یا جمع مذکر سالم ہو۔ اس صورت میں صفت کی بھی اپنے معمول کی طرف اضافت کر دی جاتی ہے۔

(۳۳۴) اضافتِ معنوی کی صورت میں مضاف پر الف لام کا لانا بالکل ممنوع ہے اضافتِ لفظی میں اس کی ممانعت ہے۔ سوائے اِن چند صورتوں کے

(الف) یہ کہ مضاف تثنیہ یا جمع مذکر سالم ہو

(ب) اگر مضاف الیہ الف لام سے متصل ہو، یا اس کی طرف مضاف ہو جس پر الف لام ہو۔

Marfat.com

(۲) المضافُ إلى يَاءِ المُتَكَلِّمِ

(۲) یائے متکلم کی طرف اضافت

مثالیں

قُمْتُ بِنَصِيْبِي مِنَ الْعَمَلِ أَوْ بِنَصِيْبِيَ

• میں نے اپنے حصّے کا کام کرلیا ہے۔

سَمَوْتُ بِآدَابِي أَوْ بِآدَابِيَ

میں نے اپنے ادب و تمیز سے ترقی کی۔

أُعْطِفُ عَلَى الفَقِيْرِ بِصَدَقَاتِي أَوْ بِصَدَقَاتِيَ

میں اپنی خیرات کے ذریعے فقیروں سے ہمدردی کرتا ہوں۔

* * *

إِنَّ عَصَايَ لَجَمِيْلَةٌ بے شک میری لاٹھی خوبصورت ہے

كَانَتْ لَيَالِيَّ فِي السَّفَرِ مُقْمِرَةً سفر میں میری راتیں چاندنی تھیں۔

أَنْتُمَا صَاحِبَايَ الوَفِيَّانِ تم دونوں میرے وفادار ساتھی ہو

هٰؤُلَاءِ مُنْقِذِيَّ مِنَ الضِّيْقِ : یہ لوگ مجھے تنگی سے چھڑانے والے ہیں۔

تشریحات

قسم اول کی مثالوں میں مضاف اور مضاف الیہ کو دیکھو تو تم کو معلوم ہوگا کہ مضاف ایک اسم ہے جس کا آخر حرف صحیح ہے، اور وہ نہ تثنیہ ہے اور نہ جمع مذکر سالم۔ اور مضاف الیہ یائے متکلم ہے۔ اگر تم اس قسم کی مثالوں میں مضاف

Marfat.com

کے آخر اور یائے متکلم پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اول الذکر مضاف الیہ کی یا کی مناسبت سے ہمیشہ مکسور ہوگا، اور خود یاء میں سکون اور فتح دونوں جائز ہیں۔ یہی حال ہر مثال میں اس مضاف اور مضاف الیہ کا ہوگا جیسا کہ اس قسم کی مثالوں میں مذکور ہوا۔

قسم دوم کی مثالوں پر نظر ڈالو تو تم کو معلوم ہوگا کہ ان میں مضاف مختصر علیہ ہے یا منقوص، یا تثنیہ یا جمع مذکر سالم۔ اور مضاف الیہ یائے متکلم۔ اگر تم یہاں مضاف کے آخر اور یائے متکلم پر غور کرو تو تم کو معلوم ہوگا کہ اول الذکر ہمیشہ ساکن رہتا ہے اور یاء ہمیشہ مفتوح۔ اور ہر مثال میں ایسا ہی ہوتا ہے جہاں کہ مضاف ان چار حالات میں سے کسی حالت پر آئے، اور مضاف الیہ یائے متکلم ہو۔

قاعدہ

(۳۳۴) اگر اسم کو یائے متکلم کی طرف مضاف کیا جائے تو اس کے آخر کو یاء کی مناسبت سے مکسور کیا جاتا ہے، اور یاء میں سکون اور فتح دونوں جائز ہوتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ مختصر علیہ ہو یا منقوص یا تثنیہ یا جمع مذکر سالم ہو۔ لہٰذا مضاف کے آخر پر سکون اور یاء پر فتح لازمی ہیں۔

Marfat.com

الدرس (۱۰۸)

(۳) مَایُضَافُ إِلَی الْجُمْلَةِ وُجُوبًا وَجَوَازًا

(۳) وہ کلمات جن کا جملہ کی طرف مضاف کیا جانا ضروری ہے، یا جائز

مثالیں:-

جَلَسْتُ حَیْثُ الْمَنْظَرُ جَمِیلٌ میں وہاں بیٹھا جہاں خوبصورت نظارہ ہے۔

جَلَسْتُ حَیْثُ یَحْمُلُ الْمَنْظَرُ " " " " نظارہ ہوتا ہے

جَلَسْتُ حَیْثُ حَمَلَ الْمَنْظَرُ " " " " منظر تھا

⁂

جِئْتُ إِذِ الْمَطَرُ هَاطِلٌ میں اس وقت آیا جب موسلا دھار بارش ہو رہی تھی

جِئْتُ إِذْ هَطَلَ الْمَطَرُ " " " " ہو گئی

⁂

أُجِیبُكَ إِذَا دَعَوْتَنِیْ جب تم مجھے بلاؤ گے تو میں تمہیں لبیک کہوں گا۔

أُجِیبُكَ إِذَا تَدْعُوْنِیْ " " " " " "

⁂

نَزَلَ الْمَطَرُ عَلَی حِیْنِ الْفَلَّاحُ قَانِطٌ أَوْ حِیْنَ

بارش اس وقت ہوئی جب کسان نا امید ہو چکا تھا۔

Marfat.com

۴ { هٰذا وَقْتُ يُكَافَأُ الْمُجِدُّوْنَ أَوْ وَقْتَ
یہ وقت ہے جب محنتی اشخاص کو انعام ملے۔
زُرْتُكَ فِي زَمَنِ فُزْتَ فِي الامتحان أَوْ زَمَنَ
میں نے تم سے اس وقت ملاقات کی جب تم امتحان میں کامیاب ہوگئے تھے۔ }

تشریحات:-

قسم اول کی مثالیں "حیثُ" پر مشتمل ہیں جو ظرف مکان میں ہے، اور قسم دوم کی مثالیں "اذا" پر مشتمل ہیں جو زمانہ ماضی کے لئے ظرف بنتی ہے، اور قسم سوم کی مثالیں "اذا" پر مشتمل ہیں جو زمانہ مستقبل کے لئے ظرف بنتی ہے۔ اگر تم تمام ظروف پر غور کرو تو تم کو معلوم ہوگا کہ وہ اپنے جملۂ مابعد کی طرف مضاف ہیں، اس لئے وہ اضافت کی وجہ سے حالتِ جری میں ہیں۔ اگر تم ان تمام ظروف کی لغوی اسلوب پر غور کرو گے تو معلوم ہوگا کہ وہ صرف مفرد ہی کی طرف مضاف نہیں کئے جاتے ہیں، بلکہ جملہ کی مضاف ہونے میں خاص ہیں۔

مثالوں کی طرف دوبارہ رجوع کرنے پر معلوم ہوگا کہ "حَيْثُ" جملۂ اسمیہ کی طرف مضاف کیا جاتا ہے جس کے شروع میں فعل ماضی ہو یا مضارع۔ اور تم کو کہ "إذ" جملۂ اسمیہ کی طرف مضاف کیا جاتا ہے یا جملۂ فعلیہ کی طرف جس کے کا کلمہ ماضی کو ظاہر کرتا ہے۔ اور "إذا" صرف جملۂ فعلیہ کی طرف مضاف کیا جا

اگر تم آخری مثال پر نظر ڈالو تو دیکھو گے کہ وہ کلمات حِينَ، وَقْتَ زَمَنَ زمانۂ مبہم کے اسماء ہیں۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک زمانۂ غیر محدود کو کرتا ہے، اور ان سے ہر ایک لفظ اپنی مثال میں اپنے مابعد کے جملہ کی طرف

Marfat.com

ہے۔ لیکن جملہ کی طرف یہ اضافت ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ مفرد کی طرف مضاف کئے جاتے ہیں۔ اگر تم ان اسماء میں سے ہر اسم کے آخر کو دیکھو تو تم کو ان میں دو وجوہات جائز معلوم ہونگی (۱) اپنے ماقبل کے مطابق اعراب (۲) فتحہ پر مبنی ہونا۔

قواعد:-

(۳۳۵) حَیْثُ، اِذْ اور اِذَا ظروف مبنیہ ہیں، اور صرف جملوں ہی کی طرف مضاف کئے جاتے ہیں۔

(۳۳۶) اسم زمان مبہم وقت غیر محدود کو ظاہر کرتا ہے، اور جملہ یا مفرد کی طرف مضاف کیا جاتا ہے۔ اگر وہ جملہ کی طرف مضاف کیا جائے تو اس کا معرب یا فتح پر مبنی ہونا دونوں جائز ہیں

مشق

درج ذیل دعا میں مضاف اور مضاف الیہ معلوم کرو اور اضافت معنوی اور اضافتِ لفظی کو الگ الگ بیان کرو:-

دعا أعرابيٌّ ربّه فقال: ياعماد من لا عماد له ويا رُكْنَ من لا رُكْنَ له، ويا مُجِيرَ الضَّعْفَى، وَيَا مُنْقِذَ الهَلْكَى، ويا عظيم الرجاء، أنتَ الذى سَبَّحَ لك سوادُ الليل وبَيَاضُ

ظروف مبہم جن کو بعض وجوہات کی بنا پر خصوصیت حاصل ہے، یہ ہیں: غداۃ، عَشِیَۃ، لَیْلَۃ، صباح اور مَسَاء۔

Marfat.com

النهار وضوء القمر وشعاع الشمس وحفيف الشجر: اللهمّ
انّكَ معين المتكلين عليك: أنتَ شاهدهم والمطّلعُ
على ضمائرهم، سِرّي لكَ مكشوف، وأنا إليك ملهوف؛
إذا أوحشتْني الغُربة آنسني ذِكرك؛ واذا أكبّتْ
عليّ الغموم لجأتُ إلى الاستجارة بكَ؛ علمًا بأن
أزمّةَ الأمور كُلّها بيدك، ومَصْدَرها عن قضائك.

II مندرجہ ذیل جملوں میں اضافت لفظی اور اضافت معنوی کو الگ الگ کرو:-

(۱) حُبُّ الثناء طبيعة الإنسان
(۲) كَثُرَ سائقوا السيارات
(۳) ساقا النعامة طويلتان
(۴) عواقب المكاره محمودة
(۵) المظلوم مستجاب الدعاء
(۶) آفة العلم النسيان
(۷) الشجرة مورقة الأغصان
(۸) الفيل عظيم الجثة
(۹) لا تتكلّم من قبل أن تفكّر
(۱۰) آفة العدل مَيْلُ الوُلاة

Marfat.com

III مندرجہ ذیل جملوں پر غور کر کے بتاؤ کہ ان میں وہ کونسے مضاف ہیں جو معرفہ ہیں، اور وہ کونسے مضاف ہیں جو تخصیص کا فائدہ دیتے ہیں، اور ایسے مضاف کونسے ہیں جو اضافت کی وجہ سے نہ معرفہ ہیں نہ مخصّص.

(۱) فِي الحجرة خِزَانتا كتب

(۲) نهر السند من أطول الانهار فى الباكستان

(۳) سريع الغضب كثير الزّلل

(۴) حارسا البستان قويّان

(۵) كثرة الطعام تفسد الابدان.

(۶) فاعل الشر يَلْقَى الشرّ

IV مندرجہ ذیل جملوں پر غور کر کے بتاؤ کہ وہ کونسے مضاف ہیں جن پر الف لام نہیں آ سکتا، اور کونسے مضاف ایسے ہیں جن پر الف لام آ سکتا ہے اور کیوں؟

(۱) تغرس الاشجار عَلى ضَفَّتَى النهر

(۲) مُغِيْرُ الفِتَن مُبْغَضُوْنَ

(۳) الثُّلُوج فَوق قِمَمِ الجبال

(۴) ينهض الوطن بأبنائه

(۵) مَزْرُوعَة باكستان من زارعى أرضها

(۶) المرء بقلبه ولسانه

Marfat.com

(۷) شاهدَا الحادثِ حاضِران

(۸) لاتثق بمادحيكَ فِي وجهك

V مندرجہ ذیل کو پہلے مثنیٰ اور اُس کے بعد جمع میں تبدیل کرکے مثنیٰ اور جمع کے صیغوں کو مکمل جملوں میں استعمال کرو، اور بتاؤ کہ کس موقع پر مضاف پر الف لام آسکتا ہے :-

(۱) خادم وطنه

(۲) سائق السيارة

(۳) محبُّ نفسه

(۴) منقذ الغريق

(۵) غلاف الكتاب

(۶) عُنق الجُمل

(۷) فِنَاء الدار

(۸) حامِلُ العَلَم

(۹) قائد الجيش

VI خالی جگہ کو مناسب مضاف الیہ سے پُر کرو :-

(۱) أَقمتُ حيثُ ..... (۳) أَجِبْنِي إِذا .....

(۲) سافرتُ إِذ ..... (۴) تَكَلَّمْ حيثُ .....

VII مندرجہ ذیل جملوں میں سے کونسے حيثُ کی طرف مضاف ہو سکتے ہیں، اور کونسے إِذ کی طرف اور کونسے إِذا کی طرف مضاف ہو سکتے ہیں، ان کا تعین کرنے کے بعد انھیں اِن ظروف کا مضاف بناؤ :-

(۱) الحرُّ شديد

(۲) أَظْلَمَ الجوّ

(۳) ثَوَرَ العواصف

(۴) تفتَّحت الأزهار

VIII بتاؤ مندرجہ ذیل کی کونسی مثالوں میں ظرف زمانی کو معرب اور

Marfat.com

مبنی بر فتحہ لانا جائز ہے اور کیوں؟

(۱) ساعَدتنی فی وقت الشدائد

(۲) تیقظتُ علی حینَ أذّنَ المُؤذِّن

(۳) مضی زمنٌ یُباعُ الرّقیق

(۴) سَرَقَ اللصُّ فی وقت الفجرْ

(۵) هٰذا أوانُ یُزرعُ القَصَبْ

(۶) یشتد البرد فی زمن الشتاء

(۷) هٰذا یَوْمٌ یَنفع الحذر

(۸) بِعتُ فِی یَوْمٍ ارتفع السِّعر

۷X مندرجہ ذیل کی کونسی مثالوں میں یائے متکلم کا ساکن یا مفتوح لانا جائز ہے اور کہاں فتحہ کا لانا واجب ہے، دونوں حالتوں کی وجوہات بیان کرو۔

(۱) هٰؤلاءِ إخوانِی المهذبون

(۲) أُطیع والدیّ وجمیع مُعلّمیّ

(۳) اعدنی لهم فضل علیّ

(۴) أخوك هادیّ إلی الخیر

(۵) عیناک قَوِّیتا الإبصار

(۶) سِواکَ یهابُ الموت

(۷) ذراعای مفتولتان۔

Marfat.com

(۸) أنتَ مُرشِدِی إلی الخیر۔

X مندرجہ ذیل کلمات کو مکمل جملوں میں مناسب مضاف الیہ کی حیثیت سے استعمال کرو:۔

الباب السُّکّرَ النِّیل الکِتَاب الاشجار
الورد الشمس المنزل الأسد الفاکهة

XI مندرجہ ذیل اسماء میں سے دو مناسب اسماء کو انتخاب کرکے مضاف اور مضاف الیہ بناؤ اور انھیں مکمل جملوں میں استعمال کرو:۔

نقیق شاطئان ناتج الضفدع النهر
الجمل مصر ضیوفهم سَنام المکرمون

Marfat.com

الدرس (۱۰۹)

اَلْمَبْنِیُّ وَالْمُعْرَبُ مِنَ الافعال والاسماء

افعال واسمائے معرب ومبنی

(۱) اَلْمَبْنِیُّ مِنَ الافعال

(۱) افعال مبنی

ملحوظہ:- مندرجہ ذیل میں غور کرو کہ افعال ماضی امر ومضارع کن کن اعراب پر مبنی ہیں:-

مثالیں:-

۱

رَکِبْتُ الفَرَسَ — میں گھوڑے پر سوار ہوا۔
اَلتُّجَّارُ رَبِحُوا — تاجروں نے نفع حاصل کیا
حَضَرَ الغَائِبُ — غائب (شخص) حاضر ہوا

∴ ∴ ∴

۲

أَطِعْ أَبَاكَ — اپنے باپ کی اطاعت کر
طَرِّزْنَ الثِّيَابَ — کپڑے پر کشیدہ کاری کرو (تم سب عورتیں)
أُتْرُكُنَّ الجِدَالَ — تو جھگڑا ضرور چھوڑ دے
أَفْشُوا السَّلَامَ — سلام ظاہر کرو (کیا کرو)
أَوْفُوا بِالعَهْدِ — وعدہ وفا کرو

Marfat.com

۳ | لَأَنْصُرَنَّ الْمَظْلُوْمَ — میں مظلوم کی ضرور مدد کروں گا
لَأُجِيْدَنَّ عَمَلِيْ — میں اپنا کام ضرور اچھا کروں گا
اَلْبَنَاتُ يَأْكُلْنَ — لڑکیوں نے کھانا کھاتی ہیں۔

تشریحات:

پچھلے سبقوں میں تم افعال مبنیہ کو اور اُس کے مبنی ہونے کی حالتوں کو اچھی طرح جان چکے ہو۔ اگر تم پچھلی مثالوں، اور اُن کے مشابہ افعال پر غور کرو تو یہ باب کے فوائد تمہارے ذہن میں آجائیں گے۔ قسم اول کی مثالوں سے فعل ماضی اور اُس کے مبنی ہونے کا حال تم کو یاد آجائے گا۔ اسی طرح قسم دوم سے فعل امر اور اُس کے مبنی ہونے کا حال اور قسم آخر میں افعال مضارع اور اُس کے مبنی ہونے کا حال معلوم ہوگا۔ لہٰذا اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس باب میں بھی ہم اُن قاعدوں کو اجمالی طور پر بیان کردیں:۔

قواعد:

(۳۳۷) افعال میں ماضی، امر و مضارع با نونِ تاکید (خفیفہ و ثقیلہ) و نونِ مؤنث (جمع مؤنث غائب و حاضر) مبنی ہوتے ہیں۔

(۳۳۸) ماضی سکون (جزم) پر مبنی ہوتا ہے جبکہ ضمیر مرفوع (حالتِ فاعلی) و متحرک سے متصل ہو۔ اور پیش پر مبنی ہوتا ہے جبکہ واؤ جمع سے متصل ہو، اور اس کے سوا دوسری صورتوں میں مبنی بر فتح ہے۔

(۳۳۹) اگر فعل کا آخر کلمہ حرفِ صحیح ہو اور اس سے نونِ جمع مؤنث (غائب و حاضر) متصل ہو تو وہ مبنی بر سکون ہوتا ہے، اور اگر نونِ تاکید (ثقیلہ و خفیفہ) ملا ہوا ہو تو

Marfat.com

مبنی بر فتح ہوتا ہے۔ اور اگر آخر کلمہ حرف علت ہو تو حذف کر دیا جاتا ہے۔
۔ اگر اس سے الف تثنیہ یا واؤ جمع یا یائے مخاطبہ ملا ہوا ہو تو نون حذف
۔ یا جاتا ہے۔

(۳) مضارع مبنی بر فتح ہوتا ہے، اگر اس سے نونِ تاکید (ثقیلہ یا خفیفہ) ہوا ہو تو۔ اور جزم پر مبنی ہوتا ہے اگر جمع مؤنث (حاضر و غائب) سے متصل ہو۔

مشق

I مندرجہ ذیل عبارت میں افعال مبنی کا انتخاب کرو، اور ان کی اعرابی حالت کی وضاحت کرو:۔

قال الامامُ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ مِنْ وصيَّةٍ بَعَثَ بِهَا الى ابْنِه الحَسَنِ: إمْحَضْ أخَاكَ النصيحَةَ، وتَجَرَّعِ الغَيْظَ؛ فَإنى لَمْ أرَ جُرْعَةً أحْلَى مِنْهَا عاقِبَةً ولا أَلَذَّ مَغَبَّةً، ولِنْ لِمَنْ غَالَظَكَ فَإنَّهُ يُوشِكُ أن يَلِينَ لكَ. وإنْ أردتَ قَطِيعَةَ أخِيكَ فَاسْتَبْقِ لَهُ مِنْ نَفْسِكَ بَقِيَّةً تَرْجِعُ إلَيْهَا إن بَدَا له ذلك يَوْمًا مّا، ومَنْ ظَنَّ بِكَ خَيْرًا فَصَدِّقْ ظَنَّهُ. ولَا تَرْغَبَنَّ فِيمَن زَهِدَ عنكَ، ولَا يَكُونَنَّ أخُوكَ عَلى مُقاطعَتِكَ أقْوَى منكَ على صِلَتِه. وَلَا تَكُونَنَّ على الاساءةِ أقوى منكَ على الإحسان۔

II مندرجہ ذیل افعال میں سے ہر فعل کو تین جملوں میں اس طرح استعمال کرو

Marfat.com

کہ پہلے جملے میں وہ فتحہ پر مبنی ہو، اور دوسرے جملے میں ضمہ پر مبنی ہو، اور تیسرے میں مبنی علی السکون ہو۔

اَکْرَمَ نَصَرَ اِسْتَفَادَ عَاوَنَ

III مندرجہ ذیل کے ہر فعل کو دو جملوں میں اس طرح استعمال کرو کہ پہلے میں وہ مبنی علی الفتح اور دوسرے میں مبنی علی السکون ہو:

یَمْشِیَ یَرْجُوْ - یُحْسِنُ - یُسَاعِدُ

IV یَمْشِیَ سے فعل امر اس طرح بناؤ کہ ایک مرتبہ وہ مبنی علی الفتح اور دوسری مرتبہ مبنی علی السکون اور تیسری مرتبہ اس کا حرف علت محذوف ہو اور چوتھی دفعہ اس کا نون محذوف ہو۔

V مندرجہ ذیل میں فعل کو واحد مؤنث حاضر میں تبدیل کرکے اس کے بعد تثنیہ اور جمع مذکر و مؤنث میں تبدیل کرو، اور ہر حالت میں اس کے مبنی ہونے کی نوعیت بیان کرو:۔

اِذَا وَعَدْتَ عِدَةً فَأَنْجِزْ

VI مندرجہ ذیل مثالوں میں مبنی اور معرب افعال کا تعین کرو اور ان کے معرب یا مبنی ہونے کی وجہ بیان کرو:۔

(۱) البنات یَنْهَضْنَ اِلَی الْعَمَلِ مُبَکِّرَاتٍ۔

(۲) لَا تَعْتَمِدُنَّ عَلَی غَیْرِ اَنْفُسِکُمْ

(۳) لَا تَغْدِرَانَّ بِذِمَّتِکُمَا

(۴) لَا یُزْهِدَنَّکَ فِی الْمَعْرُوْفِ مَنْ لَا یَشْکُرُلَکَ

Marfat.com

(۵) إِذا مَدَحتِ فَلا تُبالِغَنَّ فِي المَدْحِ۔
(۶) كُنَّ مُقَدِّراتٍ ولا تَكُنَّ مُقَتِّراتٍ۔

(۲) المُعْرَبُ مِنَ الافعال

افعالِ معرب

ملحوظہ:۔ مثلۂ ذیل میں غور کرو کہ جملی افعالِ مضارع پر ضمہ فتح اور سکون سے کس طرح اعراب دیا جا رہا ہے۔

مثالیں:

تُشْرِقُ
القُضَاةُ يَعْدِلُونَ

لَنْ يُفْلِحَ الكَسْلَانُ
الحُسَّادُ لَنْ يَسُودُوا۔

لَا تَنْصُرْ سَائِلاً
لَا تَسْعَ إِلَّا فِي الخَيْرِ
لَا تُقَصِّرُوا فِي أَعْمَالِكُمْ

Marfat.com

تشریحات:

تمہیں یہ پہلے معلوم ہو گیا ہے کہ افعال میں صرف ایسا فعل مضارع معرب ہے جس کے آخر میں نونِ تاکید نہ ہو، اور وہ نونِ مؤنث جمع سے خالی ہو۔ مضارع کے اعراب کی علامات رفع، نصب، اور جزم ہے۔ چونکہ پچھلے اسباق میں ہم اس کی مفصل تشریح کر چکے ہیں لہٰذا ہم مجمل طور پر بیان کریں گے۔

قواعد:-

(۳۴۱) فعل معرب وہ مضارع ہے جس کے آخر میں نونِ تاکید یا نونِ مؤنث جمع نہ ملا ہوا ہو۔ [1]

(۳۴۲) فعل مضارع پر حالتِ رفعی میں ضمہ ہوگا، اور نون اعرابی ضمہ کے قائم مقام ہوگا۔ حالتِ نصبی میں فتحہ آئیگا، اور اس صورت میں نون اعرابی گر جائیگا اور حالتِ جزم میں سکون ہوگا۔

مشق

1. مندرجہ ذیل عبارت میں مبنی اور معرب افعال کا تعین کرو، اور ان کے اعراب اور نوعیت کو واضح کرو۔

---

[1] ایسے اتصال کے لئے شرط یہ ہے کہ نونِ تاکید اور فعل کے درمیان فصل نہ ہو جیسے مثال میں ہے: یہ فعل الف تثنیہ (مثلاً لَتَذْهَبَانِّ) یا واوِ جمع یا یائے مخاطب (لَتَذْهَبُنَّ، لَتَذْهَبِنَّ) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں نون مجذوفہ کی وجہ سے مضارع معرب ہو جائے گا۔

Marfat.com

أوصَى عبدُالله بنُ عبّاس رجلاً فقال: لاتتكلّمْ بما لا يَعْنِيكَ، وَدَعِ الكلامَ فى كثيرٍ مما يَعنِيكَ حتى تجد له مَوْضِعًا، ولا تُمارِيَنَّ حَلِيمًا ولا سَفِيهًا؛ فإنّ الحليمَ يُطْغِيكَ، والسفيهَ يُؤْذِيكَ، واذْكُرْ أخاكَ إذا تَوارَى عَنْكَ بِمَا تحبُّ أن يَذْكُرَكَ به إذا تَوارَيْتَ عنه، وَاعْمَلْ عملَ امرئٍ يَعْلَمُ أنّهُ مَجْزِيٌّ بالإحْسَانِ مَا خوذٌ بالإجْرَامِ۔

II مندرجہ ذیل افعال کو تثنیہ کے الف۔ واو۔ جمع اور یائے حاضر سے ترتیب وار ملحق کرو اور ان کو تمام اعرابی حالتوں میں تبدیل کرتے جاؤ:۔

يَسْتَفِيدُ ـ يَخْشَى ـ يَدْنُو

III مندرجہ ذیل جملہ میں اسم اشارہ کو تثنیہ مذکر و مؤنث نیز جمع مذکر میں بھی تبدیل کرو، اور صیغوں کی مناسبت سے جملے بھی تبدیل کرو:

هٰذَا الرَّجُلُ يَهْوَى الفَضِيلَةَ وَيَهْدِى النَّاسَ إِلَيْهَا

IV مندرجہ ذیل عبارت میں حاضر کے صیغے کو واحد مؤنث میں، نیز تثنیہ اور جمع مذکر و مؤنث میں بھی تبدیل کرو:

إِرْضَ من الناس ما ترضاه لهم من نفسك، ولا تقُلْ ما لا تحِبُّ أن يُقال لك۔

Marfat.com

الدرس (۱۱۰)

(۳) المبنیّ من الاسماء

(۳) اسمائے مبنیہ

ملحوظہ: امثلۂ ذیل میں جلی اسماء کے مبنی ہونے کے وجوہات قابل لحاظ ہیں

مثالیں:

۱
- فِی الْحُجْرَةِ أَحَدَ عَشَرَ كُرْسِيًّا
  کمرہ میں گیارہ کرسیاں ہیں
- جَلَسْتُ مَعَ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً
  میں گیارہ آدمیوں کے ساتھ بیٹھا۔

⁂

۲
- مَارَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا الكِتَابِ مِنْ قَبْلُ
  ایسی کتاب میں نے اس سے پیشتر نہیں دیکھی
- إِنْ نَجَحْتَ فَلَكَ الْمُكَافَأَةُ مِنْ بَعْدُ
  اگر تم کامیاب ہو جاؤ تو اس کے بعد تمہارے لئے انعام ہے

⁂

Marfat.com

مِنْ أَئِمَّةِ النَّحْوِ سِيْبَوَيْهِ

سیبویہ نحو کے اماموں میں سے ہے۔

كَانَ ابْنُ أَحْمَدَ بْنِ طُوْلُوْنَ يُدْعَى خُمَارَوَيْهِ

ابن احمد بن طولون خمارویہ کہلاتا ہے۔

تشریحات

پچھلے اسباق میں اکثر جگہوں پر ایسے جملے تم نے دیکھے ہیں جہاں اسمائے مبنیہ تھے، اور وہاں تم کو ان کے مبنی ہونے کا حال بھی معلوم ہو چکا ہے۔ اور انہی میں اسمائے ضمائر بھی ہیں مثلاً اَنَا و اَنْتَ اور اسمائے اشارہ مثلاً هٰذَا و هٰذِهٖ اور اسمائے موصولہ مثلاً الذی والتی وغیرہ، اسمائے استفہام مثل متی و این اور اسمائے شرط مثلاً مَن و مهما اور اسمائے افعال مثل هیهات و آمین اور بعض ظروف مثل اذ واذا وحیث و امسِ

دیگر اسمائے مبنیہ جو گزر چکے ہیں ان میں منادی بھی ہے جبکہ علم مفرد ہو یا نکرہ مقصودہ ہو، مثلاً یا هِشَامُ اور یا رجلُ۔ ان سے مقصود بالذات اشخاص مراد ہیں۔ اور لائے نفی جنس جبکہ وہ مضاف ہو نہ شبہ مضاف جیسے لَاحَیَّ باقٍ (کوئی زندہ باقی نہ رہے گا) اور لا ضدّین مجتمعان۔ (دو متضاد چیزیں اکٹھا نہیں ہوتیں)

مبنی کی ابھی کئی دیگر اقسام باقی رہ گئی ہیں جو ممکن ہے کہ تمہارے لئے غیر معروف ہو، اس لئے ہم ان میں سے بعض کا ذکر وضاحت سے کرتے ہیں۔

Marfat.com

قسم اول کی دونوں مثالوں پر غور کرو، تو تم کو معلوم ہوگا کہ ان میں عدد "اَحَدَ عَشَرَ" ہے۔ اگر ان اعداد کے مرفوع پر غور کرو تو تم کو معلوم ہوگا کہ پہلی مثال میں وہ مبتداء اور دوسری مثال میں مضاف الیہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود کہ ان کا حرفِ آخر صحیح ہے ان پر نہ پیش ہے اور نہ زیر، اس طرح تم کو معلوم ہوگا کہ اعداد مرکب کے دونوں اجزاء فتحہ پر مبنی ہیں، اس طرح اُنیس ۱۹ تک تمام اعدادِ مرکبہ ہوئے، سوائے "اَثنیٰ عَشَرَ" اور "اَثنتی عَشَرَۃ" کے کیونکہ ان کا پہلا جزو تثنیہ کے اعراب سے معرب ہوتا ہے۔ اور آخری جزو مبنی بر فتح ہوتا ہے۔ جس طرح اعدادِ مرکب کے دونوں اجزاء فتح پر مبنی ہوتے ہیں اسی طرح ظروفِ مرکب، اور حال مرکب کے اجزاء بھی مبنی ہوتے ہیں۔ مثلاً "یعود الطبیبُ صباحَ مَساءَ" (ظرف مرکب) حکیم صبح و شام میری عیادت کرتا ہے۔ "وَعَلِیٌّ جاری بَیْتَ بَیْتَ" (علی میرا پڑوسی ہے اس حال میں کہ اس کا میرے گھر سے بالکل ملا ہوا ہے)

قسم دوم کی مثالوں میں تم کو "قبل و بعد" دو کلمے ملیں گے۔ یہ دونوں ظرف ہیں۔ اگر تم ان دونوں مثالوں کے معنی پر غور کرو تو تمھیں معلوم ہوگا کہ مضاف الیہ گو لفظی طور پر محذوف ہے لیکن متکلم کے ذہن میں اس کے معنی کچھ نہ کچھ ہیں، کیونکہ جب تم "ما رَأَیتُ مثل ھٰذا الکتاب" مِن قَبْلُ" کہتے ہو تمہاری مراد اس سے "مِن قبل رؤیتہ" (اس کے دیکھنے سے قبل) ہے۔ بعد اس کے کہ تم اس کے مضاف الیہ کی تشریح کرو، اس طرح یہ دونوں ظرف ایسی صورت میں پیش پر مبنی ہوتے ہیں۔

Marfat.com

اِسی طرح تمام اسمائے مبہم ہیں جن کے بعد مضاف الیہ لفظی طور پر تو محذوف
ہوتا ہے لیکن معناً مراد لیا جاتا ہے، ایسے الفاظ غیر اول اور اسمائے جہات
ہیں۔ اِن اسمائے مبہمات کے بعد اگر مضاف الیہ مذکور ہو یا اس کو حذف کرکے
اس کے لفظ کو ذہن میں رکھا جائے یا اس طرح حذف کر دیا جائے کہ نہ اس کے
لفظ کو ذہن میں رکھا جائے اور نہ اس کے معنی کو تو وہ معرب ہوگا، مثلاً "منحنی
ءٍ جائزةً فله الشُّكرُ مِن قبل المنح ومن بعده "(میرے باپ نے
کو انعام بخشا تو اس کا شکر ادا کرتا ہوں بخشش سے پہلے بھی اور بعد بھی) یا
مِن قَبلِ ومِن بَعدِ یا مِن قَبلٍ ومن بَعدٍ" دونوں طرح کہا جا سکتا ہے۔
آخری قسم کی مثالوں میں اسمائے "سیبویہ" اور "خَمَارَوَیْہ"
دیکھو۔ یہ دونوں کلمے "وَیْہِ" پر ختم ہوتے ہیں، اور تمام ترکیبوں میں لازمی
طور پر مبنی بر کسرہ ہوتے ہیں،
اسی طرح وہ تمام اسماء بھی جو "وَیْہِ" پر ختم ہوتے ہیں۔ اور ایسے تمام اسماء
مبنی بر کسرہ ہوتے ہیں جو "فَعَالِ" کے وزن پر علم مؤنث ہوں مثلاً
شِ وحَذَامِ یا ان کے لئے گالی کے طور پر مستعمل ہوں، مثل یا خَبَاثِ
یا کَذَابِ" یا اسم فعل ہوں مثل نَزَالِ وتَرَاكِ"

عدد:-

) حسب ذیل اسمائے مبنیہ ہیں:
(الف) ضمائر، اسمائے اشارہ، اسمائے موصولہ[1]، اسمائے استفہام، اسمائے شرط[2]

[1] بعض نحویین اسمائے اشارہ ذَیْنَ وتَیْنَ اور اسمائے موصولہ اللذین واللتین

Marfat.com

اسمائے افعال اور بعض ظروف اپنی اپنی حرکات پر مبنی ہوتے ہیں، جیسا کہ زبان سے سنے جاتے ہیں (یعنی سماعی ہیں)

(ب) منادیٰ علم مفرد یا نکرۂ مخصوصہ ہونے کی صورت میں مبنی بر ضمہ ہوتا ہے

(ج) لائے نفی جنس کا اسم اگر مضاف یا شبہ مضاف نہ ہو تو زبر پر مبنی ہوتا ہے

(د) اعداد مرکب، ظروف اور احوال کے دونوں اجزاء مبنی بر فتح ہوتے ہیں

(ہ) اسمائے مبہمات اگر بغیر اضافت کے ہوں تو وہ بیشتر پر مبنی ہوتے ہیں

(و) جو الفاظ تانیث پر ختم ہوں یا بروزن "فَعَالِ" مؤنث کے لئے ہوں یا ان کے لئے گالی ہوں یا اسم فعل ہوں، یہ سب عام طور سے مبنی بر کسرہ ہوتے ہیں۔

مشق

I مندرجۂ ذیل میں اسماء مبنیہ کا انتخاب کرو، اور اُن کی نوعیت اور حالت کا تعین کرو:۔

إياك والتهاونَ في أمرِ أسنانكَ، فإن ذلك مدعاةٌ إلى فسادها، ومن فَسَدت أسنانه تَعَرَّضَ لكثيرٍ من الآلام.

کو مستثنیٰ کرتے ہیں، کیونکہ ان کی رائے میں یہ چار الفاظ تثنیہ کے اعراب سے معرب ہوتے ہیں۔

۵۲ اسمائے شرط، اسمائے استفہام اور اسمائے موصولہ سے لفظ "ای" کو مستثنیٰ کر دیا جاتا ہے۔

۵۱ اعداد مرکب سے "اثنا عشر" اور "اثنتا عشرۃ" کو مستثنیٰ کر دیا جاتا ہے جیسا کہ اس میں دیکھ چکے ہو۔

Marfat.com

والأوجاع التى لاطاقة له باحتمالها، وناهيك بما يولّده هذا الفساد من امراض المعدة، وتعجيل الشيخوخة، وفقدان كثير من ملاذّ الحياة؛ فأكثر أيها اللبيب من مشاورة الأطباء فى أمرها وقُم على تنظيفها صباح مساء وحذار أن تقطع بها ما يصعب قطعُه من طعام أو غيره، ولا تُوالِ فى الاكل بين الأطعمة الحارة والباردة، فإن ذلك من أسباب الفساد الذى تتعرّض له الاسنان السليمة.

II مندرجہ ذیل مبنی اسماء کو جملوں میں اس طرح استعمال کرو کہ ان کی تینوں اعرابی حالتیں واضح ہوسکیں۔

خمسة عشر۔ هٰؤلاء۔ اللائی۔ نا۔ قطام

III مندرجہ ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب مبنی اسم سے پُر کرو اور اس پر اعراب لگاؤ:۔

(۱) ..... تعطِفون على المساكين

(۲) قرأت الكتاب..... أهديته إلىَّ

(۳) أُحِب ..... الأولاد المهذّبين

(۴) ..... تحسّين الطّهْى

(۵) فَهِمْتُ ..... سَمِعته مِنكَ

(۶) .....أنْ تُقَصّرَ فى واجبكَ

Marfat.com

(۷) ..... يُفْرِطُ فِي السهر يَمْرَض

(۸) مَشَيْتُ ..... ميلاً.

(۹) يزور الطبيب المريض .....

(۱۰) غَرَسْتُ ..... شَجَرَةً

(۱۱) ما سمعت بقدومك من .....

(۱۲) ..... يأتِي الشتاء نلْبَس الصوف .

IV مندرجہ ذیل جملوں میں کلمات قبل و بعدُ کہاں مبنی ہیں اور کہاں معرب ہیں ؟ اس کی وجوہات بھی تحریر کرو۔

(۱) كان النجاح حليفي فالمُعلم الشكر مِنْ قَبل ومن بعد

(۲) نظف أسنانك من قبل النوم ومن بعده

(۳) طلبتُ معونتكم وأنتمُ تعلمون حاجتي اليها من قبل

(۴) ما كان للهرم مثيلٌ في عظمته من قبلٍ ومن بَعدِ

Marfat.com

الدرس (۱۱۱)

(۴) المُعْرَبُ مِنَ الاسماءِ

اسمائے معرب

شالیں

كَبِرَ الغلامُ وطَابَتْ أَخْلَاقُهُ وعاداتُهُ

لڑکا بڑا ہوا اور اس کے اخلاق وعادات اچھے ہو گئے۔

لِلْفِيلِ نابان طَوِيلَتَانِ

ہاتھی کے دو لمبے دانت ہوتے ہیں۔

حَضَرَ المُهَنْدُ سُوْنَ وحَضَرَ أَخُوكَ مَعَهُمْ

انجینر آئے اور اُن کے ساتھ تیرا بھائی (بھی)

* * *

أُحِبُّ العِلْمَ والعُلَمَاءَ

میں علم اور علماء سے محبت رکھتا ہوں

إِذَا رَأَيْتَ ذَا فَضْلٍ فَاحْتَرِمْهُ

جب تو کسی قابل آدمی کو دیکھے تو اس کا احترام کر

أَطِعْ وَالِدَيْكَ وَمُعَلِّمِيكَ

اپنے والدین اور اساتذہ کی فرمانبرداری کر

Marfat.com

۲ الأُمّهاتُ يُهَذِّبْنَ البَنَات.
مائیں لڑکیوں کو تہذیب سکھاتی ہیں

٭ ٭ ٭

رَاقَنِي جَمَالُ الْقَصْرِ غُرَفُهُ وَشُرَفَاتُهُ
مجھے محل کے کمرے اور اُس کے کنگورے اچھے معلوم ہوئے

۳ لَا تُقَصِّرْ فِي احْتِرَامِ أَبَوَيْكَ وَأُسْتَاذِكَ وَكُلِّ ذِي
اپنے والدین، اساتذہ اور ہر قابل آدمی کے احترام میں کمی نہ کر

يَطِيبُ الشِّتَاءُ فِي كَرَاشِي
کراچی کا موسم سرما خوشگوار ہوتا ہے۔

تشریحات

پچھلی جلد میں اسمائے مبنیہ کا جو بیان تم پڑھ چکے ہو وہ اس کے مباحث کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ ان کے علاوہ اگر تم اوپر کی مثالوں ان کے اسمائے معرب کو دیکھو اور ان کے اعراب کی قسموں اور علامتوں کو کرو تو جو کچھ تم نے پچھلے اسباق میں پڑھا ہے تم کو یاد آجائیگا۔ تاہم تم ذہن میں اعادہ کی غرض سے ان قواعد کو ہم اجمالاً بیان کرتے ہیں

قواعد

(۲۴۴) تمام اسمار معرب ہوتے ہیں سوائے چند محدود الفا جن میں سے اکثر کا ذکر گزشتہ باب میں گزر چکا ہے۔

(۲۴۵) اسم کے اعراب کی تین قسمیں ہیں، رفع (پیش) نصب

Marfat.com

جر (کسرہ)

(۳۴۶) اسم پر رفع اپنی اصلی صورت میں پیش کی شکل میں ہوتا ہے۔ اور تثنیہ میں الف اس کی نیابت کرتا ہے اور جمع مذکر سالم اور اسمائے خمسہ[1] میں واؤ اس کی نیابت کرتی ہے۔

(۳۴۷) اسم پر نصب اپنی اصلی صورت میں زبر کی شکل میں ہوتا ہے، اور اسمائے خمسہ میں الف اس کی نیابت کرتا ہے، اور تثنیہ و جمع مذکر سالم میں یاء اور جمع مؤنث سالم میں زیر۔

(۳۴۸) اسم پر جر اپنی اصلی صورت میں زبر کی شکل میں ہوتا ہے تثنیہ و جمع مذکر سالم و اسمائے خمسہ میں یاء اس کی نیابت کرتی ہے، اور غیر منصرف میں فتحہ۔

مشق

I مندرجہ ذیل عبارت میں معرب اسماء کا تعین کرو اور ان کے اعراب کی قسم اور علامت بھی بیان کرو۔

لَمَّا بَنَى المَنصُورُ مدينة بغداد واستكثر فى بنائها النفقات، رأى أن يهدِمَ إيوان كِسرىٰ ويستعمل أنقاضه فاستشار خالد بن بَرْمك فى ذلك، فقال خالد: لاتفعل يا اميرالمؤمنين؛ فانه آية الاسلام، ومُصَلّى على بن

---

[1] اسمائے خمسہ مندرجہ ذیل ہیں، اب۔ أخ۔ فَمٌ۔ ذو۔ حم۔

Marfat.com

أبي طالب. ومَا يُبْذَل فى نقضه يُرْبى على نفعه؛ فقال له المنصور: أبيْتَ يا خالدُ إلّا مَيْلًا إلى العَجْمية، ثم أمرَ المنصور بهدمه؛ فَفُتِحَت فيه ثُلْمَة كانت النفقة عليها أكثر مما حصل منها، فأمسك المنصور وقال: يا خالد قد صِرْنا إلى رأيك؛ قال خالد: يا أميرالمؤمنين، أنا الآن أُشير بهدمه؛ لئلا يتحدّث العادون والواغون انّك عجزت عن هدم ما بناه غيرك.

II مندرجہ ذیل کلمات کو مکمل جملوں میں اس طرح استعمال کرو کہ کبھی وہ مرفوع ہوں اور کبھی منصوب اور مجرور ہوں۔

سُعاد - ساقا النعامة - الفَرَسُ - إبراهيم المهذّبون - ذَوَا فضل - أبوبكر - كلمات

III مندرجہ ذیل کلمات کا تثنیہ اور جمع سالم تحریر کرو اور انھیں مکمل جملوں میں استعمال کرو:-

المُسَافِر - الراية - المتعلّم - المهذّبة - الظالِم

Marfat.com

الدرس (۱۱۲)

اِقترانُ جَوابِ الشَرطِ بالفَاءِ

جزاء کا فاء سے الحاق

مثالیں:-

(۱) من سَعَی فِی الخَیرِ فَسَعیُهُ مَشکُورٌ

جو شخص بھلائی میں کوشش کرے اس کی کوشش مشکور ہوگی

(۲) إن حیّاكَ أحَدٌ بِتَحِیَّةٍ فَحَیِّهِ بِأحسَنَ مِنهَا

اگر کوئی تجھکو سلام کرے تو اس سے بہتر جواب دے

(۳) مَن أفشَی سِرَّ الصدیق فَلَیس بِأمِینٍ

جس نے اپنے دوست کے راز کو فاش کیا وہ امین نہیں،

(۴) إن عَصَیتَ أمرِی فَلَن تَنَالَ مَحَبَّتِی

اگر تم میرے حکم کی نافرمانی کرو تو ہرگز میری محبت نہ حاصل کروگے۔

(۵) إن نَهَضَتْ الباکستان الیَوم فَقَد نَهَضَت مِن قَبل

اگر پاکستان نے آج ترقی کی تو اس نے قبل ازیں بھی ترقی کی تھی۔

(۶) إن تَجتَهِدْ فَمَا أُقَصِّرُ فِی مکافاتِكَ

اگر تم کوشش کرو تو میں تمہاری اجرت میں کوتاہی نہ کروں گا۔

Marfat.com

(۷) مَنْ يَتْعَبْ فِي صِغَرِهٖ فَسَيَسْتَرِيحُ فِي كِبَرِهٖ

جو شخص اپنے بچپن میں محنت کریگا وہ اپنے بڑھاپے میں آرام کریگا۔

(۸) مَنْ ظَلَمَ النَّاسَ فَسَوْفَ يَنْدَمُ

جو شخص لوگوں پر ظلم کرے وہ عنقریب ہی نادم ہوگا۔

تشریحات

اوپر کی مثالوں کو پڑھنے سے تمھیں معلوم ہوگا کہ تمام جملے شرطیہ ہیں، ا
جملہ ایک کلمۂ شرطیہ، اور دو جملوں جملۂ شرط وجملۂ جزاء (جواب) پر مشتمل ہے۔ ا
ہر مثال میں صرف جملۂ جزا پر غور کرو، اور حتی المقدور اس کو جملۂ شرط کی جگہ پر رکھ
کوشش کرو۔ ایسا کرنے سے تمہارے تمام جملے غلط ہوجائیں گے۔ کیونکہ پہ
مثال میں جملۂ جزا وجملۂ اسمیہ ہے اور کلمۂ شرط جملۂ اسمیہ پر نہیں آتا ہے۔

اب بقیہ سات مثالوں میں جزاء کے جملے فعلیہ ہیں۔ دوسری مثال میں ا
فعل طلبی[1] ہے اور تیسری مثال میں فعل جامد[2] ہے، اور چوتھی مثال میں فعل
پہلے لَنْ اور پانچویں میں قَدْ اور چھٹی میں مَا اور ساتویں میں سَ اور آ
میں سَوْفَ آئے ہیں۔ تمام کلماتِ شرط اِن ساتوں صورتوں پر آنیوالے ف
جملوں پر نہیں داخل ہوسکتے۔

مذکورہ آٹھوں مثالوں کے جزاء کے جملوں پر غور کرو تو تم کو معلوم ہوگا کہ

---

[1] فعل طلبی سے مراد فعل امر ہے جس میں کسی چیز کی طلب پائی جائے۔

[2] فعل جامد وہ فعل ہے جو ایک ہی صورت پر قائم رہے۔ مثلاً عَسٰی و لَیْسَ و نِعْمَ و بِئْسَ وغیرہ

Marfat.com

فاء ملحق ہے۔ اگر تم جزاء کے ایک ایک جملہ کی تحقیق کرو جس کو شرط کی جگہ پر رکھنا درست نہیں ہے تو تم ہمیشہ ان کو کلمۂ فاء سے ملحق پاؤ گے۔

قاعدہ:

(۳۴۱) اگر جزا شرط بننے کے قابل نہ ہو تو اُس پر فا کا لانا ضروری ہے اس کی صورت اس طرح ہوگی کہ جزا یا تو جملۂ اسمیہ ہوگی اور اگر جملۂ فعلیہ ہوگی تو فعل یا طلبی ہوگا یا جامد ہوگا یا اس سے پہلے لَن - قَدْ - ما - س - یا سوف داخل ہوگا۔

مشق

I مندرجۂ ذیل عبارت میں شرطیہ جملے معلوم کرو اور ان کے جزا میں فاء کیوں آئی ہے؟۔

البا كستانيون من أحسن خلق الله استعدادًا، فإن ناقسوا غيرهم من الأمم في علم فما تقصر عن ذلك فطنهم وإن سابقوا في الصناعات فلن تبعد عنهم غاية، وإن عمدوا إلى زراعة فهم أهل كدح وجلاد، وإن يرموا مرامًا فثق بأنهم أولو عزم وهمة؛ نسبهم عريق، ومجدهم أثيل؛ فإن نهضوا اليوم فقد كانوا أول الناهضين، و إن أخذوا بأسباب الحضارة فإنهم يسيرون على سنن آباء عظام وأجداد كرام، ومن خالجه شك في عظمتهم

Marfat.com

فَلْيَقْرَأْها فى صحائف الآثار.

II مندرجہ ذیل شرطیہ جملوں کو ان کی مناسب جزا لاکر مکمل کرو، اور ان جملوں میں جزا (جواب) کی وہ تمام صورتیں استعمال کرو جن میں فاء کا آنا ضروری ہو جاتا ہے۔

(١) من مدحك بما ليس فيك .....

(٢) إن صَحِبْتَ الأَشْرار .....

(٣) مائُوْلِ من معروف .....

(٤) إن أَحسنتم إلى الناس.....

(٥) من أَحَبَّ أَن يطاع .....

(٦) مَنْ يَسْعَ بالفساد بَين الناس.....

(٧) مهما تُخْفِ من طِباعك .....

(٨) إذ ما تُتْقِن عملك .....

III مندرجہ ذیل جملوں کو مناسب محذوف شرط کا جواب (جزا) قرار دیکر انھیں مکمل کرو:

(١) ..... نِعْمَ القَرِيْن

(٢) ..... أَمِنْتُمُ العَدُوِّ

(٣) ..... ما تَسْلَمُ من الأَذى

(٤) ..... قَدْ أساء إلى وطنه

(٥) ..... تجدان زرعًا ناضِرًا

Marfat.com

(۶) ..... لن يَنَالَ مَطْلَبَه

(۷) ..... سيفوتك القطار

(۸) ..... الفوزُ حَلِيفُكَ

(۹) ..... يَقْوَى بدنك

(۱۰) ..... اتَّبِعْ نصح الطبيب

(۱۱) ..... سوف تَلْحَقك الندامة

(۱۲) ..... لاتقصِّرفی عملك

IV نو شرطیہ جملے اس طرح بناؤ کہ پہلے تین جملوں میں جواب شرط (جزا) جملہ اسمیہ ہو اور اگلے تین جملوں میں جملہ فعلیہ ہو مگر فعل طلبی ہو اور آخر کے تین جملوں میں ایسا جملہ فعلیہ ہو جس کا فعل جامد ہو

V پانچ شرطیہ جملے اس طرح بناؤ کہ ان کا جواب الشرط (جزا) جملہ فعلیہ اسی طرز پر ہو کہ پہلے جملہ میں ابتدا میں ما آئے اور دوسرے میں لَنْ تیسرے میں قد چوتھے میں مَن اور پانچویں میں سوف ابتدا میں آئے :-

Marfat.com

الدرس (۱۳۱)

العَطْفُ عَلَى الشَّرْطِ والجواب بالواوِ والفاءِ

(شرطیہ جملوں پر عطف اور ان کے جزائیہ جملوں پر واؤ یا فاء کا آنا)

مثالیں:-

(۱) إِن تَعْمَلْ وتُثَابِرْ وتنابرْ تَنْجَحْ

اگر تو عمل کرے اور اس میں مشغول رہے تو کامیاب ہوگا

(۲) إِن تَحْلِفْ وتَكْذِبْ وتَكْذِبْ تَأْثَمْ

اگر تو قسم کھائے اور جھوٹ بولے تو گناہگار ہوگا

(۳) إِن تَقْضِ وتَعْدِلْ وتَعْدِلْ تُدْرِكْ رِضَا النَّاسِ

اگر تو فیصلہ کرے اور انصاف کیے تو لوگوں کی خوشنودی حاصل کرے گا

(۴) مَنْ يَأْكُلْ كَثِيرًا يَتَخَمْ ويَمْرَضْ ويَمْرَضْ أَوْ وَيَمْرَضْ

جو شخص بہت کھاتا ہے تو اس کو بدہضمی ہو جاتی ہے اور بیمار ہو جاتا ہے

(۵) مَنْ يَتَّبِعْ هَوَاهُ يَشْقَ وَيَنْدَمْ وَيَنْدَمَ أَوْ وَيَنْدَمْ

جو شخص اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے تو وہ بدبخت ہو جاتا ہے اور پچھتاتا ہے

(۶) مَا تَدَّخِرْ يَنْفَعْكَ وَيَنْفَعْ وَطَنَكَ وَيَنْفَعَ أَوْ وَيَنْفَعْ

جسے تو ذخیرہ کر رکھے گا وہ تجھے فائدہ پہنچائیگا اور تیرے وطن کیلئے بھی فائدہ مند ہوگا

Marfat.com

تشریحات :-

پہلی تینوں مثالیں جملۂ شرطیہ کی ہیں۔ اگر تم ان میں سے ہر ایک میں فعلِ شرط پر غور کرو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس کے بعد ایک فعل مضارع ہے جس سے قبل واؤ ہے۔ اب اس فعل مضارع پر غور کرو (جس کے قبل واؤ ہے) تو معلوم ہوگا کہ ان تینوں مثالوں میں سے ہر ایک میں فعل دو طرح پر مستعمل ہے۔ ایک مثال میں وہ مجزوم ہے اور دوسری میں منصوب۔ جزم اس لئے آیا ہے کہ وہ فعلِ شرط پر عطف ہے اور زبر اس لئے آیا ہے کہ اَنْ لازماً واؤ کے بعد مضمر (پوشیدہ) ہے۔ اس صورت میں یہ واؤ واوِ معیت ہے۔ اگر تم ہر فعل مضارع کی (ماقبل واؤ) جو فعل شرط کے بعد آئے تحقیق کرو تو تمہیں یہ دونوں صورتیں (جزم و فتحہ کی) جائز معلوم ہونگی، اوپر کی مثالوں میں واؤ کی جگہ فاء بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ جب مضارع کو منصوب پڑھا جائے تو اس وقت فاء سببیہ ہو جاتا ہے یعنی سبب کا فائدہ پہونچاتا ہے۔

اب آخری تین مثالوں کو دیکھو، یہ بھی شرطیہ جملے ہیں جن کے جزائیہ جملوں میں ایک مضارع ہے جس کے قبل واؤ ہے۔ اگر تم اس مضارع پر (جس کے قبل واؤ ہے) غور کرو تو تم کو اس کی تین صورتیں ملیں گی، یعنی ایک مرتبہ مجزوم، دوسری مرتبہ منصوب اور تیسری مرتبہ مرفوع۔ جزم اور نصب کی تو وہی مذکورہ دو صورتیں ہیں، اور پیش اس وجہ سے ہے کہ گویا وہاں سے جملہ کی ابتدا ہوتی ہے۔ اگر تم اس قسم کے مضارع ملحق بہ واؤ کی تحقیق کرو جو فعلِ شرط کے جواب میں ہو تو تم کو تینوں صورتیں جائز معلوم ہونگی، اور مثالوں میں فاء واؤ

Marfat.com

کی طرح ہوگا۔

قواعد:-

(۳۵۰) اگر فعلِ مضارع فعل شرط کے بعد آئے اور اس کے پہلے واؤ یا فاء ہو تو اُس کی دو صورتیں جائز ہوتی ہیں۔ جزم بوجہ عطف اور زیر ان کے اضمار (پوشیدگی) کی وجہ سے، اور اگر فعل مضارع جملہ جزا میں ہو جن کے قبل فاء یا واؤ ہو تو بوجوہات مذکورہ جزم یا زبر ہوگا، اور جملہ کے شروع میں آنے کی وجہ سے پیش ہوگا۔

مشق

I مندرجہ ذیل عبارات میں ہر وہ ممکن صورت واضح کرو جو واؤ یا فاء کے بعد فعل مضارع کے اعراب میں بن سکتی ہو

(۱) من يَصْحَبِ الأخيارَ ويَتَّبِعْ نصْحَ الحكماءِ تستقمْ أمورُه۔

(۲) من يَعْمَلْ فَيُتْقِنْ عملَه يربحْ ويكتسبْ ثقةَ الناسِ۔

(۳) من يعاشرِ الناسَ بالمعروفِ يحبّوه ويُكرموه

(۴) مَنْ يُفْرِطْ في السهرِ يَضْعُفْ ويُسرعْ إليه الهرمُ

(۵) من يُبَكِّرْ إلى عملِه يَغْنَ ويَسْعَدْ۔

(۶) من يأكلْ طعامًا حارًّا ويشربْ ماءً باردًا تَفْسُدْ أسنانُه

(۷) مَنْ يَكْثُرْ مُزاحُه تَسْقُطْ هيبتُه ويضيعْ احترامُه

(۸) إن تسكنْ في الريفِ تَقِلَّ نفقاتُكَ فيكثرْ مالُك

Marfat.com

(۹) اِن ترکبوا الخیل تَقَوَّ أبد انکم ونزید نشاطکم

II مندرجہ ذیل عبارات میں فعل شرط کے بعد مناسب فعل مضارع لاؤ اور کبھی اس سے پہلے واؤ اور کبھی فاء کا استعمال کرو اور ان کی تمام ممکنہ صورتوں کی وضاحت کرو:۔

(۱) اِن تمش فی الحقول..... یصح بدنك

(۲) ان تسمع النصح..... تنجح

(۳) اِن تتکلم..... یکثُر سَقَطاتك

(۴) اِن تتعلموا السباحة..... تنجوا من الغرق

(۵) من یعامل الناس..... یحبوه

(۶) من یُنفِق..... یأمن الفقر

(۷) اِن تَعُدْ مَریضًا..... یتألَم

(۸) من یعاتب الاصدقاء..... یملّوه

III مندرجہ ذیل عبارات میں جواب شرط کے بعد مناسب فعل مضارع لاؤ اور اس کے پہلے کبھی واؤ اور کبھی فاء کا استعمال کرو، اور ان کی تمام ممکنہ صورتیں واضح کرو:۔

(۱) إن ندخل البستان نقطف من ازهاره.....

(۲) مَنْ یَستعن بنا نسارع إلیه.....

(۳) من لم ینفع الناس یَستغنوا عنه.....

(۴) ما تفعَل من خیر یعلمه اللّٰه.....

Marfat.com

(٥) إن تُطعِموا الفقراء تَحْمَدُوا.....

(٦) إن تَفْتَح نوافذ المنزل تدخله الشمس.....

(٧) مَتَى ينضج العنبُ نَقْطِفه.....

(٨) متى يأت الصيف يهجر الأغنياء مصر.....

(٩) من يُسِئْ إلى الناس يَخزهُ ضميره .....

Marfat.com

الدرس (۱۱۴)

اجتماعِ الشرطِ والقَسَم

شرط وقسم کا اجتماع

مثالیں:-

إنْ أتقنتَ العملَ وَحقِّكَ أضاعفْ لكَ الأجرَ

اگر تو کام پختگی سے کرے تو تیرے حق کی قسم میں تیری اُجرت دوچند کردوں گا۔

إن اتَّبعتَ نُصْحَ الطبيبِ واللهِ تُشْفَ

اگر تو ڈاکٹر کی نصیحت پر عمل کرے تو خدا کی قسم شفا پائیگا

إن صَحِبْتَ الأشرارَ وأبيكَ تَنْدَمْ

اگر تو بُروں کی صحبت میں رہے تو تیرے باپ کی قسم تو نادم ہوگا۔

* * *

لحقِّكَ إن أتقنتَ العملَ لأضاعفنَّ لكَ الأجرَ

تیرے حق کی قسم! اگر تو پختگی سے کام کرے تو میں البتہ ضرور تیری اجرت دوچند کردونگا۔

واللهِ إن اتَّبعتَ نُصْحَ الطبيبِ لتُشْفَيَنَّ

خدا کی قسم اگر تو طبیب کی ہدایات پر عمل کرے تو البتہ ضرور بالضرور شفایاب ہوگا

لأبيكَ إن صَحِبْتَ الأشرارَ لَتَنْدَمَنَّ

تیرے باپ کی قسم! اگر تو بدکاروں کے ساتھ رہے تو ضرور بالضرور تو نادم ہوگا

Marfat.com

(۷) أخوك إن أَتْقَنَ الْعَمَلَ وحقّك أُضاعفه له الأجر
أَوْ لَأُضَاعِفَنَّ

اگر تیرا بھائی عمدگی سے کام کرے تو تیرے حق کی قسم میں اس کی
دوچند کردوں گا، یا البتہ ضرور دوچند کردونگا۔

(۸) آنتَ واللهِ إن اتَّبَعْتَ نَصْحَ الطبيب لَتُشْفَ
أَوْ لَتُشْفَيَنَّ

خدا کی قسم اگر تو حکیم کی نصیحت پر وری کرے تو شفایاب ہوگا
تو ضرور شفایاب ہوگا۔

(۹) إنَّكَ وأبيك إن صَحِبْتَ الأشرار تَنْدَم
أو لَتَنْدَمَنَّ

تیرے باپ کی قسم اگر تم شریروں کے پاس رہے تو نادم
البتہ تو ضرور نادم ہوگا

تشریحات:

شرط اور قسم ان دونوں قسم کے جملوں کو جواب (جملۂ جزائیہ)
ہوتی ہے۔ پس شرط کا جواب (جزا) مجزوم ہوگا۔ اگر اس پر حرفِ جا
اور بعض خاص حالتوں میں (جن کا تم کو علم ہو چکا ہے) فاء سے
لیکن قسم کا جواب اس طرح پر نہیں ہوتا۔ جب شرط اور قسم دونوں
میں جمع ہو جاتے ہیں تو جزا کو کسی ایک (شرط یا قسم) کے جواب میں

Marfat.com

ماز کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ تم کو ذیل کی تفصیل سے معلوم ہو جائیگا کہ ان کی جزا کس طرح مستعمل ہے۔

قسم اول کی تینوں مثالوں کو پڑھو تو معلوم ہوگا کہ ہر ایک میں شرط اور قسم جمع ہو گئے ہیں اور شرط قسم سے پہلے آئی ہے۔ اور ان سب کے جوابوں (جملوں) پر غور کرنے سے تم کو معلوم ہوگا کہ ہر ایک میں فعل مضارع مجزوم مقدر یہ جملہ جزا شرط کے جواب میں ہے نہ کہ قسم کے۔ اگر ہم ایسی مثالوں کی مثالیں جن میں شرط قسم پر مقدم ہوتی ہے تو یہ معلوم ہوگا کہ جزا بھی شرط کے میں ہوتی ہے

(۲) اب قسم دوم کی تینوں مثالوں کو دیکھو، ان میں قسم شرط پر مقدم ہے۔ نیز دیں ایک فعل مضارع دیکھو گے جو لام تاکید سے ملحق ہے۔ اور یہ اس بات ہے کہ جزائیہ جملہ قسم کے جواب میں ہے نہ کہ شرط کے۔ اگر ہم اس نوع کی مثالوں کریں جن میں قسم شرط پر مقدم ہو تو ہم کو جملہ جزا ضرور قسم ہی کے جواب لے گا۔

(۳) اب قسم آخر کی تینوں مثالوں پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں بھی ہر ایک اور قسم دونوں جمع ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ تینوں مثالیں پچھلی چھ مثالوں طرح سے مختلف ہیں کہ ان میں شرط اور قسم سے پہلے ایک ایسا کلمہ ہیں کو خبر کی ضرورت ہے جو پہلی دو مثالوں میں مبتدا رہے اور تیسری ں إنّ ہے (اور مبتدا اور "انّ" کے لئے خبر کا لانا ضروری ہے)

ان میں سے ہر ایک مثال کی جزا پر تم غور کرو تو تم کو معلوم ہوگا کہ وہ بھی

Marfat.com

تو شرط کے جواب میں آئی ہے اور کبھی قسم کے، خواہ شرط پہلے ہو یا بعد۔ ان تمام مثالوں کا ہے جن میں شرط اور قسم یک جا ہوں۔ اور ان سے ایک ایسا کلمہ ہو جس کو خبر کی ضرورت ہو۔

قواعد

(۳۵۱) اگر (جملہ میں) شرط اور قسم دونو جمع ہو جائیں تو جزا پہلے آئے کے جواب میں ہوگا۔ اگر ان دونوں سے پہلے ایک ایسا کلمہ آئے جس کی ضرورت ہو تو جائز ہے کہ جزا مقدم کے لیے ہو یا مؤخر کے لیے۔[1]

مشق

I مندرجہ ذیل جملوں میں قسم کے جواب میں کونسا جملہ ہے اور شرط کے میں کونسا ہے۔ اس کی وجہ بھی بیان کرو۔

(۱) إنّ الغنىٰ إن أحسن إلى الفقراء والله ليحبنّه

(۲) إن تسلكَ سبيل الخير لعمرك تستقم أمورك

(۳) وأبيك إن رزقتني إنّي لشاكر

(۴) أخوك والله إن لم يتروّني أمره فهو يتّهم

(۵) تالله إن أحسنت عملك لقد خدمت وطنك

(۶) مالك والله إن لم تحسن القيام عليه فهو

---

[1] اگر شرط کی جزا کو محذوف کر دیا جائے تو شرط کو لفظاً یا معناً ماضی یا مضارع لازم

Marfat.com

(۷) من صد حك بما ليس فيك لعمرى فقد ذمّك
(۸) لئن أخلصت فى عملك ليرفعنّ شأنك.

II مندرجہ ذیل جملوں کو مکمل کرو:-

(۱) اللئيم لعمرك إن أحسنت إليه.....
(۲) ابنك والله إن هذبته.....
(۳) من يبكّر إلى عمله والله.....
(۴) تالله إن كثر مزاحك.....
(۵) الوطنُ وحقّه إن أخلصتم له.....
(۶) من يهمل واجبه وحياتك.....
(۷) الفقير والله إن رحمته.....
(۸) إن تتعود الصدق وأبيك.....
(۹) من يخالط الأدنياء وحقك.....
(۱۰) لئن لم تفعل ما آمرك به.....

III مندرجہ ذیل کو ایسے جملہ کے جواب میں لاؤ جس میں شرط اور قسم دونوں چیزیں پائی جائیں۔

(۱)..... تَلق منى ما يَسُرّك
(۲)..... فهو فى مأمنٍ من الفاقة
(۳)..... لنجاحك محققٌ
(۴)..... لنعم ما يفعلون

Marfat.com

(٥) ..... لقد أديت واجبك

(٦) ..... ما تفوز بثناء

(٧) ..... إنهم لظالمون

(٨) ..... فلن يخفق

(٩) ..... لَتُعَرِّضَنَّ صحتك للخطر

(١٠) ..... تتقدم

(١١) ..... لسوف تندم

(١٢) ..... فبئس الخلق

IV مندرجہ ذیل جملوں میں سے ہر ایک جملہ کو کبھی شرط اور کبھی قسم کے جواب میں استعمال کرو، اور دونوں صورتیں پیدا کرنے کے لئے مناسب اضافہ اور تبدیلی کرو۔

(١) قد خدمت الوطن

(٢) مصرُ مهدُ الحضارة

(٣) عسى التوفيقُ أن يصاحبك

(٤) سوف تنالُ ما تبتغي.

V مندرجہ ذیل جملوں میں شرط کو قسم پر مقدم کرو، اس طریقہ سے کہ قسم کا جواب شرط کا جواب بھی بن سکے۔

(١) لئن صَنَعْتَ الخيرَ ما تندم

(٢) لئن أنْهَضْتَ لغتكَ لقد أنْهَضْت وطنكَ

Marfat.com

(٣) لئن عَلَوْتَ لأَنْتَ بذاك حقيق
(٣) لئن خَطَبْتَ إنَّكَ لأَفْصَح خطيب

Marfat.com

الدرس ۱۱۵

حَذْفُ الشَّرْطِ أَوِ الجواب

شرط یا جزا کا حذف ہونا

مثالیں:-

(۱) تَجَنَّبِ الْمُزَاحَ وَإِلَّا تَسْقُطْ هَيْبَتُكَ

مذاق سے بچ ورنہ تمہارا رعب گر جائے گا۔

(۲) دَعِ الْخِصَامَ وَإِلَّا يَنَلْكَ شَرُّهُ۔

جھگڑا چھوڑ دو ورنہ تم کو اس کی بُرائی پہنچے گی۔

(۳) زُرْنِي وَإِلَّا أَعْتُبْ عَلَيْكَ

مجھ سے ملاقات کرو ورنہ میں تم پر عتاب کرونگا۔

⁂

(۴) سَتَنْدَمُ إِنْ ظَلَمْتَ۔

جلد ہی نادم ہوگا اگر تو ظلم کرے

(۵) أَنْتَ جَبَانٌ إِنْ كَذَبْتَ

تو بزدل ہے اگر جھوٹ بولے

(۶) أَنْتَ إِنْ قُلْتَ الْحَقَّ شُجَاعٌ

Marfat.com

اگر تم سچ کہو تو تم بہادر ہو۔

تشریحات:۔

اگر تم پہلی تین مثالوں پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک کلمہ "اِنْ" پر مشتمل ہے۔ یہ کلمہ استثنائیہ نہیں ہے جس کا تم کو پہلے علم ہو چکا ہے۔ بلکہ یہ درحقیقت دو کلموں "اِن شرطیہ اور لائے نافیہ" سے مرکب ہے اور پہلا دوسرے میں مدغم ہوگیا ہے۔ اِس لحاظ سے اب ہر مثال جملہ شرطیہ پر مشتمل ہوئی تو بتاؤ کہ فعل شرط کہاں ہے؟ اور جزا کہاں؟ اگر تم پہلی مثال "تجنّب المزاحَ وإلّا تَسْقُطْ هَيْبَتُكَ" پر غور کرو تو تم کو معلوم ہوگا کہ اس کے معنی درحقیقت وإن لا تَتجنّب المزاحَ تَسْقُطْ هَيْبَتُكَ" ہے۔ لہٰذا مثال میں تجنب جو فعل شرط ہے وہ حذف ہوگیا ہے، اور جواب باقی رہ گیا ہے، اسی طرح آخری دو مثالوں میں بھی یہی حال ہے۔ جب کبھی کلمہ شرط لائے نافیہ میں مدغم ہوجاتا ہے تو وہاں اس قسم کا حذف ہوجاتا ہے۔

اب آخری تین مثالوں کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ شرط کی جزا محذوف ہے اب اگر ہر جملہ پر غور کرو تو تمہیں دو باتیں مزید معلوم ہونگی، اول تو یہ کہ جواب سے پہلے ایک ایسا کلمہ آیا ہے جو محذوف جواب پر دلالت کرتا ہے۔ دوم یہ کہ فعل شرط ماضی ہے۔ اس طرح تمام شرطیہ جملوں میں جزا محذوف ہوجاتی ہے جبکہ ان میں مذکورہ دو شرطیں پائی جائیں۔

Marfat.com

قواعد

(۳۵۲) اگر اِنْ شرطیہ لائے نافیہ میں مدغم ہو تو فعل شرط کا حذف کرنا جائز ہے۔

(۳۵۳) جواب کا حذف کرنا واجب ہے اگر اس سے پہلے ایسا کلمہ آئے جو اس (جواب محذوف) پر دلالت کرے اور فعل شرط ماضی ہو۔

مشق

I مندرجہ ذیل شرطیہ جملوں میں ہر ایک جملہ کا محذوف حصہ بیان کرو:۔

(۱) عامل الناس بالحسنیٰ وإلّا فإنهم يكرهونك

(۲) إنّا إن شاءَ الله لمهتدون

(۳) إن كان لك عُذر عفونا عنك وإلّا فالعقابُ جزاؤك

(۴) المرء محبوب إن أحسَن إلى الناس

(۵) لابُدَّ للفرس من سَوْطٍ، وإن كان بعيد الشوط

(۶) أَحْسِنْ إذا أردتَ أن يُحْسَنَ إليك۔

(۷) صُن لسانَكَ وإلّا يقطعكَ بحدّه

(۸) لاتُفْسِدْ بين اثنين وإلّا كان على يديهما هلاكُكَ۔

II چار شرطیہ جملے ایسے بناؤ جن کے ہر ایک جملے میں فعل شرط محذوف ہو اور جواب شرط جملۂ اسمیہ ہو۔

III چار شرطیہ جملے ایسے بناؤ جن کے ہر ایک جملے میں فعل شرط محذوف ہو

Marfat.com

اور جواب شرط مضارع ہو اور ہر ایک جملے میں مضارع کے مختلف صیغے استعمال کرو۔

17 ایسے چار شرطیہ جملے بناؤ جن کے ہر ایک جملہ میں جواب شرط محذوف ہو اور فعل شرط میں مختلف صیغے اور اسم ظاہر استعمال کرو۔

Marfat.com

الدرس (۱۱۶)

جَزْمُ المُضَارِعِ فی جَوابِ الطلب

فعل مضارع کا طلب کے جواب میں مجزوم ہونا

ملحوظہ: امثلۂ ذیل میں افعالِ طلب کے جواب میں جو مضارع واقع ہوئے ہیں، اُن کے اعراب پر غور کرو

(۱) لَا تُكْثِرِ العِتَابَ يَكْثُرْ أَصْدِقَاؤُكَ أَوْ يَكْثُرُ

زیادہ ناراض نہ ہوا کرو اس طرح تیرے دوست زیادہ ہوجائیں گے

(۲) لَا تَعْجَلْ فِي أُمُورِكَ تَسْلَمْ أَوْ تَسْلَمُ

اپنے کام میں عجلت نہ کرتا کہ تو سلامتی سے رہے

(۳) لَا تُفْرِطْ فِي الْأَكْلِ تَصِحَّ مَعِدَتُكَ أَوْ تَصِحُّ

کھانے میں زیادتی نہ کر تیرا معدہ درست رہے گا۔

❊ ❊ ❊

(۴) إِحْتَرِمِ النَّاسَ يَحْتَرِمُوكَ أَوْ يَحْتَرِمُونَكَ

لوگوں کی عزت کردہ تیری عزت کریں گے۔

(۵) وَاسِ الفُقَرَاءَ يُحِبُّوكَ أَوْ يُحِبُّونَكَ

فقیروں کی دادرسی کردہ تجھ سے محبت کریں گے۔

Marfat.com

(٦) أَيْنَ الْحَدِيقَةُ نَذْهَبُ إِلَيْهَا أَوْ نَذْهَبُ إِلَيْهَا۔
باغ کہاں ہے کہ ہم اُس طرف جائیں گے۔

تشریحات:-

پہلی تین مثالوں میں افعال مضارع یَکْثُرُ، و تَسْلَمْ، وتَصْلُحُ
آخری تین مثالوں میں افعالِ مضارع یُحْتَرَمُ، ویَجِبُ اور نذھب
دیکھنے پر تمھیں معلوم ہوگا کہ یہ سب مجزوم و مرفوع ہیں۔ سب سے پہلے افعال
ن (بہ ترتیب) آگئے ہیں، اور جزم اس لئے آیا ہے کہ ان سے پیشتر وہاں ایک
ا محذوف ہے جس کی اصلی عبارت پہلی مثال میں یوں ہوگی۔ اِلَّا تَکْثُرِ
تاب یَکْثُرُ العتاب یَکثر أصدِقاءُك " اور دوسری مثال میں
لَا تَعْجَل فی امورك تَسْلَم" علیٰ ہذا القیاس۔ اور اُس کے مرفوع
نے کی وجہ تو ظاہر ہی ہے کہ فعل سے پہلے نہ ناصب آیا ہے اور نہ جازم۔
اگر تم پہلی تین مثالوں پر غور کرو جہاں کلمۂ شرط "لائے نفی" ہے تو تمھیں
دم ہوگا کہ ان میں "اِن" کو "لا" سے پہلے رکھنے پر معنی میں کوئی بگاڑ نہیں
ہوتا۔ چنانچہ اس طرح کہنے پر بھی معنیٰ درست ہوں گے۔ "لا تکثرِ العتاب
لثرُ أصدقاءُك"۔ نہی کے بعد (مضارع پر) جزم کے جواز کی یہ لازمی
ہے لیکن لا تَصْنَعِ المعروفَ فی غَیْرِ أَهْلِه تَنْدَمْ میں جزم کا
جائز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ "اِلَّا تَصْنَعِ المعروفَ فی غَیْرِ أَهل تندم"
سے اس کے معنی بگڑ جاتے ہیں۔
اگر تم آخری تین مثالوں پر غور کرو جہاں افعال طلب نہی کے بغیر مدلول علیہ

Marfat.com

ہیں، تو تم کو معلوم ہوگا کہ ان میں "اِن" کا رکھنا درست ہے، اور اس پیشتر بغیر تبدیلی معنیٰ کے سیاق میں ایک فعل کا مفہوم، جو مفید مطلب ہو، لیا ہے۔ چنانچہ چوتھی مثال میں اس طرح کہنا درست ہوگا "اِنْ تحترمِ النّاسَ یحترمُوكَ" نہی کے سوا دیگر افعالِ طلب کے جواب میں مضارع پر جزم لازماً ہی صورت میں جائز ہوگا۔ لیکن اگر اس طرح کہا جائے "ساعِدْ اَخاكَ یُساعِدُكَ" تو جزم جائز نہیں ہوگی، کیونکہ "اِن تُساعد اخاك لایُساعدُك" کہنا درست نہیں ہے۔

قواعد:-

(۳۵۳) مضارع مجزوم ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ فعل طلب کے جواب میں واقع ہو، اور اس کا جزم محذوف شرط کی وجہ سے ہو۔ اور جزم کی وجہ یہ ہے کہ لا سے قبل تقدیراً اِن لانے پر معنی درست رہیں۔ لیکن نہی کے دیگر افعالِ طلب کے جواب میں مضارع اس وقت مجزوم ہوگا جبکہ اس کے اِن اور سیاق میں ایک فعل کو، جو مفید مطلب ہو، مناسب جگہ لانے سے معنی درست رہیں۔

مشق

۱ مندرجہ ذیل عبارت میں افعال مضارع مجزوم معلوم کرو، اور ہر فعل میں جزم آنے کی وجہ بھی بیان کرو۔

"قال ذو الإصبع العدوانی: اِئْتِ جانبك لِقَوْمِكَ یعتبُوك

Marfat.com

وتَوَاضَعْ لهم يَرْدَعُوكَ ، وابسُط لهم وجهك يطيعوك
وَلَا تَستَأثِرْ عليهم بِشَئ يَسُوءُهُم ، وَأَكرِمْ صِغَارَهم
كَمَا تُكرِمُ كِبارَهم يُكرِمُكَ كِبارهم ويَكبَرُ عَلَى
مودتك صِغَارُهُم

II إن افعال مضارع کے آخر میں عراب لگاؤ جو مندرجہ ذیل جملوں میں جواب طلب میں واقع ہوں ان کے اعراب کی وجہ بھی بیان کرو:-

(۱) احسن إلى الناس تَستعبد قلوبهم
(۲) اركب الخيل يَكثر نشاطك
(۳) لاتُفْشِ سر الصديق يأتمنكَ
(۴) لاتهملوا تقليم أَظفارِكم تَتَّسِخ
(۵) سامح أخاك تَدُم لك مودّته
(۶) أَقِدِ المِصْبَاح تُبْصِر ما فى الحجرة
(۷) إقْرَعِ البابَ يَسْمَعك من فى الدار
(۸) لا تلعب بالنار تَحْتَرِقْ
(۹) أَسرِع فى مَشْيِكَ تدرك أصحابك
(۱۰) لا تنزل البحر تأمن الغرق

III ذیل کے جملوں میں افعال طلب کے جواب میں ایسے فعل مضارع کا استعمال کرو جس میں جزم آنا جائز ہو:-

(۱) تعلم السباحة .....

Marfat.com

(٣) أين المُذنب .....

(٣) كَشَبَّه بالكرام .....

(٤) لا تكثر الجدل .....

(٥) عامل الناس بالحسنى .....

(٦) تجنب الإسراف .....

(٧) ليت لى مالاً .....

(٨) أتقن عملك .....

(٩) لا تقل فى الناس ما لا تعلم .....

(١٠) لا تظلم الناس .....

٧ـ مندرجہ ذیل جملوں میں ہر خالی جگہ پر ایسا فعل مضارع پُر کرو جس پر جزم نہ آسکے۔

(١) لا تُحْسِنْ إلى لئيم .....

(٢) لا تخالط السفهاء .....

(٣) اقتن الكتب النافعة .....

(٤) لا تضرب الحصان .....

(٥) لا تسئ إلى الناس .....

(٦) لا تسخر من الأعمى والأصم .....

(٧) لا تضيّع وقتك فى اللهو .....

(٨) لا تعْصِ والديك .....

Marfat.com

V ایسے چھ جملے بناؤ کہ پہلے تین جملوں میں نہی کے جواب فعل مضارع مجزوم آئے، اور باقی تین جملوں میں فعل مضارع مجزوم ایسے کلمات طلبی کے جواب میں ہو جو نہی نہ ہو۔

VI ایسے تین جملے بناؤ جن میں مضارع نہی کے جواب میں آئے لیکن اس کا مجزوم ہونا جائز نہ ہو۔

Marfat.com

الدرس (۱۱۷)

ادواتُ الشرط الجازمة واعرابُها

کلماتِ شرط جازمہ اور اُنکے اعراب

ملحوظہ: ذیل کی مثالوں کو پڑھتے ہوئے اس بات پر غور کرو کہ کلماتِ شرط حالت رفعی میں ہیں، یا حالتِ نصبی میں، اور حالت شرط ناقص ہیں یا صحیح، نیز لازم ہیں یا متعدی۔

مثالیں:

۱
مَتیٰ یَأتِ الرَّبیعُ یُزرَعُ القُطنُ۔
(جب (فصل) بہار آتی ہے تو روئی بوئی جاتی ہے۔
اِیّانَ تَکُنْ وفیًّا یَکْثُرْ مُحِبُّوکَ
جب تک تم باوفا رہو (اس وقت تک) تمہارے دوست زیادہ ہیں

* * *

۲
اَینَ یَکْثُرِ الظُّلْمُ یَضعُفِ العُمْرَانُ
جہاں ظلم زیادہ ہوگا وہاں آبادی کم ہوگی
اَنّیٰ یَکُنِ السِندُ جَارِیًا تُخْصِبِ الاَرْضَ
جہاں دریائے سندھ بہتا ہے (وہاں) زمین سرسبز ہے

Marfat.com

أَيّ لَعِبٍ تَلْعَبْ يَلْعَبْ أَخُوْكَ

جو کھیل تو کھیلے گا (وہی) کھیل تیرا بھائی بھی کھیلے گا۔

أَيّ نَفْعٍ تَنْفَعِ النَّاس يَحْمَدُوكَ عَلَيْه

جو نفع تو لوگوں کو پہنچائیگا لوگ تیری تعریف کریں گے۔

❊ ❊ ❊

كَيْفَمَا تُعَامِلْ إِخْوَانَكَ يُعَامِلُوكَ

تو اپنے بھائی کے ساتھ جس طرح سلوک کرے گا وہ بھی تیرے ساتھ (اُسی طرح) سلوک کریں گے۔

كَيْفَمَا يَكُنِ الْمُعَلِّم يَكُنْ تَلَامِيذُه

جس طرح اُستاذ ہوگا (اُسی طرح) شاگرد ہونگے۔

❊ ❊ ❊

مَنْ يُكْثِرْ كَلَامُه يُكْثِرْ مَلَامُه

جو اپنی گفتگو زیادہ کرے گا اُس پر ملامت زیادہ ہوگی

مَنْ يَكُنْ عَجُولًا يُكْثِرْ زَلَلُه

جو جلد باز ہوگا اُس کی لغزشیں زیادہ ہونگی،

مَنِ احْتَرَمَ النَّاس احترموه

جو لوگوں کا احترام کرے گا لوگ اُس کا احترام کریں گے۔

مَا تَقْرَأ يُفِدْكَ

تم جو کچھ پڑھوگے وہ تمہیں فائدہ دیگا۔

❊ ❊ ❊

Marfat.com

تشریحات:

گذشتہ اسباق میں جزم دینے والے کلماتِ شرط کا بیان گزر چکا ہے تم ان کے معانی کا بیان پڑھ چکے ہو اور یہ معلوم کر چکے ہو کہ ان میں کون سے ہیں اور کون سے حرف۔ اب ہم ان کلمات کی اعراب کی صورتوں کو ظاہر کریں گے

قسم اول اور قسم دوم کی مثالوں پر غور کرنے سے تم کو معلوم ہوا ہو قسم اول میں کلماتِ شرط وقت پر دلالت کرتے ہیں اور قسم دوم میں جگہ پر یہ شرط افعالِ صحیح پر واقع ہوئے ہیں یا افعالِ ناقص پر۔ ان چاروں مثالوں میں فعلِ شرط صحیح ہے تو کلماتِ ظرفِ زمانی اور مکانی حالتِ نصبی میں ہیں، اور اگر ناقص ہے تو اس کی خبر ہیں۔ حروفِ شرط زمانی ہوں یا مکانی، ہر مثال میں یہی حال ہوتا ہے۔

اب قسم سوم کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کلماتِ شرط حد دلالت کرتے ہیں۔ کیونکہ "أَيَّانَ" ہمیشہ مضاف ہوتا ہے۔ چنانچہ ان دونوں میں مصدر کی طرف اس کی اضافت کی گئی ہے اور مصدر حدوث پر دلالت اسی وجہ سے اسے اس فعلِ شرط کا مفعول مطلق رکھا گیا ہے جو اس کے (یعنی حالتِ نصبی میں رکھا جاتا ہے)۔ (یہی حال اُن تمام مثالوں کا ہے "أَيَّ" شرطیہ حدوث پر دلالت کرے۔

قسم چہارم کی مثالوں کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان میں کلماتِ شرط حا کرتے ہیں، اور فعلِ شرط پہلی مثال میں صحیح (تام) اور دوسری مثال میں پہلی مثال میں فعل صحیح کی صورت میں ان کلمات کو حال کا اعراب دیا جا دوسری مثال میں فعل ناقص کے ساتھ خبر کا۔ تمام کلمات

Marfat.com

وہ حال پر دلالت کریں۔

قسم آخر کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ تمام کلماتِ شرط ذات پر دلالت کرتے ہیں۔ نیز یہ کہ پہلی مثال میں فعلِ شرط لازم ہے اور دوسری میں ناقص، اور تیسری مثال میں فعلِ شرط ایک اجنبی کلمہ پر متعدی واقع ہوا ہے اور چوتھی میں وہ کلمہ کے معنیٰ میں متعدی واقع ہوا ہے۔ پہلی تین مثالوں میں یہ کلمات حالتِ رفعی میں ہیں کیونکہ ان میں وہ مبتدا ہیں اور خبر جملۂ شرطیہ ہے، اور آخری مثال میں فعلِ شرط کے مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالتِ نصبی میں ہیں، یہی حال اُن تمام کلماتِ شرط کا ہے جو ذات پر دلالت کرتے ہیں۔

قاعدہ

کلماتِ شرط پر اعراب اس طرح پر آتا ہے:

(۳۵۴) اگر وہ وقت یا جگہ کو ظاہر کریں تو وہ فعلِ شرط صحیح کے ظرفِ زمان یا مکان ہو کر حالتِ نصبی میں ہوتے ہیں، اور اگر فعلِ ناقص[۱] ہو تو اس کی خبر ہوتے ہیں۔

(۳۵۵) اگر وہ افعالِ حدوث پر دلالت کریں تو وہ فعلِ شرط[۲] کے لئے مفعول مطلق ہوتے ہیں۔

(۳۵۶) اور اگر وہ حال پر دلالت کریں تو حال کے لئے حالتِ نصبی میں

---

[۱] اس قسم کے کلمات متیٰ اور أیّان وقت کے لئے اور اَین و أنّیٰ حیثما جگہ کیلئے اور اَیّ وقت اور جگہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

[۲] اس قسم کا کلمہ مَا ہے جو مصدر پر مضاف ہوتا ہے۔

Marfat.com

ہوتے ہیں بشرطیکہ وہ فعل شرط صحیح ہو اور اگر فعل شرط ناقص ہو تو خبر بنتے ہیں[1]۔

(۳۵۷) اگر وہ ذات پر دلالت کریں تو حالتِ رفعی میں ہوتے ہیں بشرطیکہ وہ ایسے فعل شرط کے مبتدا واقع ہوئے ہوں جو فعل ناقص یا فعل لازم ہو، یا اجنبی فعل متعدی واقع ہو۔ اور حالتِ نصبی میں ہوتے ہیں، اگر ایسے فعلِ شرط کے مفعول بہ واقع ہوں جو اپنے معنیٰ پر متعدی ہوں۔ [2]

مشق

I مندرجہ ذیل مثالوں میں کلماتِ شرط کا اعراب متعین کرو

(۱) أیّ خطاءٍ تخطئ فعلیك إصلاحه

(۲) متی یأت نصل الهیف ینضج العنب۔

(۳) أیان یکن الجسم سقیمًا فالعقل لا یقوی علی عمله

(۴) کیفما یکن العود یکن ظله

(۵) أیان یکثر فراغ الشبّان یکثر فسادهم

(۶) ما تقدّم من خیر أو شر تجزبه۔

(۷) من لم یذد عن حوضه یهدّم

(۸) من یفعل الخیر لا یعدم جوازیه۔

---

[1] اس قسم کے دو کلمات کیفما اور ای ہے اور اسکی طرف مضاف ہوتے ہیں جو حال ہو

[2] اس قسم کے کلمات من۔ ما۔ مهما اور ایّ ہیں جو کسی اسم ذات کی طرف مضاف ہیں

Marfat.com

II مندرجہ ذیل کلمات شرط کو مکمل جملوں میں استعمال کرو، اور ان کے اعراب کی وضاحت کرو۔

أیان - کیفما - ای - مهما - ما - متی

من - أنی

III (۱) ایسی دو مثالیں تحریر کرو جن میں کلمات شرط حال ہو۔

(۲) " " " " فعل شرط کی خبر ہو

(۳) " " " " فعل شرط کا ظرفِ زمان ہو

(۴) " " " " فعل شرط کی خبر کا ظرف مکان ہو

(۵) " " " " مفعول مطلق ہو۔

(۶) " " " " مبتدا ہو۔

(۷) " " " " مفعول ہو

Marfat.com

الدرس (۱۱۸)

أدوات الشرطِ الّتی لَا تجزم

وہ کلماتِ شرط جو جازم نہیں ہیں

ملحوظہ: اشئہ ذیل میں غور کرو کہ لَو و لولا اور لوما شرط و جواب کے وجود و عدم پر کس طرح اثر انداز ہو رہے ہیں:

مثالیں:-

(۱) لَوِ اجْتَمَی الْمَرِیضُ لَسَلِمَ۔
اگر مریض پرہیز کرتا تو سلامت رہتا

(۲) لَو تَأَنَّی الْعَامِلُ مَا نَدِمَ.
اگر مریض آہستگی سے کام کرتا تو نادم نہ ہوتا۔

(۳) لَوْ أَنَّ أَخَاكَ كَرِيمٌ لَسَادَ۔
اگر تیرا بھائی شریف ہوتا تو سرداری کرتا۔

* * *

(۴) لَولَا السِّنَّةُ لَكَانَتِ الْبِنجَابُ صَحرَاءَ
اگر سندھ نہ ہوتا تو پنجاب صحرا ہوتا۔

(۵) لَولَا الْهَوَاءُ مَا عَاشَ إِنْسَانٌ

Marfat.com

اگر ہوا نہ ہوتی تو انسان زندہ نہ رہتا۔

(۶) لَوْلَا الطبیبُ لساءتْ حالُ المَرِیضِ

اگر طبیب نہ ہوتا تو مریض کا حال بُرا ہو جاتا۔

(۷) لَوْ مَا التَّعَبُ مَا كَانَتِ الرَّاحَةُ

اگر تکان نہ ہوتی تو راحت نہ ہوتی

(۸) لَوْ مَا العَمَلُ لَمْ يَكُنْ لِلْعِلْمِ فَائِدَةٌ

اگر عمل نہ ہوتا تو علم کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔

(۹) لوما ثواب العَامِلِينَ لَفَتَرَتِ الهِمَمُ

اگر عمل کرنیوالوں کے لئے بدلا نہ ہوتا تو ارادے سُست پڑ جاتے۔

تشریحات:۔

مندرجہ بالا مثالوں میں ہر ایک مثال دو جملوں سے مرکب ہے، اور دوسرے جملہ کی بات پوری ہونے کے لئے پہلے جملہ کا مفہوم پُورا ہونا شرط ہے لہذا یہ پہلا جملہ شرطیہ ہوا، اور "لَوْ" "لولا" و "لوما" کلماتِ شرط کا مفہوم ادا کر رہے ہیں۔

اِن کلمات پر مثالوں میں غور کرنے، اور بقیہ مثالوں میں بھی دیگر کلماتِ شرط پر غور کرنے سے تمھیں یہ معلوم ہوگا کہ یہ کلمات تمام غیر جازمہ ہیں، یعنی یہ تمام کلماتِ شرط جزم نہیں دیتے ہیں۔ ان کلمات (جو مثالوں میں واقع ہیں) کے معنی پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوگا کہ "لَوْ" شرط کی عدم موجودگی کی وجہ سے

Marfat.com

جواب کی عدم موجودگی کا مفہوم ادا کرتا ہے، اور "لولا" و "لوما" شرط کی موجودگی میں جواب کی عدم موجودگی کا مفہوم ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ مثال اول میں جب تم کہتے ہو "لَوَاحْتَمَى الْمَرِيضُ لَسَلِمَ" تو اس کے یہ معنی ہیں کہ سلامتی روک دی گئی مریض سے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو کھانے سے نہ روکا۔ اور جب تم چوتھی مثال میں اس طرح کہتے ہو "لولا السيد لكانت البنجاب صحراء" تو اس کے یہ معنی ہیں کہ "پنجاب صحرا نہ ہوا وجود سیندھ کے باعث"۔ اور اگر تم نویں مثال میں اس طرح کہو "لَوما ثَوَاب العاملين لفترت الهمم" (اگر عمل کرنیوالوں کے لئے بدلہ نہ ہوتا تو ارادے سست پڑ جاتے) اس کے یہ معنی ہوتے ہیں "أن فتور الهمم قد امتنع لِوجودِ الثواب" بدلے کی موجودگی کی وجہ سے ارادے سست نہ پڑے، اور بھی چند کلمات ہیں جو اسی طرح مفید شرط ہونے کے باوجود غیر جازم ہیں۔ لہذا ہم یہاں ان کا اور ان کے معانی کا مختصر ذکر کیے دیتے ہیں۔

(۱) لمّا — مثلاً لمّا نَزَلَ المَطَرُ رَبَا الزَرعُ (جب بارش نازل ہوئی تو کھیتی بڑھی)۔ یہ حین کے معنی میں ظرف ہوتا ہے، اور فعل ماضی سے قبل آتا ہے۔

(۲) كُلّما — كُلَّمَا رَأيتُ الفقير عَطَفْتُ عَلَيهِ (جب کبھی میں نے فقیر کو دیکھا اُس پہ مہربانی کی)۔ یہ بھی ظرف ہے، تکرار کے معنی دیتا ہے اور فعل ماضی پہ آتا ہے۔

Marfat.com

(۳) إِذَا ـــ إذا مَرِضْتَ فاذهَبْ إلى الطبيب (جب تو بیمار ہو جائے تو طبیب کے پاس جا) اور إذا الطبيب نصَحَ لَكَ فاعْمَلْ بنصحه (جب طبیب تجھے نصیحت کرے تو اُس کی نصیحت پر عمل کر) یہ بھی ظرف ہے زمانۂ مستقبل کے لئے۔ وہ صرف فعل ظاہر یا مقدر پر آتا ہے، اور شرط واقع ہونے پر تحقیق ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۴) أَمَّا ـــ بيوت كراتشي جميلةٌ أمّا بمبئي فأوْفَرُهَا عمرانا وأكثرُها سُكّانًا (کراچی کے مکانات خوبصورت ہیں لیکن بمبئی کی چہل پہل اور آبادی اس سے زیادہ ہے)

یہ حرفِ تفصیل ہے اور کلمۂ شرط اور اس کے فعل کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اس کے معنی ہیں: "مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ".....

قواعد:

(۳۵۸) لَوْ، لَوْلا، لَوْمَا، لَمَّا، كُلَّمَا، إذا، اور أَمَّا، یہ تمام ایسے کلمات ہیں جو شرط کا فائدہ دیتے ہیں لیکن جزم نہیں دیتے۔

لَوْ امتناع شرط کے لئے امتناع جواب کا فائدہ دیتا ہے۔ اور لَوْلا و لَوْمَا شرط کی موجودگی میں امتناعِ جواب کا مفہوم ادا کرتے ہیں، اور لَمَّا و كُلَّمَا دونوں ظرف ہیں جو صرف فعل ماضی پر آتے ہیں، اور إذا مستقبل کے لئے ظرفِ زمان ہے اور صرف فعل ظاہر اور مقدر ہی پر آتا ہے، اور أَمَّا تفصیل کا مفہوم ادا کرتا ہے، اور کلمۂ شرط اور اس کا فعل دونوں کے قائم مقام ہوتا ہے اور اس کے جواب پر فاء لازم ہے۔

Marfat.com

ملحوظہ: لَوْ کا جواب یا تو فعل ماضی ہوتا ہے یا فعل مضارع منفی بلم۔ اگر جواب ماضی مثبت ہو تو بالعموم اس پر لام آتا ہے۔ اور اگر ماضی منفی "ما" کے ساتھ الف لام کم آتا ہے، اور اگر مضارع منفی بلَمْ ہو تو ہرگز نہیں آتا اس خصوص میں لَوْ اور لَوْمَا بھی مثل لَوْ کے ہیں۔

مشق

I مندرجہ ذیل عبارات میں کلمات شرط جازمہ اور غیر جازمہ بتاؤ اور ہر موقعہ پر جملۂ شرط اور جملۂ جواب شرط کو متعین کرو:-

"قال عُمَرُ بن عُتبة لما بلغتُ خمسَ عشرةَ سنة قالَ لی أبی: یا بُنیَّ، قد تقطَّعتْ عنكَ شرائعُ الصِبا؛ فالزم الحیاء تکنْ من اهله، ولا یغُرَّنَّكَ من مَدَحَكَ بما لَعلمُ غیرُهُ من نفسه؛ فإنه من قال فیكَ من الخیر ما لم یَعْلَمْ إذا رَضِیَ، قال فیكَ من الشر مثلهُ إذا سَخِطَ"

"قال بعض الحکماء، ثلاثٌ مُهلِکات وثلاث مُنجیات فأمّا المهلکاتُ فَشُحٌّ مُطاع، وهوی مُتَّبع، وإعجابُ المرءِ بنفسه. وأمّا المنجیات فخشیةُ الله فی السر والعلانیة والقصدُ فی الغنی والفقر، والعَدْلُ فی الرضا والغضب"

II مندرجہ ذیل شرطیہ جملوں کے لئے محذوف جواب شرط لاکر مکمل کرو:-

(۱) لولا حسن الظن بك.....

Marfat.com

(٢) لو أشتغل كل إنسان بما يعنيه .....

(٣) أما الأهرام .....

(٤) كلما زارنى صديق .....

(٥) إذا أكثرت عتاب الصديق .....

(٦) لو ما الجَزْرُ و قلةُ الانضاف .....

(٧) لما حُفرت تُرْعَةُ السويس .....

(٨) لولا القِصاصَ .....

(٩) إذا عدل السلطان .....

(١٠) كلما أَغْرَق الناسُ فى التَّرَفِ .....

(١١) لما فتح عَمْرُو بن العاص مصر .....

(١٢) لو تُعْنَىَ كل أم بتهذيب أبنائها .....

III مندرجہ ذیل شرطیہ جملوں کو محذوف جملۂ شرط لاکر مکمل کرو:

(١) لَولَا ..... مَا تَمتّع الاغنياء

(٢) إذا ..... فَسَلْ ما يُسْتَطاع

(٣) لو ..... ما ندمت

(٤) لو ما ..... ما جَرَتِ الأنهار

(٥) لمّا ..... زاد انتشار العلم

(٦) لو ..... لاستراح فى كبره

(٧) كلما ..... زادت ثقة الناس به .

Marfat.com

(۸) لو..... ما احبته رعیته

(۹) کلما..... ابتہج الناس

(۱۰) لمّا..... تقدم العُمران

۱۷۔ ایسے سات شرطیہ جملے بناؤ جن کے ہر ایک جملہ میں کلمات شرط غیر جازمہ الگ الگ استعمال کئے جائیں۔

Marfat.com

الدرس (۱۱۹)

تَقسِیمُ الإسمِ إلی جَامِدٍ ومُشتَقّ

اِسم کی دُو قسمیں جامد و مشتق

مثالیں:-

(۱) اَلعبارُ ثَائِرٌ — گرد اُٹھ رہی ہے۔
(۲) اَلغُصنُ مَقطُوعٌ — شاخ کٹی ہوئی ہے۔
(۳) اَلرَّجُلُ قَصِیرٌ — آدمی چھوٹا ہے
(۴) اَلمَشیُ مُفِیدٌ — چل قدمی مفید ہے
(۵) اَلعَدلُ مَحمُودٌ — انصاف پسندیدہ ہے
(۶) اَلظُّلمُ مَذمُومٌ — ظلم بُرا ہے۔

تشریحات

متذکرہ مثالیں دو اسموں سے مرکب ہیں۔ مثال میں پہلے اسم پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ وہ کسی سے ماخوذ نہیں ہے، بلکہ اصل بالذات ہے، ایسے اسم کو اسم جامد کہا جاتا ہے۔ دوسرے اسم پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ وہ ماخوذ ہے اور اپنے سے مشتق (نکلا ہوا) ہے، چنانچہ ایسے اسم کو **اسم مشتق** کہتے ہیں، مثلاً "ثَائِرٌ" ہے "ثَوران" سے اور مقطوع القطع سے اور قصیر القصر سے علی ہذا

Marfat.com

اب اوپر کی مثالوں کی ابتدا میں اسمائے جامد کو دیکھو۔ پہلی مثالوں میں معلوم ہوگا کہ وہ ذات[1] پر دلالت کرتے ہیں، اور آخری تین میں ایسے معنی پر جس میں کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا ہے۔ پہلی قسم کے اسم کو ذات اور دوسری قسم کے اسم کو اسم معنی کہتے ہیں۔ چنانچہ مصدر کے مشتقات اُن کے اصول اسی دوسری قسم سے تعلق رکھتے ہیں

قواعد:

(۲۵۹) اسم کی دو قسمیں ہیں: جامد و مشتق۔

(الف) جامد وہ ہے جو کسی دوسری سے ماخوذ نہ ہو، پھر اس کی بھی دو قسمیں ہیں: اسم ذات و اسم معنی[2]۔

(ب) مشتقات کے مصادر ہی وہ اصول ہیں جن سے تمام مشتق نکلتے ہیں، اور وہ سب کے سب اسمائے معنی ہوتے ہیں

مشق

I مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھکر اسمائے جامدہ کو اسمائے مشتقہ سے الگ کرو۔ اسی طرح اسم ذات اور اسم معانی کا الگ الگ انتخاب کرو۔

"قصد ابوسعید الصوفیؒ نظام الملک فقال لہ"

---

[1] ذات سے مراد ایسی اشیا ہیں جو بذات خود قائم ہوں، مثلاً رَجُلٌ، بَیْتٌ

[2] معنیٰ سے مراد وہ ہے جو غیر کے سہارے ہو، مثلاً بیاض، سعی، شجاعۃ (بہادری)

Marfat.com

یا امیر المؤمنین، ارغب فی أن أبنیَ لك مدرسة ببغداد مَدینةِ السلام لایکون فی معمور الأرض مثلُها، یبقی بها ذکرك إلی أن تقوم الساعة، قال: افعل، ثم کتب إلی وکلائه ببغداد أن یمکنوه من المال: فابتاع بقعة جمیلة علی شاطئ دِجلة، وخط المدرسة النظامیة المشهورة وبناها أحسن بُنیان، وکتب علیها اسم نظام الملك، وابتاع ضیاعًا واسعة وحانات وحمّامات وَقفت علیها، فَکَمُلَتْ لِنظام الملك بذلك رِیاسةٌ وسُؤْدُد وذکر جمیل طبّقَ الأرضَ خبرُه، وعم المشرقَ والمغرب أثرُه، وکان ذلك فی القرن الخامس من الهجرة"

II مندرجہ ذیل عبارت میں اسمائے مشتق کا انتخاب کرو:-

"الأدب زینة فی الغنی، کنزٌ عند الحاجة، عَوْن علی المروءة، صاحب فی المجلس، مؤنس فی الوحدة، تَعمُر به القلوب الواهیة، ویحیا به الألباب المیتة، وتنفذ به الابصار الکلیلة، ویُدرك به الطالبون ما یحاولون"

III چار جملۂ اسمیہ بناؤ، پہلے دو جملوں میں مبتدا اسم ذات ہو اور آخر کے دو جملوں میں اسم معنی مبتدا ہو۔

IV تین جملۂ فعلیہ بناؤ، ان کے ہر ایک جملہ میں فاعل اسم ذات اور مفعول اسم معنی ہو۔

Marfat.com

V چند جملے ایسے بناؤ جن میں فاعل اسم معنی اور مفعول اسم ذات ہو۔

VI چار جملے ایسے بناؤ جن کے مبتدا اور خبر دونوں اسم مشتق ہوں

VII چند ایسے جملہ فعلیہ بناؤ جن کا مفعول اول اسم جامد اور مفعول ثانی اسم مشتق ہو۔

Marfat.com

الدرس (۱۲۰)

المَصْدَر

(۱) مصادر الافعال الثلاثيّة

(۱) افعال ثلاثی کے مصادر

ملحوظہ: ذیل کی مثالوں کو پڑھتے ہوئے حسب ذیل باتوں کا لحاظ رکھو۔
(۱) افعالِ ماضی و مضارع کے اوزان کیا ہیں، (۲) ہر اقسام میں وہ
کس قسم کے معنی کو ظاہر کر رہے ہیں۔

مثالیں:

۱
- صُغْتُ الدِّرْعَ صِيَاغَةً — بنڈا میں نے خوب ڈھالا۔
- صَبَغْتُ الثَّوْبَ صِبَاغَةً — کپڑا میں نے خوب رنگا۔

∴ ∴ ∴

۲
- أَبَيْتُ الضَّيْمَ إِبَاءً — میں نے ظلم کا پوری طرح انکار کیا
- نَفَرَ الْغَزَالُ نِفَارًا — ہرن بہت دڑا

∴ ∴ ∴

۳
- خَفَقَ الْقَلْبُ خَفَقَانًا — دل خوب دھڑکا
- فَاضَ السَّيْلُ فَيَضَانًا — دریائے سندھ میں خوب سیلاب آیا۔

Marfat.com

۴ { رَحَلَ الْقَوْمُ رَحِيْلًا — قوم نے خوب کوچ کیا
وَحَدَ الْبَعِيْرُ وَخِيْدًا — اونٹ نے خوب لمبے لمبے قدم ڈالے

∴ ∴ ∴

۵ { نَعَبَ الْغُرَابُ نَعِيْبًا — کوّے نے خوب کائیں کائیں کی
بَكَى الطِّفْلُ بُكَاءً — بچہ بہت رویا

∴ ∴ ∴

۶ { خَضِرَ الزَّرْعُ خُضْرَةً — کھیتی خوب سرسبز ہوئی
شَهِبَ الْمُهْرُ شُهْبَةً — گھوڑے کا بچہ خوب سفید مائل بہ سیاہ ہوا

∴ ∴ ∴

۷ { سَعَلَ الْمَرِيْضُ سُعَالًا — مریض خوب کھانسا
دَاوَى الرَّأْسُ دُوَارًا — سر بہت چکرایا

تشریحات

مندرجہ بالا تمام مثالوں کے آخر میں ایسے اسماء ہیں جو حدوث پر دلالت کرتے ہیں اور زمانہ سے خالی ہیں، ایسے ہی اسماء کو مصدر کہتے ہیں۔ اگر تم مصادر پر ایک ایک کرکے غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان سب کے افعالِ ثلاثی مجرد سے نیز ان کے صیغے اور وزن مختلف ہیں۔ چنانچہ قسم اول میں وہ فعالۃ کے وزن پر ہیں اور صنعت و حرفت کو ظاہر کرتے ہیں، اور قسم دوم میں فِعَال کے وزن پر ہیں اور امتناع کا مفہوم ادا کرتے ہیں۔ اور قسم سوم میں فُعْلَان کے وزن پر ہیں اور اضطراب کو ظاہر کرتے ہیں، اور قسم چہارم میں فُعَیل کے وزن

Marfat.com

فعال کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور قسم پنجم میں فَعِیْل یا فُعَال کے وزن پر ہیں،
آواز کو ظاہر کرتے ہیں، اور قسم ششم میں فُعْلَة کے وزن پر ہیں، اور
ت کو ظاہر کرتے ہیں، اور آخری قسم میں فُعَال کے وزن پر ہیں، اور
ں کو ظاہر کرتے ہیں۔

افعالِ ثلاثی کے مصادر اور بھی دیگر اوزان پر آتے ہیں بشرطیکہ وہ
درجۂ بالا اشیاء میں سے کسی اور مفہوم کو ظاہر نہ کریں، انھیں تم آئندہ
قد میں دیکھو گے، لیکن ان کے تمام ضوابط عمومیت پر مبنی ہیں، اور بالعموم
معنے ادا کرتے ہیں کیونکہ افعالِ ثلاثی کے مصادر کا انحصار سماعت پر ہے
ی وہ سماعی ہوتے ہیں)

قاعدہ

(۳۶۰) مصدر حدوث پر دلالت کرتا اور زمانہ سے خالی ہوتا ہے، اور
تقات کی اصل (جڑ) ہوتا ہے۔

(۳۶۱) افعالِ ثلاثی کے مصادر کثرت ہوتے ہیں اور صرف (اہل زبان سے)
یا لغت دیکھنے سے ہی معلوم ہو سکتے ہیں، مگر ان کے اوزان کے چند عام
طے بھی ہیں، جن میں سے اہم یہ ہیں:-

(الف) فِعَالَةٌ اس وزن پر آنیوالے مصادر کسی صفت کو ظاہر کرتے ہیں
(ب) فِعَالٌ " " " انکار " "
(ج) فَعَلَانٌ " " " اضطراب (بیتابی) " "
(د) فَعْلٌ " " " چال " "

Marfat.com

فَعِيْلٌ یا فُعَالٌ اس وزن پر آنیوالے مصادر کسی آواز کو ظا
(و) نَعْلَةٌ " " " " رنگ "
(ز) فُعَالٌ " " " " مرض "

اگر مصادر ان میں سے کسی چیز کو نہ ظاہر کریں تو اغلب یہ ہے :
(الف) سَهُلَ سُهُوْلَةً (آسان ہوا۔ آسان ہونا) فَصُحَ فَصَاحَةً
(فصیح ہوا۔ فصیح ہونا) یعنی اگر فعل فَعُلَ کے وزن پر ہو تو اس کا
فُعُوْلَةً یا فَعَالَةً کے وزن پر آتا ہے
(ب) فَرِحَ فَرَحًا (خوش ہوا، خوش ہونا) عَطِشَ عَطَشًا (
ہوا، پیاسا ہونا) میں اگر فعل لازم فَعِلَ کے وزن پر ہو تو اس کا
فَعَلٌ کے وزن پر ہوگا۔
(ج) قَعَدَ قُعُوْدًا (جھکنا۔ جھکنا) جَلَسَ جُلُوْسًا (بیٹھا۔ بیٹھنا
اگر فعل لازم فَعَلَ کے وزن پر ہو تو اس کا مصدر فُعُوْلٌ
وزن پر آئے گا
(د) فَهِمَ فَهْمًا (سمجھنا۔ سمجھنا) فَتَحَ فَتْحًا (کھولا۔ کھولنا) یعنی
فعل متعدی فَعِلَ اور فَعَلَ کے وزن پر ہو تو اس کا مصد
فَعْلٌ کے وزن پر آئے گا۔

Marfat.com

الدرس (۱۲۱)

(۲) مصادر الأفعال الرّباعيّة

چار حرفی افعال کے مصادر

ملحوظہ: ذیل کی مثالوں کو پڑھتے وقت ماضی اور مصدر کے اوزان کا توازن کرو:۔

مثالیں:۔

۱ أكْرَمْتُ الضَّيْفَ إكْرَامًا — میں نے مہمان کی بہت عزت کی
أرْشَدْتُ النَّاسَ إرْشَادًا — میں نے لوگوں کی بہت رہنمائی کی

⁂ ⁂ ⁂

۲ هَذَّبْتُ الولد تَهْذِيبًا — میں نے لڑکے کو بہت تہذیب سکھائی
رَتَّبْتُ الاثاث تَرْتِيبًا — میں نے سامان کو اچھی طرح جمایا۔

⁂ ⁂ ⁂

۳ جَادَلْتُ جِدَالًا أَوْ مُجَادَلَةً — میں نے بہت جنگ کی
سَابَقْتُ سِبَاقًا أَوْ مُسَابَقَةً — میں بہت آگے بڑھ گیا

⁂ ⁂ ⁂

۴ دَحْرَجْتُ الْكُرَةَ دَحْرَجَةً — میں نے گیند بہت لڑھکائی۔
بَعْثَرْتُ الورق بَعْثَرَةً — میں نے پتے بہت بکھیرے

⁂ ⁂ ⁂

Marfat.com

وَسْوَسَ الْحَلْيُ وَسْوَسَةً أَوْ وِسْوَاسًا
زیورات بہت چھم چھمائے
زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَلَةً أَوْ زِلْزَالًا
زمین بہت متزلزل ہوگئی

تشریحات

مذکورۂ بالا تمام مثالیں مصادر پر ختم ہوتی ہیں، اور ان سب کے افعال چار حرفی ہیں (ثلاثی مزید مرکب و رباعی مجرد) اگر تم صیغوں اور ان کے اوزان پر غور کرو تو تم کو افعال کے صیغوں کے لحاظ سے ان میں فرق معلوم ہوگا۔

چنانچہ قسم اول کے افعال أَفْعَلَ کے وزن پر آئے ہیں تو ان کے مصادر افعال کے وزن پر ہیں، اور قسم دوم کے مصادر فَعَّلَ کے وزن پر ہیں تو ان کے مصادر تَفْعِيل کے وزن پر آئے ہیں۔ اور قسم سوم کے افعال فَاعَلَ کے وزن پر ہیں تو ان کے مصادر فِعال یا مُفاعَلَة کے وزن پر ہیں۔ اور قسم چہارم کے افعال رباعی مجرد غیر مضعف فَعْلَلَ کے وزن پر ہیں تو ان کے مصادر فَعْلَلَةٌ کے وزن پر آئے ہیں، اور قسم آخر کے افعال رباعی مضعف ہیں تو ان کے مصادر فَعْلَلَ یا فِعْلَال کے وزن پر آتے ہیں۔

قواعد

(۳۶۲) افعال رباعی کے مصادر قیاسی ہوتے ہیں، اور افعال کے اوزان کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ ان کے اوزان بھی بدلتے رہتے ہیں۔

(الف) اگر فعل أَفْعَلَ کے وزن پر ہو تو اس کا مصدر

Marfat.com

فِعَال کے وزن پر ہوتا ہے۔

(ب) اور اگر فعل فَعَّلَ کے وزن پر ہو تو اُس کا مصدر تَفْعِیْلٌ کے وزن پر آئے گا

(ج) اگر فعل فَاعَلَ کے وزن پر ہو تو اس کا مصدر فِعَالٌ یا فَعْلَلَةٌ وزن پر آتا ہے۔

(د) اور اگر فعل تَفَعْلَلَ کے وزن پر ہو تو اس کا مصدر تَفَعْلُلٌ کے ن پر آتا ہے مگر جب وہ مضاعف ہو تو اس کے مصدر کو فِعْلَالٌ کے وزن لانا بھی جائز ہے۔

قام، إقامة اور أعان إعانة یعنی جب افعال میں عین کی جگہ الف ہو تو باب افعال ے مصدر میں الف کو حذف کرکے اسکی جگہ آخر میں تاء زیادہ کر دیتے ہیں۔

لّی تولیة - ربّی تربیة اگر فعل کا لام کلمہ الف ہو تو باب تفعیل کی یاء کو اس مصدر سے حذف کرکے اس کے بدلہ آخر میں تاء لاتے ہیں۔

Marfat.com

الدرس (۱۲۲)

(۳) مَصَادِرُ الْاَفْعَالِ الْخُمَاسِيَّةِ وَالسُّدَاسِيَّةِ

پانچ حرفی اور چھ حرفی افعال کے مصادر

ملحوظہ: ماضی اور مصدر کے اوزان کا موازنہ کرو اور دیکھو کہ اس سے مصدر کس طرح بن رہا ہے۔

مثالیں:

(۱) اِشْتَدَّ الْبَرْدُ اِشْتِدَادًا — گرمی بہت سخت ہوگئی۔
(۲) اِحْمَرَّ الْوَرْدُ اِحْمِرَارًا — گلاب بہت سُرخ ہوگیا
(۳) اِطْمَأَنَّ الْوَالِدُ اِطْمِئْنَانًا — باپ بہت مطمئن ہوگیا۔
(۴) اِسْتَكْبَرَ الْجَاهِلُ اِسْتِكْبَارًا — جاہل نے بہت غرور کیا

(۵) تَقَدَّمَ الْجَيْشُ تَقَدُّمًا — لشکر بہت آگے بڑھ گیا۔
(۶) تَنَافَسَ الصُّنَّاعُ تَنَافُسًا — کاریگر آپس میں بہت جھگڑے

تشریحات

اوپر کی تمام مثالیں مصادر پر ختم ہوتی ہیں، یہ پانچ حرفی یا چھ حرفی کے مصادر ہیں۔ دیکھنے پر یہ بھی معلوم ہوگا کہ ان کا پہلا حرف ہمزۂ وصل تاءِ زائدہ۔ اگر تم مصدر کے صیغے اور اس کے ماضی کے صیغے کا آپس

Marfat.com

ازنہ کرو تو تم خود ان کے اوزان کو معلوم کر سکتے ہو۔

قاعدہ

(۳۶۳) پانچ حرفی اور چھ حرفی افعال کے مصادر قیاسی (حسب قاعدہ) آتے ہیں اور دو وزنوں پر آتے ہیں۔

(الف) اگر فعل ہمزۂ وصل سے شروع ہو تو ماضی کے تیسرے کلمہ پر اور اس کے ماقبل آخر میں الف زیادہ کرنے سے اس کا مصدر بن جاتا ہے

(ب) اور اگر فعل تاء زائدہ سے شروع ہو تو اس کا مصدر ماضی کے وزن پر آتا ہے اگر اس کے ماقبل آخر کو مضموم کر دیا جائے۔

مشق

۱۔ مندرجہ ذیل عبارتوں میں مذکورہ مصادر کا انتخاب کرو، اور ہر ایک کا ضابطہ اور قاعدہ بیان کرو:۔

(۱) قال احد الفلاسفة:۔ يَنْبَغِي لِلانسان أَن يتثبَّتَ

ه استقام استقامة۔ استفاد استفادة یعنی اگر فعل اِستفعل کے وزن پر ہو اور اس کا عین کلمہ الف ہو تو باب استفعال کے مصدر سے اس کے الف کو حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے عوض آخر میں تاء بڑھائی جاتی ہے۔

ه تانی تانیاً، تَوالی توالیاً یعنی اگر فعل تفعّل یا تفاعُل کے وزن پر ہو اور اس کا لام کلمہ الف ہو تو اس کے مصدر میں الف یاء سے بدل جائیگا اور اس کے ماقبل پر کسرہ آئے گا۔

Marfat.com

قَبْل أن يقول أو يَفْعَل: فإن الرجوع عن السكوت أحسن من الرجوع عن الكلام، والاعطاء بعد المنع خيرٌ من المنع بعد الإعطاء، والإقدام على العمل بعد التفكير وحسن التثبت خير من الامساك عنه بعد الإقدام عليه والدخول فيه۔

(۲) سئل بعض الحكماء: أيّ الأمور أشدّ تأييداً لِلْعَقْلِ، وأيها أشد إضرارًا به؟ فقال: أشدها تأييداً له ثلاثة أشياء، مشاورة العلماء، وتجريبُ الأمور، وحسنُ التَّثَبُّتِ، وأشدُّها إضرارًا به ثلاثة أشياء: التعجُّلُ، والتهاوُن، والاستبداد۔

II ان وجوہات کو بیان کرو جن کی بنا پر مندرجہ ذیل اوزان پر مصادر آئے ہیں:۔

زِرَاعَة	دُكْنَةٌ	نُطْقٌ	حِدَادَة	زُرْقَةٌ
ثَوَرَان	غَلَيَانَ	بَذْل	صَهِيْجٌ	نُهُوضٌ
صُدَاع	صَهِيل	ذَمِيْل	ذَبِيْبٌ	خُوَار
رُكُوعٌ	أَمَنٌ	بَنَاهَة	عُذُوبَة	زُكَام

III وہ وجوہات بیان کرو جن کی بنا پر مندرجہ ذیل مصادر موجودہ اوزان پر آئے ہیں، ان کے مختلف افعال بھی تحریر کرو۔

زَمْجَرَة إسلام مُجَامَلَة إقدام تفكر

Marfat.com

املاء	مُسَابَقَة	تَلْبِيَة	نِزَالٌ
مُناشرة	خِصَام	تمتمة	اِنهزام
إستعلاء	تَعَلُّمٌ	تأدُّب	إنتصار

تكسير
سَيْطَرَة
تَفَاعُلٌ

7 مندرجہ ذیل افعال کے مصادر مع وجہ تحریر کرو، اور ان میں سے پانچ کو مکمل جملوں میں استعمال کرو:۔

طَارَ	حَاوَلَ	رَحَلَ	كَتَبَ
اِصفرَّ	هاج	تَكَبَّرَ	سَبَّحَ
اِشمَأَزَّ	صَعُبَ	هَبَطَ	سَكَنَ
أَصْلَحَ	طَرِبَ	جَرَى	وقف

اِستقرَّ
أقْبَلَ
تَخَاذَلَ
طَنَّ

8 مندرجہ ذیل مصادر کو فعل ماضی میں تبدیل کرو، پھر انھیں مختلف ابواب کے مصادر میں تبدیل کرو:۔

صِياحُ الدِّيكِ	قَصِيفُ الرَّعْدِ	زَفِيرُ النَّارِ
صَرِيرُ القَلَمِ	هَيَجَانُ الشَّرِّ	تَغْرِيدُ الطَّائِرِ
مواءُ الهِرِّ	خَرِيرُ الماءِ	هَدِيرُ الحِمارِ
صَلِيلُ السَّيْفِ	حَفِيفُ الشَّجَرِ	خِداعُ المُنافِقِ
مُرَاوَغَةُ الثَّعْلَبِ	شَجَاعَةُ الأَسَدِ	طُلُوعُ الشَّمْسِ

9 مندرجہ ذیل افعال کے مصادر تحریر کرو اور انھیں مکمل جملوں میں استعمال کرو:۔

أفاد	عَزَّى	أعاد	استهان
تَوَلَّى	تَمَادَى	إهتدى	تعدّى

تناسى
إستمال

Marfat.com

الدرس (۱۲۳)

إعمال المصدر

مصدر کا عمل کرنا

ملحوظہ: ذیل کی مثالوں میں دیکھو کہ مصادر پر ال ہے یا اضافت یا مجرد ہیں (۲) جملوں میں وہ عمل کس طرح کر رہے ہیں۔

مثالیں:

۱
- يَسُرُّنِي شُكْرُكَ الْمُنْعِمَ
  محسن کو تیرا شکر ادا کرنا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے
- عِقَابُكَ الْمُذْنِبَ رَادِعٌ لَهُ
  مجرم کو تیرا سزا دینا اس کو باز رکھنے والا ہے۔
- إِطَاعَتُكَ الرَّئِيسَ فَضِيلَةٌ
  تیرا رئیس کی اطاعت کرنا خوبی ہے۔

۲
- نُحْسِنُ بِكَ مُكَافَأَةُ كُلِّ مُحْسِنٍ
  تیرا ہر محسن کو بدلا دینا اچھا ہے۔
- نَحْنُ فِي انْتِظَارِ أَنْبَاءِ الْبَرِيدِ ۔ ہم ڈاک کی خبر کے انتظار میں

Marfat.com

وَاجِبٌ عَلَيْنَا كُلِّ مُجْتَهِدٍ

ہر کوشش کرنے والی کی ہمت افزائی کرنا ہم پر فرض ہے۔

* * *

عَمُّكَ حَسَنُ التَّهْذِيبِ أَبْنَاءَهُ

تیرا چچا اپنے لڑکوں کو اچھی تہذیب دیتا ہے۔

اَلْعَاقِلُ شَدِيدُ الْحُبِّ وَطَنَهُ

عقلمند اپنے وطن سے بہت محبت کرتا ہے۔

اَخُوكَ كَثِيرُ الاتقان عَمَلَهُ

تیرا بھائی اپنا کام بہت پختگی سے کرتا ہے۔

سحاث

اوپر کی تمام مثالیں مصادر پر مشتمل ہیں۔ اگر تم اس بات کی کوشش کرو کہ مصدر کی بجائے "أن اور فعل" یا "ما اور فعل" رکھو تو ایسا ہو گا کیونکہ پہلی مثال میں اس طرح کہنا درست ہے "يَسُرُّنِي أَنْ نَشْكُرَ الْمُنْعِمَ" اس میں زمانہ ماضی ہے، اگر تمہارا ارادہ زمانہ مستقبل تو تم کہو گے "يَسُرُّنِي أَنْ نَشْكُرَ الْمُنْعِمَ" اور اگر حال مراد ہو تو "يَسُرُّنِي مَا نَشْكُرُ الْمُنْعِمَ" کہا جائے گا۔

اسم ان مضاف پر ان کے عمل کے لحاظ سے غور کرو، تو معلوم ہو گا [illegible] فعل کی طرح عمل کر رہے ہیں، خواہ مضاف ہوں جیسا کہ قسم [illegible] ان پر تنوین ہو جیسا کہ قسم دوم کی مثالوں میں ہے

Marfat.com

یا ان پر آل ہو جیسا کہ آخری قسم کی مثالوں میں ہے۔ لیکن مضاف کی تنوین سے زیادہ ہوتی ہیں، اور تنوین کی آل سے زیادہ ہونگی۔

یہ ایک مقام ان دو مقاموں میں سے ہے جہاں کہ مصدر اپنے فعل کا عمل کرتا ہے، دوسرا موقع یہ ہے کہ وہ فعل کی نیابت کرتا ہے مثلاً "ترک الاهمال" اور "إطعامًا الفقراء" تمام عامل مصادر جو فعل کا سا عمل کرتے اگر تم ان کی ایک ایک کرکے تحقیق کرو تو تم کو اس کے سوا کوئی اسکا تیسرا عمل نظر آئیگا۔ چنانچہ مصدر مؤکد کوئی عمل نہیں کرتا، مثلاً "ضَرَبْتُ ضَرْبًا الخادمَ" نے خادم کو اچھی طرح سے پیٹا) اور نہ وہ مصدر جو عدد کو ظاہر کرے، عامل بنتا مثلاً "زرت زيارتين المريض" اور نہ وہ مصدر جو تشبیہ کو بتلائے۔ مثلاً "لِلسَّيَّارَةِ صَوْتٌ صوتُ الرَّعْدِ" (موٹر کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے) چنانچہ ان تینوں مثالوں سے پتہ چلے گا کہ اُن میں "أنْ وفعل ما وفعل" کی تقدیر درست ہوتی ہے[1] اور نہ اُن کے فعل کا کوئی نائب اگر ان مصادر کے بعد کوئی معمول آئے تو ان میں فعل عامل ہوگا نہ کہ مصد

---

[1] قسم اول کی مثالوں سے ظاہر ہے کہ مصدر اکثر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہوتا پھر اس کے بعد مفعول ہوتا ہے جو منصوب ہوتا ہے۔ مصدر اپنے مفعول کی طرف ہوتا ہے اور فاعل اس کے بعد مرفوع۔

[2] لیکن وہ مصدر جو نوع کو ظاہر کرے وہ عمل کرتا ہے۔ مثلاً "اكرمتك إكرامًا علیًا۔ (میں نے تیری اس قسم کی عزت کی جس قسم کی میرے بھائی نے علی کی کی تھی)

Marfat.com

عمل

(۳۶۵) مصدر اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے خواہ اس پر آل (الف لام) یا مضاف ہو۔ یا ال اور اضافت کے بغیر ہو۔

(۳۶۶) مصدر کے عمل کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ جملہ میں "أن وفعل" یا "وفعل" مقدر کیا جانا درست ہو، یا اپنے فعل کی نیابت کرتا ہو۔

مشق

1 مندرجہ ذیل مصادر عاملہ ہیں یا غیر عاملہ؛ وجہ بیان کرو اور ہر مثال میں مصدر کے معمول پر اعراب لگاؤ:۔

۱- لولا خوفُ بأسك لعصيناك

۲- سماعي ضربك الخادم۔

۳- اهمل العامل إهمالاً عملَهْ

۴- لك فصاحة سحبان

۵- أسعفت إسعافين الجريح۔

۶- إنقاذا الغريق۔

۷- يسرني إنصافك الضعفاء

۸- الفلاح تقليل الاهمال واجبه

۹- الجوادُ كثيرُ الرحمة جوادٌ

۱۰- إخانةُ المملوك

Marfat.com

١١ - أقلت إقالة العاثر

١٢ - آلمنى نَهْرُكَ السائلُ

II كونتے مصادر فاعل کی طرف مضاف ہیں، اور کونسے مفعول بہ کی طرف مضاف ہیں؟

١- ما أبدع إنشاء الرسائل صديقُك.

٢- إنشادك الأشعار جميل.

٣- ما أسرَع تصديق الأخبار أخوك

٤- حبّك الأوطان من الايمان

٥- من سوء التربية عصيان الآباء بنوهم

٦- يفرح الإنسان بقرب الصديق وبُعد العدو.

٧- انغماس المرءِ فى الترَفِ يضُرّه.

٨- حَسُنَتْ حال المريض بعد شرب الدواء.

III ذیل کی مثالوں میں ہر مصدر مضاف کے بجائے کبھی ان اور فعل کا استعمال کرو، اور کبھی ما اور فعل کا استعمال کرکے بتاؤ کہ ان دونوں صورتوں میں معانی میں کیا فرق پیدا ہوگیا:

(١) ساءنى عصيان الجنود قوادَهم

(٢) ضَحِكُك المعروف شرف لك

(٣) قناعة الإنسان غِنى

(٤) سَرّنى جِدّك أسباب الثروة

Marfat.com

(۵) ما أحسن تصريفَ الأمور۔
(۶) صُحبتَكَ الجُهّال تَعَب
(۷) عَجِبتُ من رُكوبِ الأهوال
(۸) أسِفْتُ لِهجرِ الصديق صديقه ۔

IV ذیل کی مثالوں میں أن اور فعل، نیز ما اور فعل کے بجائے مصدر لاؤ اور ہر مصدر کا معمول بتاؤ :۔

(۱) يسرني أن تنقُدَ الغريق.
(۲) ساءني أن فقدتُ الكتاب
(۳) يعجبني ما تفعل الخير
(۴) أن تنصرَ المظلوم مُرُوءة
(۵) أكبرتك لأن قلتَ الحق
(۶) أشفقتُ عَلَيْكَ لِمَا تواسي الفقراء

V ذیل کے ہر جملے کے فعل کو مصدر میں تبدیل کرو، اور ہر ایک مثال میں مصدر کے معمول کی وضاحت کرو۔

۱- أكرم الخادمَ
۲- إسقِ الزرع
۳- أسعف المريض
۴- أطفئ النار
۵- أوقد المصباح
۶- إستنهض الهمم
۷- إستشر العقلاء
۸- إحترم الكبار
۹- إفتح الأبواب
۱۰- أنصِفِ الناس۔

Marfat.com

الدرس (۱۲۴)

المَصْدَرُ المِيْمِی

مصدر میمی

ملحوظہ :- اثنائے ذیل میں ماضی اور مضارع کے اوزان کا توازن کرو۔
اور دیکھو کہ مصدر کس وزن پر آتا ہے :-

مثالیں :-

	افعال		مصادر میمیہ	
۱	وَعَدَ	(وعدہ کیا)	مَوْعِد	(وعدہ کرنا)
	وَثَبَ	(کودا)	مَوْثِب	(کودنا)
	وَقَعَ	(واقع ہوا)	مَوْقِع	(واقع ہونا)
۲	رَكِبَ	(سوار ہوا)	مَرْكَب	(سوار ہونا)
	قَعَدَ	(بیٹھا)	مَقْعَد	(بیٹھنا)
	سَعَى	(کوشش کی)	مَسْعَى	(کوشش کرنا)
۳	أَكْرَمَ	(عزت کیا)	مُكْرَم	(عزت کرنا)

Marfat.com

افعال	مصادر میمیہ
اِنْطَلَقَ (چلا گیا)	مُنْطَلَق (چلا جانا)
اِزْدَحَمَ (ہجوم کیا)	مُزْدَحَم ہجوم کرنا۔

تشریحات

مثالوں کے تینوں گروہ دو قسم کے کلمات پر مشتمل ہیں، پہلی قسم افعال کی ہے اور دوسری قسم میں ایسے اسماء ہیں جن میں کوئی زمانہ موجود نہیں چنانچہ یہ مصادر ہوئے، اور جب اس قسم کے تمام مصادر کے شروع میں "میم" زائدہ (سوائے باب مُفاعلہ کے) تو ان کو "مصادر میمی" کہا جاتا ہے۔

(۱) گروہ اول کے افعال پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان میں تین خصوصیتیں ہیں (الف) وہ ثلاثی ہیں (ب) فاء کلمہ حرف علت ہے (مثال) (ج) اور لام کلمہ صحیح ہے (د) ان کے مضارع میں فاء کلمہ محذوف ہے (مثلاً وَعَدَ یَعِدُ۔ وَہَبَ یَہَبُ) اس قسم کے افعال کے مصادر کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ وہ میمی ہیں "مَفْعِل" (بکسرۂ عین) کے وزن پر آتے ہیں۔

(۲) گروہ دوم کے افعال پر غور کرنے سے معلوم ہوا ہوگا کہ وہ (۱) ثلاثی ہیں مثال نہیں ہیں (۳) ان کا لام کلمہ صرف صحیح ہے (۴) اور فاء کلمہ مضاعف میں محذوف ہے۔ ان افعال کے مصادر کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ وہ میمی ہیں "مَفْعَل" (بفتح عین) کے وزن پر ہیں۔ اس قسم کے افعال میں یہی وزن

اس سے یہ بات واضح ہے کہ وہ مصادر جو مُفاعلہ کے وزن پر آتے ہیں ان کو مصدر میمی نہیں کہا جا سکتا، مثلاً مشارکہ، معاونہ

Marfat.com

عام ہیں۔

اگر وہ آخر کے افعال کو دیکھنے پر معلوم ہوا ہوگا کہ وہ سب غیر ثلاثی اور ان کے مصادر کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ وہ میمی ہیں، اور اپنے باب کے مفعول کے وزن پر ہیں۔

کبھی مصدر میمی کے آخر میں تاء زیادہ ہو جاتی ہے، مثلاً مَضَرَّة و مَوْحِدة و مَوْعظة۔

قواعد

(۳۶۷) مصدر میمی وہ مصدر ہے جس کے شروع میں میم زائدہ ہو (مفاعلہ کے)

(۳۶۸) اگر فعل ثلاثی ہو اور اس کا لام کلمہ صحیح ہو، اور اس کے مضاف فاء کلمہ محذوف ہو تو اس کا مصدر مَفْعِل (بکسر عین) کے وزن پر ہوگا۔

(۳۶۹) اگر فعل ثلاثی ہو اور مثال نہ ہو، لام کلمہ صحیح اور فاء کلمہ مضاف محذوف ہو تو اس کا مصدر میمی "مَفْعَل" (بفتح عین) کے وزن پر ہوگا۔

(۳۷۰) اگر فعل غیر ثلاثی ہو تو اس کا مصدر میمی اپنے باب کے اسم مفعول کے وزن پر ہوگا۔

(۳۷۱) مصدر میمی کے آخر میں کبھی تاء زیادہ کی جاتی ہے۔

مشق

مندرجہ ذیل کی عبارات میں مصادر میمی معلوم کرو اور ان کے مضاف محذوف معلوم کرو

Marfat.com

میں تبدیل کرو:۔

۱۔ صُنْ وجهك عن مَسْألةِ أَحدٍ شيئًا ۔

۲۔ لا تَعْمَلَنَّ عملًا ليس لك فيه منفعة

۳۔ الجلوس مع الاخوان مَسَلَّاةٌ للأَحْزَان

۴۔ يُسْتَدَلُّ على عقل الرجل بقلة مقَالَةِ ، وعلى فضله بكثرة احتِمَاله ۔

(۵) المزاحُ يُذْهِبُ المَهَابةِ ويُوْرِث المهانة

۶۔ إن يكن الشغل مَجْهَدَةً فإن الفراغ مَفْسَدَةٌ

۷۔ أقِلِّ طعامك تَحْمَدْ مَنامك

۸۔ أظْهِرِ الناس مَحَبَّةً أَحْسنهم لِقاء ۔

۹۔ مَن حَسَدَ الناس بدا بمضرة نفسه

۱۰۔ ربِّ أَدخِلْنِي مُدْخَلَ صِدقٍ وأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا۔

II مندرجہ ذیل افعال کے مصادر میں تحریر کرو اور ان پر اعراب لگاؤ، اور ان میں سے چار مصادر کو مکمل جملوں میں استعمال کرو۔

جَلَسَ	طَلَعَ	هَلَاكَ	وَضَعَ
وَرَدَ	طَمْأَنَ	عَهِدَ	أَصْلَحَ
نَصَرَ	أَقْبَلَ	اتَّخَذَ	اجْتَمَعَ
قَتَلَ	قَدِمَ	عَاشَ	شَرِبَ

Marfat.com

III تین ایسے جملے بناؤ جن کا ہر ایک جملہ مصدر میمی پر مشتمل ہو: پہلا جملہ مَفْعِل کے وزن پر ہو اور دوسرا مَفْعَل کے وزن پر، اور تیسرا اسم مفعول کے وزن پر ہو۔

Marfat.com

الدرس (۱۲۵)

اَلْمَرَّةُ وَالْهَيْئَةُ

اسمائے مرّہ و ہیئہ

ملحوظہ: غور کرو کہ اشدۂ ذیل میں جلی حروف میں لکھے ہوئے اسمائے فعل کے متعلق کس بات کو ظاہر کر رہے ہیں۔

مثالیں:

۱
- أَكَلْتُ الْيَوْمَ أَكْلَةً — آج میں نے ایک مرتبہ کھانا کھایا۔
- دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّةً — گھڑی ایک دفعہ بجی
- فَتَحْتُ الْبَابَ فَتْحَةً — میں نے دروازہ ایک مرتبہ کھولا۔

۲
- أَعْفَى الْمَرِيضُ اِعْفَاءَةً — بیمار ایک اُونگھ اُونگھا
- اِنْطَلَقَ الطَّائِرُ اِنْطِلَاقَةً — پرندہ ایک مرتبہ آزاد ہوگیا
- كَبَّرَ الْمُصَلِّي تَكْبِيرَةً — نمازی نے ایک دفعہ تکبیر کہی

۳
- لَا تَمْشِ مِشْيَةَ الْمُحْتَالِ — اکڑ باز کی چال نہ چل
- لَا تَجْلِسْ جِلْسَةَ الْمُتَكَبِّرِ — مغرور کی بیٹھک نہ بیٹھ
- لَا تَنْظُرْ نَظْرَةَ الْحَائِرِ — حیرت زدہ کی طرح نہ دیکھ

Marfat.com

تشریحات

أكلة ، دَقَّة ، فَخْذَة ، اِعفاءَة ، انطلاقة ، تكبير ، مِشْيَة ، جِلْسَة ، نِظرة یہ سب کلمات حدوث کو ظاہر کرتے ہیں جو ہیئت سے خالی ہے، لہٰذا یہ مصادر ہوئے:۔

اگر تم نے پہلے دو قسموں میں اِن مصادر کے معانی پر غور کیا ہو تو معلوم ہو ہوگا کہ وہ حدوث کے ایک مرتبہ وقوع پر دلالت کرتے ہیں، چنانچہ اسی لئے ان کو اسمائے مرّہ کہا جاتا ہے.

آخری قسم کی مثالوں کے مصادر پر غور کرنے سے معلوم ہوا ہوگا کہ وہ حدث کی کیفیت و نوعیت کو ظاہر کرتے ہیں، چنانچہ اسی لئے ان کو هَيْئَة کہا جاتا ہے

مذکورہ مثالوں میں تم اسمائے مرّہ اور اسمائے ہیئت پر غور کرنے کے بعد تم اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ تمام افعال ثلاثی سے اسمائے مرّہ "فَعْلَة" (بفتح فا) کے وزن پر آتے ہیں، اور غیر ثلاثی سے ان کے اپنے مصادر کے وزن میں تاء زیادہ کرنے پر۔ اور اسم ہیئت ثلاثی سے "فِعْلَة" (بکسرہ فا) کے وزن پر آتا ہے، اور غیر ثلاثی سے نہیں بنایا جاتا ہے، اسی لئے ہم نے اس کی مثالیں بھی نہیں دیں۔

اگر مصدر تاء پر ختم ہونے والا جیسے دَعْوَة و رحمة و إكرام اور إقامة ہو تو "ایک دفعہ" کو صفت سے ظاہر کیا جاتا ہے اس طرح کہا جائیگا دَعَوتُ دَعْوَةً واحدَةً أجبتُ وإحدَةً (میں نے ایک مرتبہ بلایا اور میں نے ایک مرتبہ جواب دیا)

Marfat.com

اور ثلاثی کا مصدر فِعْلَة کے وزن پر ہو جیسے خِبْرَة تو ہیئت صفت یا
ذات سے بتلائی جائے گی، مثلاً خَبَرْتُ خِبْرَةً وَاسِعَةً یا خِبْرَةَ الکُهُوْلِ
(میں نے وسیع تجربہ سے جانا یا پختہ عمر والوں کی طرح آزمایا)

قواعد

(۳۷۲) اِسْمُ المَرَّة (ایک دفعہ کا مصدر) وہ مصدر ہے جو فعل کے
ایک بار ہونے کو ظاہر کرے

(۳۷۳) اگر فعل ثلاثی ہو تو اسم مرّہ "فَعْلَة" کے وزن پر ہوتا ہے، اور اگر
غیر ثلاثی ہو تو اس کے مصدر پر تاء زیادہ کرنے سے جو وزن بنتا ہے اُس پر ہوتا ہے

(۳۷۴) اگر فعل ثلاثی ہو تو اسم ہیئت "فِعْلَة" کے وزن پر ہوتا ہے۔ اور
غیر ثلاثی سے یہ نہیں بنایا جاتا۔

(۳۷۵) اگر مصدر کے آخر میں تاء ہو تو مرۃ (ایک دفعہ) کو صفت کے
ذریعہ ظاہر کیا جائیگا۔ اور اسی طرح "هَيْئَة" کو بھی صفت ہی سے ظاہر کیا
جاتا ہے اگر فعل ثلاثی ہو۔

مشق

۱ مندرجۂ ذیل عبارات میں مصادر مرّہ و ہیئت (ایک دفعہ اور نوع) معلوم

کرو اسی وقت ہوگا جبکہ مصدر "فَعْلَة" (بفتح فاء) ہو۔ لیکن اگر فاء مکسور ہو یا مضموم ہو
جیسے "لِشْعَة" یا "كُدْرَة" تو "مرة" کی صورت میں فاء پر فتح کر دیا جائے گا اور اس
کی صفت نہیں لائی جائے گی۔
ہیئت صفت یا اضافت کے ذریعہ سے بتلائی جائیگی۔

Marfat.com

کر کے تحریر کرو اور ہر ایک کا فعل بھی بتاؤ:۔

(۱) لكل صارم نبوة ولكل جواد كبوة۔

(۲) استشرت الطبيب استشارة

(۳) سار الملك سيرة السَّلَفَ الصَّالِح

(۴) التمس لِهَفْوَة الصديق عُذرًا

(۵) أَصَبْتُ الغَرَضَ إصابة واحدة

(۶) رُبَّ سُكْتَةٍ أبلغ من مَقَالة۔

(۷) وَقَفَ الرجل وِقْفَةَ الذاهل

(۸) رب اكلة مَنَعَت أكلات

(۹) أبْتَسِم لنا الزمان ابتسامة

(۱۰) رُبَّ فَرحَة تعود تَرْحة۔

II مندرجہ ذیل افعال سے اگر مصادر مرّہ و ہیئت بن سکیں تو انھیں تحریر کرو:۔

عَفَّ	غَضِبَ	صحا	انصرف
نَهِج	أفاق	استجم	أعاد
قَعَدَ	هَذَّب	رَفَعَ	اجتمع

سَقَطَ
خرج
غَلَب

III ذیل کے مصادر مرّہ یا ہیئت سے فعل ماضی اور مضارع بناؤ:۔

شَرِبَة الظمآن	رَبيئة الثعلب	رجعة
إنعامة	قِزعة الجبان	اتامة قارعة

Marfat.com

شَـرِيَة	نَفْحَة	جَوْلَة
زِلْزِلة واحدة	صَرْخَة	رِحْمة الصبي
مِشْيَة الغراب	زَوْرَة	جَمْحَة

وِثْبَة الأَسَد

Marfat.com

قواعد

ذیل میں وہ تمام قواعد درج کئے جاتے ہیں جو اس حصہ میں بیان ہوئے ہیں تاکہ طلباء کو ان کے حفظ کرنے میں آسانی ہو۔

(۲۶۲) فعل مجرد کی دو قسمیں ہیں: ثلاثی اور رباعی اور ثلاثی کے (مزید) اپنے مضارع کے چھ ابواب ہیں، جو حسب ذیل ہیں:-

(۱) نَصَرَ يَنْصُرُ (۲) ضَرَبَ يَضْرِبُ (۳) فَتَحَ يَفْتَحُ

(۴) فَرِحَ يَفْرَحُ (۵) كَرُمَ يَكْرُمُ (۶) حَسِبَ يَحْسِبُ

اور رباعی مجرد کا ایک ہی وزن ہے اور اس کے مضارع میں حرف مضارع مضموم اور ماقبل آخر مکسور ہوتا ہے۔

(۲۶۳) ثلاثی مزید کی تین قسمیں ہیں:-

(الف) مزید فیہ بیک حرف یہ زائد حرف ہمزہ یا تضعیف (حرف اصلی کا تکرار) یا الف سے بنتا ہے۔

(ب) مزید فیہ بدو حرف: یہ دو زائد حروف ہمزہ و نون یا ہمزہ و تا یا تضعیف و تضعیف یا تا و الف یا تا و تضعیف ہوتے ہیں

(ج) مزید فیہ بہ سہ حروف: یہ تین زائد حروف ہمزہ و سین و تا

Marfat.com

دواؤ اور تضعیف یا ہمزہ اور واؤ مکررہ یا ہمزہ و الف اور تضعیف میں

(۲۶۴) رباعی مزید کی دو قسمیں ہیں:۔

(الف) مزید فیہ بیک حرف: یہ حرف زائد تار ہے جو اس کے شروع میں ہوتا ہے۔

(ب) مزید فیہ بدو حرف، یہ دو حروفِ زائد ہمزہ و نون یا ہمزہ و حرف اصلی مکررہ ہوتے ہیں۔

(۲۶۵) ماضی جس کا دوسرا کلمہ مفتوح ہو:

(الف) اگر وہ ناقص یائی یا اجوف یائی ہو تو وہ باب ضَرَبَ سے ہوگا اور اگر وہ ناقص واوی یا اجوفِ واوی ہو تو وہ باب نَصَرَ سے ہوگا۔

(ب) اور اگر وہ مضعف ہو اور متعدی ہو تو عام طور پر باب نَصَرَ سے ہوگا، اور اگر لازم ہو تو بالعموم باب ضَرَبَ سے ہوگا۔

(ج) اور اگر مثال واوی ہو تو عموماً باب ضَرَبَ سے ہوگا۔

(۲۶۶) ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف رکھنا "ابدال" کہلاتا ہے، اور بدلنے والا حرف حرفِ علت ہو تو اس کو تعلیل بھی کہا جاتا ہے۔ (ہمزہ حرفِ علت سے بدلنے کا نام بھی تعلیل ہے) جیسے اگر دو ہمزہ یکجا ہوں اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو تو اس کو مد سے بدل دیا جاتا ہے مثلاً آمَنَ أَوْمِنَ ایمانًا۔

(الف) اگر الف ضمہ کے بعد واقع ہو تو واؤ میں بدل دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

(ب) اگر یاء ساکنہ ضمہ کے بعد واقع ہو تو واؤ میں بدل دی جاتی

(۲۶۷) واؤ یاء میں بدل جاتی ہے:

(الف) اگر وہ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوں، اور ان دونوں میں ساکن ہو۔

(ب) اگر وہ کسرہ کے بعد ساکن واقع ہو۔

(ج) اگر وہ طرفِ کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہو۔

(۲۶۸) اگر واؤ یا یاء طرفِ کلمہ میں الف زائدہ کے بعد واقع ہو ہمزہ میں بدل جاتا ہے۔

(۲۶۹) اسم فاعل اجوفِ ثلاثی کے وسط میں اگر الف ہو تو اسے واؤ یا یاء ہمزہ سے بدل جاتا ہے۔

(۲۷۰) مفرد مؤنث کا حرفِ مدِ زائد اگر جمع میں منتہی الجموع کے بعد واقع ہو تو ہمزہ سے بدل جاتا ہے۔

(۲۷۱) اگر واؤ یا یاء متحرک واقع ہوں اور اُن کا ماقبل مفتوح ہو الف سے بدل جاتے ہیں۔

(۲۷۲) اگر افتعال کی تاء سے قبل واؤ یا یاء کلمہ واقع ہو تو یا یاء کو تاء سے بدل کر اس تاء کو تاء افتعال میں مدغم کر دیا جاتا اور اس باب کے تمام مشتقات میں یہی قاعدہ عام ہے۔

(۲۷۳) اگر فعل ثلاثی کے شروع میں دال یا ذال یا زاء ہو اور اسے اِفْتَعَلَ کے وزن پر لایا جائے تو اِفْتَعَلَ کی تاء کو دال سے

Marfat.com

فَعَلَ کے مصدر اور مشتقات میں بھی یہی قاعدہ جاری ہے۔

(۲۷۴) اگر فعل ثلاثی کے شروع میں صاد یا ضاد یا طاء یا ظاء ہو اور اس کو افتَعَلَ کے وزن پر لایا جائے تو افتَعَلَ کی تاء کو طاء میں بدل دیا جاتا ہے؛ اور اس کے مصدر اور مشتقات میں یہی قاعدہ جاری ہے۔

(۲۷۵) اگر کسی کلمہ میں حرفِ علت متحرک ہو اور اُن کے ماقبل حرفِ ساکن ہو تو نقلِ حرکت سے حرف علت کو ساکن کر دیا جاتا ہے اور اس کو تعلیل بذریعہ سکون کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

تعلیل کی قسموں میں سے ایک تعلیل بذریعہ حذف بھی ہے۔ یعنی کسی صرفی سبب کی وجہ سے کلمہ میں سے حرفِ علت کا گرا دینا ہے جیسا کہ یَعِدُ اور یَزِنُ میں سے واؤ گر گیا ہے۔

(۲۷۶) ثلاثی مجرد کو وزن کرنے کے لئے فَعَلَ کی فاء کو پہلے حرف کی اور عین کو دوسرے حرف کی جگہ اور لام کو تیسرے حرف کی جگہ رکھکر ان کے حرفوں کو ہمیشہ موزون کے حرفوں کے مطابق جمایا جاتا ہے۔

(۲۷۷) رباعی مجرد کو وزن کرنے کے لئے فَعَلَ میں ایک لام اور خماسی کے لئے دو لام زائد کئے جاتے ہیں۔

(۲۷۸) اگر کلمہ کسی حرف کی تکرار کی وجہ سے مزید فیہ ہو تو وزن میں اس کے مقابل کے لفظ کو مکرر کر دیا جاتا ہے۔

(۲۷۹) اگر کلمہ ایک یا ایک سے زیادہ حروف زوائد پر مشتمل ہو تو اس حرف کو میزان میں اپنی جگہ پر رکھ دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

(۲۸۰) اگر کسی کلمہ میں ابدال یا تعلیل با قلب یا با سکون واقع ہو کو ابدال اور تعلیل سے قبل اپنی اصل کے مطابق وزن کیا جائے ابدال و اعلال کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۱) اگر کسی کلمہ سے بعض حروف حذف کر دیئے جائیں تو میزان بھی ان کے مقابل حروف کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

(۲۸۲) اسم فعل وہ کلمہ ہے جو فعل کے معنی کو ظاہر کرتا ہے، اس کی علامت کو قبول نہیں کرتا۔ وہ زمانہ کے لحاظ سے تین قسم کا اسم فعل ماضی۔ اسم فعل مضارع، اور اسم فعل امر، اور اپنی وضع کے سے دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) مرتجل اور (۲) منقول، اور یہ جار و مجرور اور مصدر سے بنایا جاتا ہے۔

(۲۸۳) اسم فعل امر ہر فعل ثلاثی متصرف تامہ سے فَعَالِ کے بنایا جاتا ہے۔

(۲۸۴) جب "مثال مجرد" کا مضارع واوی مکسور العین ہو تو کو مضارع اور امر میں حذف کر دیا جاتا ہے۔

(۲۸۵) اگر ماضی اجوف کو ضمیر فاعلی متحرک سے ملایا جائے کے فاء کلمہ کو باب نَصَرَ کی صورت میں ضمہ سے متحرک کیا جائے باب ضَرَبَ اور فَتَحَ کی صورت میں کسرہ سے متحرک کیا جائیگا۔

(۲۸۶) اگر فعل ناقص واوی ہو یا یائی، چاہے ماضی ہو یا مضا واؤ یا یاء مخاطبہ کے غیر کی طرف منسوب کیا جائے تو اس میں کوئی

Marfat.com

ہو گا۔

(۲۸۷) اگر ماضی ناقص کا آخر الف اور واؤ کے غیر کی طرف منسوب جائے اور وہ ثلاثی ہو تو الف کو اپنے اصل کی طرف لوٹا دیا جائے گا، اور زائد از ثلاثی ہو تو الف کو یاء میں بدل دیا جائے گا۔

(۲۸۸) ماضی ناقص جس کے آخر میں الف ہو جب تائے تانیث سے متصل ہوتی ہے تو اس کے الف کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

(۲۸۹) اگر فعل ناقص ماضی یا مضارع کو واوِ جمع سے ملایا جائے یا مضارع یائے مخاطبہ سے، تو حرفِ علت حذف ہو جائے گا۔ حرف محذوف اگر الف ہو تو واؤ یا یاء سے قبل فتحہ باقی رہ جائے گا۔ اور اگر الف نہ ہو تو واؤ جمع کے ماقبل کو ضمہ اور یائے مخاطبہ کے ماقبل کو کسرہ دیا جائے گا۔

(۲۹۰) اگر مضارع ناقص کو جس کا آخر الف ہو، الف تثنیہ یا نون نسوہ (جمع مؤنث) سے ملایا جائے تو اس کے الف کو یاء سے بدل دیا جاتا ہے

(۲۹۱) امر اپنے تمام احکامات میں فعل مضارع کی ہے۔

(۲۹۲) ماضی کو نون تاکید سے مؤکد نہیں کیا جاتا ہے۔

(۲۹۳) مضارع کی تاکید لازمی ہے جبکہ وہ قسم کا جواب ہو، لام سے متصل اور مستقبل اور مثبت ہو۔

(۲۹۴) مضارع کی تاکید جائز ہے اگر وہ ما میں اِنْ مدغمہ کے یا حرف طلب کے بعد آئے۔ (کلمات طلب میں امر۔ نہی۔ استفہام۔ عرض۔ تخصیص اور تمنی داخل ہیں)

Marfat.com

(۲۹۵) دو حالتوں میں مضارع کی تاکید ممنوع ہے، اول تو یہ کہ قسم کا جواب ہونے کی وجوب تاکید کے شرائط کی تکمیل نہ کرے، دوم ان حروف کے بعد نہ آئے جن سے تاکید جائز ہو جاتی ہے۔

(۲۹۶) فعل امر کی تاکید جائز ہے۔

(۲۹۷) اگر مضارع کو نون کے ذریعہ مؤکد کیا جائے تو اس پر حسب ذ قواعد جاری ہوں گے:۔

(الف)۔ حالتِ رفعی کا ضمہ اور اس کا نون حذف کر دیا جاتا ہے۔

(ب)۔ فعل یا اسم ظاہر ضمیر مستتر سے ملا ہوا ہو تو اُس کے آخر کو مفتو کر کے فعل ناقص کے الف کو یا سے بدل دیا جاتا ہے۔

(ج)۔ مضارع جو الف تثنیہ سے متعلق ہو، اُس کے نون ثقیلہ کو کیا جاتا ہے۔

(د) اگر مضارع نون نسوہ سے ملا ہوا ہو، تو الف و نون نونوں کو کرتا ہے۔ اور نون تاکید نونِ ثقیلہ مکسورہ ہوتا ہے۔

(ھ) اگر مضارع یاء مخاطبہ یا واؤ جمع سے متعلق ہو تو واؤ یا یاء کو حذ کر دیا جاتا ہے سوائے مثل یا لف کی صورت میں جہاں یا مکسورہ یا واؤ جمع مضموم کو باقی رکھا جاتا ہے۔

(۲۹۸) تاکید میں فعل امر مضارع کے مانند ہوتا ہے۔

(۲۹۹) فعل "نِعْمَ" مدح کے لئے ہے اور فعل "بِئْسَ" ذم کے اور لازمی ہے کہ ان دونوں کے فاعل پر الف لام آئے

Marfat.com

طرف مضاف ہو، یا وہ لازماً ایک ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ ہو،
کلمہ "ما" ہو۔

(۳۰۰) اگر اسم مخصوص فعل کے بعد آئے تو مبتداء محذوف لازمی کی
سے اس پر خبر کا اعراب آتا ہے۔ یا اس پر مبتداء کا اعراب آئے گا۔
جملہ ماقبل اس کی خبر ہو گا، اور اگر فعل پہلے آئے تو اس پر صرف
ما ہی پر اعراب آئے گا۔

(۳۰۱) تعجب کے اظہار کی دو شکلیں ہیں "مَا أَفْعَلَهُ" اور "أَفْعِلْ بِهِ"

(۳۰۲) اس فعل کے لئے جس سے براہِ راست تعجب کا اظہار کیا جائے
شرائط ہیں کہ وہ ثلاثی ہو، تام ہو، مثبت ہو، مبنی معروف ہو، متصرف ہو۔ اس
صفت اَفْعَلُ کے وزن پر نہ آئے اور وہ تفاوت کے قابل ہو۔

(۳۰۳) اگر فعل غیر ثلاثی یا ناقص ہو یا اس کی صفت "أَفْعَلُ" کے وزن
ئے تو "مَا أَشَدَّ" یا "أَشْدِد" یا ان کے مشابہ الفاظ کے ذریعہ
عل تعجب بناتے ہیں، اور اس کے بعد اس کا مصدر صریح یا مصدر
ول لاتے ہیں۔

(۳۰۴) اگر فعل مبنی مجہول ہو یا منفی ہو تو اس سے فعل تعجب کو "ما
شد" یا "اشْدِد" یا ان کے مشابہ الفاظ کی مدد سے بنا لیتے ہیں اور
کے بعد اس کا مصدر مؤول لاتے ہیں۔

(۳۰۵) فعل جامد سے تعجب ہرگز نہیں بنایا جاتا ہے اور نہ اس فعل سے
کے معنی میں کوئی تفاوت نہ ہو۔

Marfat.com

(۳۰۶) فعل لازماً مؤنث آئے گا:۔

(الف) اگر فاعل مؤنث حقیقی اور فعل سے متصل ہو۔

(ب) اگر فاعل ضمیر ہو اور مؤنث مجازی کی طرف عود کرے

(۳۰۷) فعل مذکر اور مؤنث دونوں آسکتا ہے:۔

(الف) اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو اور اپنے فعل سے متصل نہ ہو۔

(ب) اگر فاعل اسم ظاہر مؤنث مجازی ہو۔

(ج) اگر فاعل جمع مکسر مذکر ہو یا مؤنث

(۳۰۸) اگر فعل ایک سے زیادہ مفعولوں کے لئے متعدی ہو اور مجہول ہو تو مفعول اول فاعل کی نیابت کرتا ہے، اور اس کے سوا باقی حصہ منصوب رہتا ہے۔

(۳۰۹) فعل لازم مجہول بن جاتا ہے جبکہ نائب فاعل جار مجرور یا اور مصدر دونوں مختص ومتصرف ہوں۔

(۳۱۰) نائب فاعل کے لئے فاعل کے جملہ سابقہ قواعد بر رہتے ہیں۔

(۳۱۱) مبتدا اصل میں معرفہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن جب عمومیت کو ظا تو نکرہ بھی واقع ہوتا ہے۔ مثلاً اس سے پہلے نفی یا استفہام آجائے نکرہ کی طرف مضاف ہو کر یا موصوف بن کر مخصوص ہو جائے یا ظرف یا مجرور کی صورت میں اس کی خبر مقدم ہو جائے،

(۳۱۲) چار مقامات پر مبتدا کا محذوف کرنا لازمی ہے:۔

Marfat.com

(الف) اگر اس کی خبر نِعْمَ اور بِئْسَ کا اسم مخصوص ہو۔
(ب) اگر اس کی خبر تعریف یا مذمت یا ترحم کے لئے بطور صفت
الگ کردی گئی ہو۔
(ج) اگر اس کی خبر ایک مصدر ہو جو اپنے فعل کی نیابت کرے
(د) اگر اس کی خبر قسم کے معنی میں ہو۔

(۳۱۳) چار موقعوں پر خبر کو لازماً محذوف کیا جاتا ہے۔
(الف) اگر مبتدا صریحاً قسم ہو۔
(ب) اگر مبتداء لولا کے بعد ہو اور خبر کون عام ہو مثلاً مَوْجود
اور کائن
(ج) اگر مبتدا واؤ عطف کے بعد آئے اور مصاحبت کو ظاہر کرے۔
(د) اگر حال میں خبر ہونے کی صلاحیت نہ ہو اور وہ خبر سے مستغنی نہ ہو۔
اور مبتدا مصدر ہو جو معمول کی طرف مضاف ہو یا اسم تفضیل ہو جو
مصدر صریح یا مصدر مؤول کی طرف مضاف ہو۔

(۳۱۴) چار موقعوں پر مبتدا کی تقدیم لازمی ہے:-
(الف) اگر مبتدا ایسے الفاظ میں سے ہو جو ہمیشہ صدر کلام میں آتے
ہوں وہ یہ ہیں: اسمائے استفہام و اسمائے شرط "ما" تعجبیہ
کم خبریہ، ضمیر شان، اور وہ لام جو مبتدا سے ملحق ہوں، اور وہ موصول
جس کی خبر سے فا ملحق ہو۔
(ب) اگر مبتدا کا انحصار خبر پر ہو۔

Marfat.com

(ج) اگر مبتدا کی خبر جملۂ فعلیہ ہو اور اس کا فاعل ایک ضمیر مستتر ہو جو مبتدا کی طرف لوٹے

(د) اگر مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں یا دونوں نکرہ ہوں اور خصوصیت میں دونوں برابر ہوں۔

(۳۱۵) مبتدا پر خبر کی تقدیم کے چار مواقع ہیں:۔

(الف) خبر ان الفاظ میں سے ہو جو جملہ کے شروع میں آتے ہوں۔

(ب) خبر کا انحصار مبتدا پر ہو۔

(ج) خبر ظرف یا مجرور ہو اور مبتدا نکرۂ غیر مخصوصہ ہو۔

(د) مبتدا میں ایک ضمیر ہو جو خبر کے بعض حصہ کی طرف لوٹتی ہو۔

(۳۱۶) مبتدا مشتق کے لئے جو فاعل یا نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور خبر کی جگہ کو پُر کرتا ہے، یہ شرط ہے کہ اس کے شروع میں نفی یا استفہام آئے

(۳۱۷) اگر مشتق مفرد ہو اور اُس کے بعد آنے والا لفظ بھی مفرد ہو تو جائز ہے کہ مشتق مبتدا اور اُس کا مابعد مبتدا مؤخر ہو۔

(۳۱۸) اگر مشتق مفرد ہو اور اس کا مابعد تثنیہ یا جمع ہو تو مشتق مبتدا اور اُس کا مابعد فاعل ہوگا یا نائب فاعل جو خبر کی جگہ کو پُر کرے گا۔

(۳۱۹) اگر مشتق تثنیہ یا جمع ہو اور اُس کا مابعد بھی اسی طرح ہو تو مشتق لازماً خبر مقدم ہوگی اور اس کا مابعد مبتدا مؤخر۔

(۳۲۰) إن، ما، لا اور لات نافیہ لیس کی طرح عمل کرتے ہیں چنانچہ وہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں لیکن [illegible]

Marfat.com

چند شرائط ہیں :

(الف) إن وما کے لئے شرط یہ ہے کہ ان دونوں کے اسم خبر پر مقدم ہوں، اور ان دونوں کی نفی اِلّا سے نہ ٹوٹے

(ب) لا کے عمل میں اِن دو شرطوں کے علاوہ ایک شرط یہ ہے کہ اس کے دونوں معمول (اسم خبر) نکرہ ہوں۔

(ج) لات کے عمل کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کا اسم اور اس کی خبر دونوں اسمائے زمان ہوں، اور ان دونوں میں سے ایک حذف کر دیا گیا ہو۔

(۳۲۱) جائز ہے کہ "لَیْسَ" اور ما کی خبر پر باے زائدہ لایا جائے جو اس کو لفظاً مجرور کرتا ہے لیکن وہ تقدیراً منصوب رہتی ہے۔

(۳۲۲) وہ افعال جو کان کا عمل کرتے ہیں یہ ہیں :-

(الف) افعالِ مقاربہ کاد کَرَبَ، أَوْشَکَ جو خبر کے قرب وقوع کو ظاہر کرتے ہیں۔

(ب) افعالِ رجاء، عَسَیٰ۔ حَرَیٰ، اور اِخْلَوْلَقَ ہیں جو وقوعِ خبر کی توقع ظاہر کرتے ہیں۔

(۳۲۳) اِن افعال میں ایک شرط یہ ہے کہ ان کی خبر جملۂ فعلیہ ہو۔ اور اس کا فعل مضارع ہو، جو کاد، کَرَبَ اور افعال شروع میں اَنْ سے مجرد ہو اور أَوْشَکَ، عَسَیٰ، حَرَیٰ اور اِخْلَوْلَقَ میں اس سے متصل ہو۔ کاد کَرَبَ میں اس کا الحاق ایسا ہی کم ہوتا ہے جیسا کہ أَوْشَکَ اور

Marfat.com

عَسَی میں اس کا تجرد ہوتا ہے

(۳۲۴) ان تمام افعال کے مشتقات کا عمل بھی انھیں کی طرح ہوتا ہے۔

(۳۲۵) إنّ، أنّ۔ کأنّ اور لٰکنّ کی نُطق میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اِنّ کی تخفیف کی صورت میں اس کا عامل اور غیر عامل ہونا دونوں جائز ہیں۔ جب وہ غیر عامل ہو جاتا ہے تو خبر پہ لام ابتدائی کو لایا جاتا ہے تاکہ اثبات اور نفی میں فرق ہو سکے۔ لیکن أنّ اور کأنّ غیر عامل نہیں ہوتے، اِن دونوں کا اسم ایک ضمیر شان ہوتی ہے جو محذوف ہوتی ہے لٰکنّ لازماً غیر عامل ہوتا ہے۔

(۳۲۶) "إنّ" اور اس کے ہمراہیوں کے ساتھ جب "ما" زائدہ متصل ہو جاتا ہے تو ان کو اپنے عمل سے باز رکھتا ہے، اور اسما کے ساتھ ان کی خصوصیت کو بھی زائل کر دیتا ہے، سوائے "کیْنَ" کے۔ اس کا عامل اور غیر عامل ہونا دونوں جائز ہے اور اسما کے ساتھ اس کی خصوصیت بھی زائل نہیں ہوتی۔

(۳۲۷) "لا" نافیہ جنس "إنّ" کا سا عمل کرتا ہے چنانچہ وہ مبتدا کو نصب دیتا ہے، اور اس کا اسم کہلاتا ہے اور خبر کو رفع دیتا ہے جو اُس کی خبر کہلاتی ہے۔

(۳۲۸) یہ اپنے اسم کو جبکہ وہ مضاف یا شبہ مضاف ہو، نصب دیتا اور اگر مفرد ہو تو جس حالت پر منصوب ہوتا ہے اسی پر مبنی ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

(۳۲۹) اس کے عمل کے لئے شرط یہ ہے کہ اس پر حرفِ جار داخل نہ ہو، اور یہ کہ اس کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں، اور کسی فاصل کے ذریعہ سے اس کو اسم سے علیحدہ نہ کیا جائے۔ اگر پہلی شرط مفقود ہو جائے تو اس کا عمل

(۳۳۰) مرکب "لا سیّما" مابعد کو ماقبل پر فضیلت دینے کے لئے آتا ہے۔

(۳۳۱) "لا سیّما" کے بعد واقع ہونے والا اسم اگر معرفہ ہو تو اس میں صرف رفع اور جر جائز ہیں، اور اگر نکرہ ہو تو اس میں اعراب کی تینوں وجہات ہیں۔

(۳۳۲) مصدر کی نیابت مندرجہ ذیل کریں گے، اس کا مترادف ہو یا اس کی صفت ہو یا جو اس کی نوعیت، یا اس کے عدد یا اُس کے آلہ کو بتائے اور کل اور بعض جبکہ دونوں مصدر صرف مضاف ہوں، اُس کی طرف اشارہ ہو یا ضمیر ہو، ان میں سے ہر ایک مفعول مطلق کا قائم مقام ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔

(۳۳۳) اضافت کی دو قسمیں ہیں، معنوی اور لفظی :-

(الف) اضافتِ معنوی وہ ہے جو مضاف کو تعریف یا تخصیص کا فائدہ بخشے، اور مضاف اپنے معمول کی طرف اضافتِ وصفی نہ رکھتا ہو۔

(ب) اضافتِ لفظی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ سوائے حذفِ تنوین کے جبکہ وہ تنوین یافتہ ہو، یا حذفِ نون کے جبکہ وہ تثنیہ یا جمع مذکر

Marfat.com

سالم ہو۔ اس صورت میں صفت کی بھی اپنے معمول کی طرف اضا
کردی جاتی ہے۔

(۳۳۴) اضافتِ معنوی کی صورت میں مضاف پر الف لام کا لانا بالکل
ممنوع ہے۔ اضافتِ لفظی میں اس کی ممانعت ہے، سوائے اِن چند
صورتوں کے :۔

(الف) یہ کہ مضاف تثنیہ یا جمع مذکر سالم ہو۔

(ب) اگر مضاف الیہ لام سے متصل ہو، یا اُس کی طرف مضاف
جس پر لام ہو۔

(۳۳۴ ۲) اگر اسم کو یائے متکلم کی طرف مضاف کیا جائے تو اُس کے آخر
یا کی مناسبت سے مکسور کیا جاتا ہے، اور یاء میں سکون اور فتح دونو
جائز ہوتے ہیں، سوائے اس کے کہ وہ منحصر علیہ ہو یا منقوص یا تثنیہ یا جمع
مذکر سالم ہو۔ لہذا مضاف کے آخر پر سکون اور یاء پہ فتح لازمی ہیں۔

(۳۳۵) حَیْثُ، اِذ اور اِذا ظروف مبنیہ ہیں، اور صرف جملوں ہی کی
طرف مضاف کئے جاتے ہیں۔

(۳۳۶) اسم زمان مبہم وقت محدود کو ظاہر کرتا ہے، اور جملہ یا مفرد کی طر
مضاف کیا جاتا ہے۔ اگر وہ جملہ کی طرف مضاف کیا جائے تو اس کا مبر
اور فتح پر مبنی ہونا دونوں جائز ہیں۔

(۳۳۷) افعال میں ماضی، امر و مضارع با نونِ تاکید (خفیفہ و ثقیلہ) وا
مؤنث (جمع مؤنث غائب و حاضر) مبنی ہوتے ہیں۔

Marfat.com

(۳۳۸) ماضی سکون (جزم) پر مبنی ہوتا ہے جبکہ ضمیر مرفوع (حالتِ فاعلی) متحرک سے متصل ہو اور پیش پر مبنی ہوتا ہے جبکہ واؤ جمع سے متصل ہو، اور اس کے سوا دوسری صورتوں میں مبنی بر فتح ہے

(۳۳۹) اگر فعل کا آخر کلمہ حرف صحیح ہو اور اس سے نون جمع مؤنث (غائب و حاضر) متصل ہو تو وہ مبنی بر سکون ہوتا ہے۔ اور اگر نونِ تاکید (ثقیلہ و خفیفہ) ملا ہوا ہو تو مبنی بر فتح ہوتا ہے۔ اور اگر آخر کلمہ حرف علت ہو تو حذف کر دیا جاتا ہے اور اگر اس سے الف تثنیہ یا واؤ جمع یا یائے مخاطبہ ملا ہوا ہو تو نون حذف کر دیا جاتا ہے۔

(۳۴۰) مضارع مبنی بر فتح ہوتا ہے، اگر اس سے نون تاکید (ثقیلہ خفیفہ) ملا ہوا ہو تو۔ اور جزم پر مبنی ہوتا ہے۔ اگر جمع مؤنث (حاضر و غائب) سے متصل ہو۔

(۳۴۱) فعل معرب وہ مضارع ہے جس کے آخر میں نونِ تاکید یا نون مؤنث جمع نہ ملا ہوا ہو۔

(۳۴۲) فعل مضارع پر حالتِ رفعی میں ضمہ ہوگا، اور نون اعرابی ضمہ کے قائم مقام ہوگا۔ حالتِ نصبی میں فتحہ آئیگا، اور اس صورت میں نون اعرابی گر جائیں گے اور حالتِ جزم میں سکون ہوگا۔

(۳۴۳) حسب ذیل اسمائے مبنیہ ہیں:-

(الف) ضمائر، اسمائے اشارہ، اسمائے موصولہ، اسمائے موصولہ، اسمائے استفہام اسمائے شرط، اسمائے افعال اور بعض ظروف اپنی اپنی حرکات پر مبنی ہوتے ہیں

Marfat.com

(ب) منادیٰ علم مفرد یا نکرۂ مخصوصہ ہونے کی صورت میں مبنی بر ضمہ ہوتا
(ج) لائے نفی جنس کا اسم اگر مضاف یا شبہ مضاف نہ ہو تو زبر پر مبنی ہوتا
(د) اعداد مرکب و ظروف اور احوال کے دونوں اجزاء مبنی بر فتح ہوتے ہیں
(ہ) اسمائے مبہمات اگر بغیر اضافت کے ہوں تو وہ پیش پر مبنی ہوتے ہیں
(و) جو الفاظ "وَیْہِ" پر ختم ہوں یا بروزن "فَعَالِ" مؤنث کے لئے علم ہیں
یا ان کے لئے گالی ہوں یا اسم فعل ہوں۔ یہ سب عام طور سے مبنی
بر کسرہ ہوتے ہیں۔

(۳۴۴) تمام اسماء معرب ہوتے ہیں سوائے چند محدود الفاظ کے جن میں سے اکثر کا ذکر گزشتہ باب میں گزر چکا ہے۔

(۳۴۵) اسم کے اعراب کی تین قسمیں ہیں، رفع (پیش) نصب (زیر) جر اور

(۳۴۶) اسم پر رفع اپنی اصلی صورت میں پیش کی شکل میں ہوتا ہے۔ اور تثنیہ میں الف کی نیابت کرتا ہے اور جمع مذکر سالم اور اسمائے خمسہ میں واؤ اس کی نیابت کرتی ہے۔

(۳۴۷) اسم پر نصب اپنی اصلی صورت میں زبر کی شکل میں ہوتا ہے اسمائے خمسہ میں الف اس کی نیابت کرتا ہے، اور تثنیہ و جمع مذکر سالم میں یا اور جمع مؤنث سالم میں زیر۔

(۳۴۸) اسم پر جر اپنی اصلی صورت میں زبر کی شکل میں ہوتا ہے تثنیہ جمع مذکر سالم و اسمائے خمسہ میں یاء اس کی نیابت کرتی ہے، اور غیر منصرف میں فتحہ۔

Marfat.com

(۳۴۹) اگر جزا۔ شرط۔ بننے کے قابل نہ ہو تو اُس پر فَا کا لانا ضروری ہے، اس کی صورت اس طرح ہوگی کہ جزا یا تو جملۂ اسمیہ ہوگی اور اگر جملہ فعلیہ ہوگی تو فعل نہ طلبی ہوگا یا جامد ہوگا یا اس سے پہلے لَنْ۔ قَدْ۔ مَا۔ سَ۔ یا سوف داخل ہوگا۔

(۳۵۰) اگر فعل مضارع فعل شرط کے بعد آئے اور اس کے پہلے واؤ یا فاء ہو تو اُس کی دو صورتیں جائز ہوتی ہیں جزم بوجہ عطف اور زیر ان کے اضمار (پوشیدگی) کی وجہ سے، اور اگر فعل مضارع جملۂ جزا میں ہو جن کے قبل فاء یا واؤ ہو تو بوجہات مذکورہ جزم یا زبر ہوگا، اور جملہ کے شروع میں آنے کی وجہ سے پیش ہوگا۔

(۳۵۱) اگر (جملہ میں) شرط اور قسم دونوں جمع ہو جائیں تو جزا پہلے آنے والے کے جواب میں ہوگا۔ اگر ان دونوں سے پہلے ایک ایسا کلمہ آئے جس کو خبر کی ضرورت ہو تو جائز ہے کہ جزا مقدم کے لئے یا مؤخر کے لئے۔ (اگر شرط کی جزا کو محذوف کر دیا جائے تو شرط کو لفظاً یا معناً ماضی بنا دینا لازم ہے)

(۳۵۲) اگر اِنْ شرطیہ لائے نافیہ میں مدغم ہو تو فعل شرط کا حذف کرنا جائز ہے۔

(۳۵۴) جواب کا حذف کرنا واجب ہے اگر اس سے پہلے ایسا کلام آئے جو اس (جواب محذوف) پر دلالت کرے اور فعل شرط ماضی ہو۔

(۳۵۳) مضارع مجزوم ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ فعل طلب کے جواب

Marfat.com

میں واقع ہو، اور اس کا جزم محذوف شرط کی وجہ سے ہو۔ اور جزم شرط یہ ہے کہ لا سے قبل تقدیراً إن لانے پر معنی درست رہیں لیکن نہی کے سوا دیگر افعال طلب کے جواب میں مضارع اس وقت مجزوم ہوگا۔ جبکہ اس کے قبل إن اور سیاق میں ایک فعل کو جو مفید مطلب ہو، مناسب جگہ لانے سے معنی درست رہیں۔

(۳۵۴) کلمات شرط پر اعراب اس طرح پر آتا ہے:۔

اگر وہ وقت یا جگہ کو ظاہر کریں تو وہ فعل شرط صحیح کے ظرف زمان یا مکان ہو کر حالتِ نصبی میں ہوتے ہیں، اور اگر فعل ناقص ہو تو اس کی خبر ہوتے ہیں۔ (اس قسم کے کلمات متیٰ اور أیّان" وقت کے لئے اور أین و أنی حیثما جگہ کے لئے اور أیّ وقت یا جگہ کی طرف مضاف ہوتا ہے

(۳۵۵) اگر وہ افعالِ حدوث پر دلالت کریں تو وہ فعل شرط کے لئے مفعول مطلق ہوتے ہیں۔ (اس قسم کا کلمہ أیّ ہے جو مصدر پر مضاف ہوتا ہے

(۳۵۶) اور اگر وہ حال پر دلالت کریں تو حال کے لئے حالت نصبی ہوتے ہیں بشرطیکہ وہ فعل شرط صحیح ہو اور جزو اگر فعل شرط ناقص ہو تو اس کی خبر بنتے ہیں۔ (اس قسم کے دو کلمات کیفما اور أیّ ہے اور اس کی طرف مضاف ہوتے ہیں جو حال بن سکے

(۳۵۷) اگر وہ ذات پر دلالت کریں تو حالتِ رفعی میں ہوتے ہیں وہ ایسے فعل شرط کے مبتدا واقع ہوئے ہوں جو فعل ناقص یا فعل لازم کسی اجنبی فعل متعدی واقع ہو۔ اور حالتِ نصبی میں ہوتے ہیں اگر

Marfat.com

شرط کے معنی پائے جائیں جو اپنے معنی پر متعدی ہوں۔ (اس قسم کے کلمات
ان ما۔ مہما ادا تی ہیں جو کسی اسم ذات کی طرف مضاف ہیں۔)
(۳۵۸) لَوْلَا۔ لَوْمَا۔ لَمَّا۔ کُلَّمَا، إذا، اور أمَّا۔
تمام ایسے کلمات ہیں جو شرط کا فائدہ دیتے ہیں۔ لیکن جزم نہیں دیتے
لَوْ، امتناع شرط کے لئے امتناع جواب کا فائدہ دیتا ہے، اور لولا
لَوْمَا شرط کی موجودگی میں امتناع جواب کا مفہوم ادا کرتے ہیں، اور لَمَّا
و کُلَّمَا دونوں ظرف ہیں جو صرف فعل ماضی پر آتے ہیں، اور إذا مستقبل
کے لئے ظرفِ زمان ہے اور صرف فعل ظاہر اور مقدر ہی پر آتا ہے، اور أمَّا
تفصیل کا مفہوم ادا کرتا ہے، اور کلمہ شرط اور اس کا فعل دونوں کے
قائم مقام ہوتا ہے، اور اس کے جواب پر فاء لازم ہے۔
(۳۵۹) اسم کی دو قسمیں ہیں: جامد و مشتق۔
(الف) جامد وہ ہے جو کسی دوسرے سے ماخوذ نہ ہو، پھر اس
کی بھی دو قسمیں ہیں: اسم ذات و اسم معنیٰ۔
(ب) مشتقات کے مصادر ہی وہ اصول ہیں جن سے تمام مشتقات
نکلتے ہیں، اور وہ سب کے سب اسمائے معنیٰ ہوتے ہیں۔
(۳۶۰) مصدر حدوث پر دلالت کرتا اور زمانہ سے خالی ہوتا ہے، اور
ت کی اصل (جڑ) ہوتا ہے
(۳۶۱) افعال ثلاثی کے مصادر بکثرت ہوتے ہیں اور صرف (اہل زبان سے)
لغت دیکھنے سے ہی معلوم ہو سکتے ہیں، مگر ان کے اوزان کے چند

Marfat.com

عام ضابطے بھی ہیں، جن میں سے اہم یہ ہیں:-

(الف) فِعَالَۃٌ اس وزن پر آنے والے مصادر کسی صفت کو ظاہر کرتے ہیں

(ب) فِعَالٌ " " " " انکار " "

(ج) فَعَلَانٌ " " " " اضطراب (بیتابی) " "

(د) فَعِیْلٌ " " " " چال " "

(ہ) فَعِیْلٌ یا فُعَالٌ " " " " آواز " "

(و) فَعْلَۃٌ " " " " ننگ " "

(ز) فُعَالٌ " " " " مرض " "

اگر مصادر ان میں سے کسی چیز کو نہ ظاہر کریں تو اغلب یہ ہے کہ:-

(الف) سَھُلَ سَھُوْلَۃً (آسان ہونا۔ آسان ہونا) فَصُحَ فَصَاحَۃً (فصیح ہونا۔ فصیح ہونا) یعنی اگر فعل فَعُلَ کے وزن پر ہو تو اس کا مصدر فَعُوْلَۃٌ یا فَعَالَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔

(ب) فَرِحَ فَرَحًا (خوش ہونا۔ خوش ہونا) عَطِشَ عَطَشًا (پیاسا ہونا۔ پیاسا ہونا) میں اگر فعل لازم فَعِلَ کے وزن پر ہو اس کا مصدر فَعَلٌ کے وزن پر ہوگا۔

(ج) قَعَدَ قُعُوْدًا (جھکنا۔ جھکنا) جَلَسَ جُلُوْسًا (بیٹھنا بیٹھنا) یعنی اگر فعل لازم فَعَلَ کے وزن پر ہو تو اس کا مصدر فُعُوْلٌ کے وزن پر آئے گا۔

(د) فَھِمَ فَھْمًا (سمجھنا۔ سمجھنا) فَتَحَ فَتْحًا (کھولنا۔ کھولنا)

Marfat.com

فعل متعدی فَعِلَ اور فَعَلَ کے وزن پر ہو تو اُس کا مصدر فَعْلٌ کے وزن پر آئے گا۔

(۳۰۶۲) افعال رباعی کے مصادر قیاسی ہوتے ہیں، اور افعال کے اقسام کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ ان کے اوزان بھی بدلتے رہتے ہیں۔

(الف) اگر فعل أَفْعَلَ کے وزن پر ہو تو اس کا مصدر اِفْعَال کے وزن پر ہوتا ہے۔ (أقامَ، إقامة اور أعان، إعانة یعنی جب افعال میں عین کی جگہ الف ہو تو بابِ إفعال کے مصدر میں الف کو حذف کرکے اُس کی جگہ آخر میں تاء زیادہ کر دیتے ہیں)

(ب) اور اگر فعل فَعَّلَ کے وزن پر ہو تو اُس کا مصدر تَفْعِیْل کے وزن پر آئے گا۔ (وَلّٰی تولیة۔ ربّٰی۔ تربیة۔ اگر فعل کا لام کلمہ الف ہو تو بابِ تفعیل کی یاء کو اس کے مصدر سے حذف کرکے اس کے بدلے آخر میں تاء لاتے ہیں۔

(ج) اگر فعل فَاعَلَ کے وزن پر ہو تو اس کا مصدر فِعَالٌ یا فَعْلَلَة کے وزن پر ہوتا ہے۔

(د) اور اگر فعل فَعْلَلَ کے وزن پر ہو تو اس کا مصدر فَعْلَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے مگر جب وہ مضاعف ہو تو اس کے مصدر کو فِعْلَالٌ کے وزن پر لانا بھی جائز ہے۔

(۳۰۶۳) پانچ حرفی اور چھ حرفی افعال کے مصادر قیاسی (حسب قاعدہ) ہیں اور مذکورہ وزنوں پر آتے ہیں۔

Marfat.com

(الف) اگر فعل ہمزۂ وصل سے شروع ہو تو ماضی کو تیسرے
اور اس کے ماقبل آخر میں الف زیادہ کرنے سے اس کا مصدر بن جاتا
(استقام استقامۃ۔ استفاد۔ استفادۃ یعنی اگر فعل اِستَفْعَلَ
وزن پر ہو اور اس کا عین کلمہ الف ہو تو باب استفعال کے مصدر سے اس
کے الف کو حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے عوض آخر میں تاء بڑھ
جاتی ہے۔

(۳۶۴) اگر فعل تاء زائدہ سے شروع ہو تو اس کا مصدر ماضی
کے وزن پر آتا ہے۔ اگر اس کے ماقبل آخر کو مضموم کر دیا جائے (تَأَنّیٰ
تَأَنِّیًا۔ تَوَالیٰ تَوَالِیًا یعنی اگر فعل تَفَعَّلَ یا تَفَاعُلَ کے وزن
اور اس کا لام کلمہ الف ہو تو اس کے مصدر میں الف یاء سے بدل
اور اس کے ماقبل پر کسرہ آئے گا۔

(۳۶۵) مصدر اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے خواہ اس پر آلہ
(لام الف) ہو یا مضاف ہو۔ یا ال اور اضافت کے بغیر ہو۔

(۳۶۶) مصدر کے عمل کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ جملہ میں
و فعل" یا "ما و فعل" مقدر کیا جانا درست ہو۔ یا اپنے فعل کی مثل
کرتا ہو۔

(۳۶۷) مصدر میمی وہ مصدر ہے جس کے شروع میں میم
ہو (سوائے مفاعلہ کے)

(۳۶۸) اگر فعل ثلاثی ہو اور اس کا لام کلمہ صحیح ہو اور اس

Marfat.com

فاء کلمہ محذوف ہو تو اس کا مصدر مَفْعِل (بکسر عین) کے وزن
گا۔
(۳۶۹) اگر فعل ثلاثی ہو اور مثال نہ ہو، لام کلمہ صحیح اور فاء کلمہ
ع میں محذوف ہو تو اس کا مصدر میمی "مَفْعَل" (بفتح عین) کے
ن پر ہوگا۔
(۳۷۰) اگر فعل غیر ثلاثی ہو تو اس کا مصدر میمی اپنے باب کے
م مفعول کے وزن پر ہوگا۔
(۳۷۱) مصدر میمی کے آخر میں کبھی تاء زیادہ کی جاتی ہے۔
(۳۷۲) اسم المَرَّة (ایک دفعہ کا مصدر) وہ مصدر ہے
عل کے ایک بار ہونے کو ظاہر کرے
(۳۷۳) اگر فعل ثلاثی ہو تو اسم مرّہ "فَعْلَةٌ" کے وزن پر ہوتا
ے، اور اگر غیر ثلاثی ہو تو اس کے مصدر پر تاء زیادہ کرنے سے
زن بنتا ہے، اس پر ہوتا ہے
(۳۷۴) اگر فعل ثلاثی ہو تو اسم ہیئت "فِعْلَةٌ" کے وزن پر ہوتا
اور غیر ثلاثی سے یہ نہیں بنایا جاتا
(۳۷۵) اگر مصدر کے آخر میں تاء ہو تو مرۃ (ایک دفعہ) کو صفت
ظاہر کیا جائے گا۔ (یہ اُس وقت ہوگا جبکہ مصدر "فعلہ"
لیکن اگر فاء مکسور ہو یا مضموم ہو جیسے نِشْدَة یا کُدُورَة
صورت میں تاء پر فتح کر دیا جائے گا اور اُس کی صفت نہیں لائی

Marfat.com

جائے گی) اور اسی طرح "لَیْسَتْ" کو بھی صفت ہی سے ظاہر کیا جاتا ہے اگر فعل ثلاثی ہو۔ (مگر ہیئت صفت یا اضافت کے ذریعہ سے بتلائی جائے گی۔) ❊

Marfat.com

Marfat.com

...Pakistan (Illustrated) published at Cairo
...Islamia-Fi-Pakistan-wal-Hind (Cairo)
...Pakistan (Illustrated) (Cairo)
...Hindiya (Illustrated) (Cairo)
...Hindiya (Herati)
...Ahmedia Bin Almuezz-LeDeenillah-Al-Fatimi
...Jordan and Cairo) (Cairo)
...Fatawal Fukahar (Beruit)
...(Arabic and Translated in Persian) (Carlo)
...2 Volumes (Published at Hyderabad Dn.)
...Dictionary (Illustrated) 4 Volumes Hyderabad & Karachi
...Encyclopedia 3 Volumes (Arabic and Urdu) (Lahore)
...(Arabic, Urdu and English) (Hyderabad Dn.)
...Encyclopedia (Karachi)
...Al Asamia (Karachi)
...Arabia (Arabic and Urdu) (Lahore)
...Arabia 2 Volumes (Arabic and Urdu) (Lahore)
...(Lahore)
...Abdoha & Fan Islamium (Urdu) (Karachi)
...of Kashmir (Urdu) (Lahore)
...Mir (Urdu) (Karachi)
...Muslim Women (Hyderabad Dn.)

UNDER PUBLICATION

...dah
...6 Volumes
...Arabi-wal-Balogha
...(English)
...(English)

Marfat.com

...Pakistan (Illustrated) published at Cairo
...Islamia-Fi-Pakistan-wal-Hind (Cairo)
...Pakistan (Illustrated) (Cairo)
...Hindiya (Illustrated) (Cairo)
...Hindiya (Herati)
...Ahmedia Bin Almuezz-LeDeenillah-Al-Fatimi
...Jordan and Cairo) (Cairo)
...Fatawal Fukahar (Beruit)
...(Arabic and Translated in Persian) (Carlo)
...2 Volumes (Published at Hyderabad Dn.)
...Dictionary (Illustrated) 4 Volumes Hyderabad & Karachi
...Encyclopedia 3 Volumes (Arabic and Urdu) (Lahore)
...(Arabic, Urdu and English) (Hyderabad Dn.)
...Encyclopedia (Karachi)
...Al Asamia (Karachi)
...Arabia (Arabic and Urdu) (Lahore)
...Arabia 2 Volumes (Arabic and Urdu) (Lahore)
...(Lahore)
...Abdoha & Fan Islamium (Urdu) (Karachi)
...of Kashmir (Urdu) (Lahore)
...Mir (Urdu) (Karachi)
...Muslim Women (Hyderabad Dn.)

UNDER PUBLICATION

...dah
...6 Volumes
...Arabi-wal-Balogha
...(English)
...(English)

Marfat.com

سلسلۂ تصانیف وابستۂ تالیف نمبر ۱۵

القواعد العربیۃ

الجزء الثالث

ذخیرہ
حبیب احمد

تالیف

محمد حسن الاعظمی (من علماء الازہر)

الأمین العام للجمعیۃ العربیۃ وعمید کلیۃ اللغۃ العربیۃ

سکریٹر مؤتمر العالم الاسلامی

ورابطۃ التألیف والترجمہ پاکستان

ناشر

المکتبۃ الاعظمیۃ - لارنس روڈ کراچی

Marfat.com